کرپٹو کرنسی

ایک تجزیاتی مطالعہ

مؤلف

رشید الدین معروفی

ناشر

مکتبہ معروفیہ جامعہ کمپاؤنڈ اکل کوا مہاراشٹر

نام کتاب : کرپٹو کرنسی اور اس کی شرعی حیثیت

مؤلف : رشید الدین معروفی

صفحات :

سن اشاعت : ۲۰۲۴

ناشر : مکتبہ معروفیہ، جامعہ کمپاؤنڈ، اکل کوا

ملنے کے پتے :

مکتبہ نعیمیہ، دیوبند

مکتبہ معروفیہ، جامعہ کمپاؤنڈ، اکل کوا

دار العلوم، دولت آباد، اورنگ آباد، مہاراشٹر ۸۴۸۴۸۰۰۴۱۸

مکتبۂ صدیق : ادارہ فیض لطیف، نارے گاؤں۔ اورنگ آباد، مہاراشٹر ۹۰۹۶۰۸۶۳۱۰

آئینہ کتاب

انتساب ۱۸
تقریظ ۱۹
تقریظ ۲۰
تقریظ ۲۱
تقریظ ۲۴
مقدمہ ۲۷
حرف سخن ۳۰
باب اول ۳۴
کریپٹو کرنسی یا ورچویل کرنسی ۳۵
کریپٹو کرنسی کیا ہے: ۳۵
کریپٹو گرافک کیا ہے؟ ۳۵
ورچول کرنسی: ۳۶
حاصل تعریف: ۳۷
ورچویل کرنسی اور ڈیجیٹل کرنسی میں فرق: ۳۷
تعارف و پس منظر ۳۹
کریپٹو کرنسی کے اجرا کے مقاصد: ۴۱
بلاک چین ۴۴
بلاک چین کی خصوصیات: ۴۵
بلاک چین کا طریقہ کار: ۴۶

بلاک چین کیوں حفاظت کا ضامن ہے؟ ______ ۴۹
مائننگ کیا ہے: ______ ۵۱
بٹ کوائن کی سپلائی: ______ ۵۲
فورجنگ اور پروف آف اسٹیک (POS) ______ ۵۲
بلاک چین سے متعلق چند اہم اصطلاحات ______ ۵۶
ہارڈ فورک (Hard fork): ______ ۵۶
سافٹ فورک (Soft Fork): ______ ۵۷
ٹیسٹ نیٹ اور مین نیٹ: ______ ۵۸
ہاونگ (Halving): ______ ۵۸
سمارٹ کنٹریکٹ (Smart Contract): ______ ۵۹
Mining pool: ______ ۶۰
آلٹ کوائین (Alt Coin): ______ ۶۰
پی ٹو پی ٹرانزیکشن: ______ ۶۰
والیٹ (Wallet): ______ ۶۱
ہارڈ ویئر والیٹ (Hardware Wallet): ______ ۶۱
سافٹ ویئر والیٹ (Software Wallet): ______ ۶۱
والیٹ ایڈریس (Wallet address): ______ ۶۲
پبلک کی (**Public Key**): ______ ۶۲
پرائیویٹ کی (**Private Key**): ______ ۶۲
بلاک (**Block**): ______ ۶۲

بلاک ریوارڈ(Block Reward): ۶۳
نونس(Nonce): ۶۳
Time stamp: ۶۳
Sha۲۵۶: ۶۴
Solidity: ۶۴
EVM ۶۴
Gas: ۶۵
Consensus ۶۵
dApps: ۶۵
DAO ۶۵
Market Cap: ۶۶
ٹریڈنگ وولیوم(Trading Volume): ۶۶
برننگ(Burning): ۶۶
سرکولیٹنگ سپلائی، ٹوٹل سپلائی، میگزیمیم سپلائی: ۶۷
اے پی وائی(APY): ۶۷
اے پی آر(APR): ۶۷
فومو(FOMO): ۶۸
جومو(JOMO): ۶۸
FUD: ۶۸
Rekt: ۶۸

HODL: ______ ٦٩

Whale: ______ ٦٩

Pump and Dump: ______ ٦٩

بل مارکیٹ(Bull Market): ______ ٦٩

بیئر مارکیٹ(Bear Market): ______ ٧٠

آل ٹائم ہائی(ATH): ______ ٧٠

آل ٹائم لو(ATL): ______ ٧٠

Erc٢٠ ______ ٧٠

Trc٢٠ ______ ٧٠

ایکسچینج(Exchange): ______ ٧٠

سینٹرلائزڈ ایکسچینج(Centralized Exchange): ______ ٧١

ڈی سینٹرلائزڈ ایکسچینج(Decentralized Exchange): ______ ٧١

Fiat currency: ______ ٧١

کریپٹو کرنسی کی اقسام ______ ٧٢

اسمارٹ کنٹریکٹ ٹوکن: ______ ٧٢

ایکسچینج کے ٹوکن(Exchange based token): ______ ٧٢

ڈی فائی ٹوکن: ______ ٧٣

ییلڈ فارمنگ ٹوکن: ______ ٧٣

این ایف ٹی ٹوکن: ______ ٧٣

میٹاورس کوئن: ______ ٧٣

اثاثوں سے مربوط ٹوکن (Asset-backed Token) ____ ۷۳

گیمنگ ٹوکن: ____ ۷۴

گورننس ٹوکن: ____ ۷۴

سٹوریج ٹوکن: ____ ۷۴

اے آئی ٹوکن: ____ ۷۴

شٹ کوائن: ____ ۷۴

سٹیبل کوائن: ____ ۷۴

کچھ معروف کرپٹو کرنسیوں کا تعارف ____ ۷۶

بٹ کوائن (Btc): ____ ۷۶

لائٹ کوائن (Ltc): ____ ۷۶

ایتھیریم (Ethereum): ____ ۷۷

بی این بی (Bnb): ____ ۷۷

ایکس آر پی (Xrp): ____ ۷۸

اے ڈی اے (ADA): ____ ۷۸

سولونا (Sol): ____ ۷۹

ڈاٹ (Dot): ____ ۷۹

یو ایس ڈی ٹی (USDT): ____ ۸۰

کرپٹو میں نفع اندوزی کے طریقے: ____ ۸۱

سرمایہ کاری (Investing): ____ ۸۱

ٹریڈنگ (Trading): ____ ۸۱

سپاٹ ٹریڈنگ: ۸۱

مارجن ٹریڈنگ: ۸۲

فیوچر ٹریڈنگ(Future Trading): ۸۲

آپشن ٹریڈنگ(Option Trading): ۸۳

سودی قرض(Yield Farming): ۸۴

این ایف ٹی کیا ہے؟ ۸۵

مائننگ(Mining): ۸۶

کلوڈ مائننگ(Cloud mining): ۸۷

اسٹیکنگ(Staking): ۸۷

آئی سی او(ICO)اور(IDO): ۸۸

آئی ای او(I.E.O.): ۸۹

ایس ٹی او(S.T.O.): ۸۹

بلاعوض کوائن حاصل کرنا: ۹۰

ایرڈروپ(Airdrop): ۹۰

گیووے(Giveway): ۹۰

ریفرل(Referral): ۹۰

پی ٹو ای(P۲E) کرپٹو گیم: ۹۱

باب دوم ۹۲

کرپٹو کرنسی ماہرین اقتصادیات کی نظر میں ۹۳

مثبت رائے کے حاملین: ۹۳

منفی نظریات کے حاملین: ۹۹
کریپٹو کرنسی کے متعلق خدشات: ۱۰۱
جرائم میں استعمال: ۱۰۱
قیمتوں کا اتار چڑھاؤ: ۱۰۱
حکومتی پشت پناہی کا فقدان: ۱۰۲
فراڈ اور ہیکنگ: ۱۰۳
مانیٹری پالیسیوں کا فقدان: ۱۰۳
ماحولیاتی آلودگی کا سبب: ۱۰۳
کریپٹو کرنسی کے فوائد ۱۰۴
لامرکزیت: ۱۰۴
شفافیت: ۱۰۴
بین الاقوامی ٹرانزیکشن میں سہولت: ۱۰۴
ملکی معاشیات سے کرنسی کا آزاد ہونا: ۱۰۵
عالمی تمویل میں سہولت: ۱۰۵
کرنسی کی قدر کی حفاظت اور سرمایہ کاری: ۱۰۵
ڈالر اور بین الاقوامی اداروں کی بالادستی کا خاتمہ: ۱۰۶
مستقبل کے امکانات: ۱۰۷
پہلا نظریہ - کریپٹو ایک وقتی بلبلہ ہے: ۱۰۷
دوسرا نظریہ - مستقبل کریپٹو کرنسی کا ہے: ۱۰۷
تیسرا نظریہ - روایتی کرنسیوں کے ساتھ کریپٹو کرنسیوں کا استعمال: ۱۰۸

کرپٹو کرنسی کی حیثیت ____ ۱۰۹
وہ کمپنیاں جو کرپٹو کرنسی کو بطور ادائیگی ثمن قبول کرتی ہیں: ____ ۱۱۲
کرپٹو کرنسی میں چیریٹی اور ڈونیشن ____ ۱۱۷
کرپٹو کرنسی اور حکومتیں ____ ۱۱۸
بینک اور مالیاتی ادارے ____ ۱۱۹
کرپٹو کرنسی اور ٹیکس ____ ۱۱۹
باب سوم ____ ۱۲۱
کرپٹو کرنسی شرعی نقطہ نظر سے ____ ۱۲۱
کرپٹو کرنسی پر علماء عصر کی آراء ____ ۱۲۲
عدم جواز ____ ۱۲۲
دار العلوم دیوبند: ____ ۱۲۲
جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن: ____ ۱۲۵
دار الافتاء التركية: ____ ۱۲۵
دار الافتاء الفلسطينية: ____ ۱۲۶
دار الإفتاء المصرية: ____ ۱۲۶
الهيئة العامة للشؤون الإسلامية والاوقاف للامارات العربية
المتحدة: ____ ۱۲۷
علماء کونسل انڈونیشیا: ____ ۱۲۷
دعوت اسلامی: ____ ۱۲۸
ڈاکٹر ابوزید عبد العظیم قطر: ____ ۱۲۸
استاذ باسم احمد عامر: ____ ۱۲۹
د۔حمزة عدنان: ____ ۱۲۹

د. أحمد بن هلال الشيخ: ۱۳۰
فتوى المجلس الاسلامی السوری: ۱۳۰
توقف ۱۳۱
مجمع الفقه الاسلامی الدولی جده: ۱۳۱
اسلامک فقہ اکیڈمی انڈیا: ۱۳۲
فتوی كلية الشريعة جامعة النجاح الوطنية دار الافتاء الفلسطينية:
۱۳۲
ڈاکٹر اسماء سالمین: ۱۳۳
جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن: ۱۳۳
دار الإفتاء الإخلاص کراچی ۱۳۳
د. يوسف بن عبد الله الشبلي ۱۳٤
دکتورہ لیلی بنت علی: ۱۳٤
تفصیل ۱۳۵
دار العلوم وقف دیوبند: ۱۳۵
مفتی عبد القیوم ہزاروی: ۱۳۸
جواز ۱۴۰
دکتور مصطفی قطب سانو: ۱٤۰
د۔ فیاض عبد المنعم: ۱٤۰
د۔ محی الدین علی القری: ۱٤۱
ڈاکٹر عبد الباری مشعل: ۱٤۱
د۔ ابو نصر بن محمد شخار: ۱٤۲
دکتورہ شادیہ محمد احمد کعکی: ۱٤۲
دکتورہ میادہ محمد حسن: ۱٤۲

مفتی اویس پراچہ: ۱۴۳
مفتی آدم فراز: ۱۴۴
مفتی ابو بکر جکارتہ: ۱۴۵
ڈاکٹر عبد القادر حلاق: ۱۴۵
تفصیل و تحلیل: ۱۴۷
مال کسے کہتے ہیں؟: ۱۴۷
فقہ حنبلی: ۱۴۷
فقہ شافعی: ۱۴۸
فقہ مالکی: ۱۵۰
فقہ حنفی: ۱۵۳
موجودہ دور کے قوانین میں مال کی تعریف: ۱۶۰
حاصل تعریفات: ۱۶۱
کیا بٹ کوائن مال ہے؟ ۱۶۱
انوسمنٹ کا حکم: ۱۶۴
اسپاٹ ٹریڈنگ کا حکم: ۱۶۴
فیوچر ٹریڈنگ کا حکم: ۱۶۴
آپشن ٹریڈنگ کا حکم: ۱۶۴
یلڈ فارمنگ کا حکم: ۱۶۵
مائننگ کا حکم: ۱۶۵
اسٹیکنگ کا حکم: ۱۶۵

این ایف ٹی کا حکم: ۱۶۶
ریفرل کا حکم: ۱۶۷
آئی سی او، آئی ڈی او، آئی ای او، اور آئی ایس او کا حکم: ۱۶۷
ایئرڈروپ اور گیووے کا حکم: ۱۶۸
P۲E کا حکم: ۱۶۹
بٹ کوائن اور کریپٹو کرنسی کی ممانعت کے قائلین کے دلائل اور ان کا تجزیہ: ۱۷۰
(۱) یہ فرضی کرنسی ہے اس کا کوئی وجود نہیں ہے: ۱۷۰
(۲) کریپٹو کرنسی پر قبضہ نہیں ہوتا: ۱۷۲
(۳) حکومت کی پشت پناہی نہ ہونا: ۱۷۲
(۴) حکومت کا منظور نہ کرنا: ۱۷۳
حکومتوں کے نامنظور کرنے کا مطلب: ۱۷۴
حکومتی ممانعت کی وجوہات: ۱۷۶
(۴) کریپٹو کرنسیوں کی پشت پر کچھ بھی نہ ہونا: ۱۷۶
(۵) کریپٹو کرنسی کی اپنی ذات میں کوئی قیمت نہ ہونا: ۱۷۸
(۶) غرر اور خطر کا ہونا: ۱۷۹
(۷) قیمتوں کا اتار چڑھاؤ: ۱۸۲
(۸) مائنر کے عمل پر عقد موقوف ہونا: ۱۸۲
(۹) منشیات اور منی لانڈرنگ میں استعمال: ۱۸۳
(۱۰) کریپٹو کرنسی کو قبول عام حاصل نہیں: ۱۸۳

(۱۱) گمنامی اور ابہام: ۱۸۴
(۱۲) غلطی کا عدم تدارک: ۱۸۴
(۱۳) سکہ ڈھالنے کا حق صرف حاکم وقت کو ہے: ۱۸۵
(۱۴) کرنسی جاری کرنے والے شخص کا مجہول ہونا ۱۸۶
کرپٹو کرنسی بحیثیت ثمن ۱۸۸
ثمن خلقی: ۱۸۸
سونا اور چاندی ہی ثمن خلقی کیوں؟ ۱۸۹
ثمن اصطلاحی: ۱۹۰
ثمن کا جوہری عنصر: ۱۹۲
مبیع اور ثمن کے احکام میں فرق: ۱۹۲
ثمن میں عدم تعین کی وجہ: ۱۹۳
کرپٹو کرنسی ثمن ہے یا مبیع؟ ۱۹۴
ایک غلط فہمی اور اس کا ازالہ: ۱۹۴
ثمنیت کے لیے ہر جگہ رائج ہونا ضروری نہیں: ۱۹۵
ثمنیت کے لیے حکومتی منظوری ضروری نہیں: ۱۹۵
ماہرین معیشت کی نگاہ میں ثمن (زر): ۱۹۷
زر کا اپنی ذات میں قیمتی ہونا، یا اس کی پشت پر کچھ اور ہونا ضروری نہیں: ۱۹۹
زر کی صفات: ۲۰۱
زر اور کرنسی میں فرق: ۲۰۴
تاریخ کے مختلف ادوار میں ثمن ۲۰۵

کوڑیاں(Shell Money): ۲۰۵
نمک(Salt): ۲۰۶
چاول، سونے کا پاؤڈر، تیروں کا پھل: ۲۰۷
غلہ جات: ۲۰۷
مویشی: ۲۰۷
روٹی کے ٹکڑے: ۲۰۸
شہتوت کے پتے: ۲۰۹
مکئی کے دانے، کیل، تمباکو: ۲۰۹
سگریٹ اور پٹرول: ۲۰۹
کاغذی نوٹ: ۲۱۰
سکے: ۲۱۰
بینک نوٹ: ۲۱۱
خلاصہ بحث: ۲۱۳
باب چہارم ۲۱۵
کرپٹو اور غبن ۲۱۶
جعلی کرپٹو کرنسی ۲۱۶
One Coin اسکیم: ۲۱۷
Flash Crypto Currency ۲۱۸
چوری: ۲۱۸
ایکسچینج فراڈ: ۲۱۹

والیٹ اسکیم:	۲۲۰
آئی سی او اسکیم:	۲۲۱
مائننگ اسکیم:	۲۲۲
Phishing Hacking	۲۲۴
ایئرڈروپ اور گیووے سکیم:	۲۲۵
Blackmail and Extortion Scam	۲۲۵
رومانوی گھوٹالے:**Romance Scam**	۲۲۵
Main in Middle Attack	۲۲۶
رگ پل اسکیم**Rug Pull Scam:**	۲۲۶
فراڈ پر مبنی کرنسی کا ڈھانچہ	۲۲۷
Ponzi Scamپونزی غبن	۲۲۷
پیرامیڈ اسکیم	۲۲۹
ایم ایل ایم:	۲۳۱
فارسیج**Forsage:**	۲۳۱
بنوری ٹاؤن سے منسوب فارسیج کے جواز کے فتوی کی حقیقت:	۲۳۳
ٹالون لائفTallwinLife:	۲۳۴
میٹافورس Meta Force:	۲۳۶
پی ایل سی الٹیما PLC Ultima:	۲۳۷
STAٹوکن:	۲۴۰
بٹ کنیکٹ Bitconnect:	۲۴۰

یوایس ڈی ٹی ٹھنڈر USDT Thunder ________ ۲۴۱
کیش کوائن Cash Coin: ________ ۲۴۳
سلیشیس Celsius: ________ ۲۴۴
بی لو نیٹ ورک B love Network: ________ ۲۴۴
بلیٹو Bulleto: ________ ۲۴۵
ایم کوائن Mcoin: ________ ۲۴۶

انتساب

مادر علمی جامعہ اسلامیہ اشاعت العلوم اکل کوااور ازہرِ ہند دارالعلوم دیوبند کے نام، جن کی علمی اور روحانی فضا میں لکھنے اور پڑھنے کا شعور پیدا ہوا، اور جن کے نورانی وایمانی ماحول نے کچھ لکھنے کا حوصلہ بخشا۔

والدینِ محترمین واساتذۂ عظام کے نام، جن کی مخلصانہ جدوجہد اور بے لوث دعائیں تعلیم وتربیت کے ہر گام پر شامل حال رہیں، اور انہیں کے زیر اثر آج ناچیز اس قابل ہوا کہ اس موضوع پر کچھ خامہ فرسائی کر سکے۔

تقريظ

تقریظ

حضرت مولانا ڈاکٹر مفتی اشتیاق احمد صاحب قاسمی

(استاذ دار العلوم دیوبند)

مادر علمی دار العلوم دیوبند کے مایہ ناز فرزند ارجمند، فقہ وفتاوی سے خصوصی دلچسپی رکھنے والے عزیز محترم مفتی رشید الدین معروفی زید علمہ وفضلہ میری طرف سے قابل مبارک باد ہیں کہ موصوف نے اس نئے موضوع پر قلم اٹھایا، اور بڑی عرق ریزی سے انگریزی زبان کے مواد کو اردو قارئین کے لیے قابل استفادہ بنایا، اس کا تعارف کرایا اور اس کی قانونی و عرفی حیثیت پر سیر حاصل بحث کی، اور اس کے مال ہونے کی حیثیت کو واضح کیا، پھر اس کی مختلف شکلوں کے جواز اور عدم جواز کو متعین کیا، عالم اسلام کے اہل علم و تحقیق کی آراء اور مشاہیر دار الافتاء کے فتاوے جمع کیے، تاکہ اہل تحقیق کے سامنے ہر پہلو سے بات واضح ہوجائے، موصوف نے کرنسی نہ ماننے والوں کے اشکالات کا جواب بھی دیا ہے، اللہ تعالی آں عزیز کو بیش از بیش دینی خدمات کی توفیق عطا فرمائے، اور اللہ کرے ان کا اشہبِ قلم تعب آشنا نہ ہو!

ایں دعا از من واز جملہ جہاں آمین باد

تقریظ

حضرت مولانا خالد سیف اللہ رحمانی صاحب دامت برکاتہم العالیہ

(جنرل سیکریٹری اسلامک فقہ اکیڈمی انڈیا و صدر آل انڈیا مسلم پرسنل لابورڈ)

مال کی ایک قسم وہ ہے جس میں انسان کی کوئی ضرورت پوری ہوتی ہے، جیسے کھانے پینے کی اشیاء، ملبوسات ،دوائیں ،گاڑیاں وغیرہ ، مال کی یہ تمام صورتیں خود مطلوب ہوتی ہیں، اور براہ راست انسان کے کام آتی ہیں۔

دوسری قسم وہ ہے جس سے انسان براہ راست ضرورت تو پوری نہیں ہوتی، لیکن اشیاء کے تبادلہ کا ذریعہ ہے، اور اس طرح بالواسطہ ان کے ذریعہ انسان اپنی ضرورتیں پوری کرتا ہے، کرنسی میں اسی قسم کی مالیت مانی جاتی ہے، روپیہ کے نوٹ یا سکہ سے نہ پیٹ بھرا جاسکتا ہے نہ جسم چھپایا جاسکتا ہے،نہ کسی بیماری کا علاج ہوسکتا ہے؛ لیکن انہیں سکوں اور نوٹوں کے ذریعہ آپ تمام ضروریات زندگی خرید سکتے ہیں۔کرنسی کی ایک شکل تو یہ ہے کہ وہ کسی ایسی چیز کی بنی ہو جس کی خود ایک قیمت ہو ،جیسے سونا چاندی ، فقہ کی اصطلاح میں اسے ’’ثمن خلقی‘‘ کہتے ہیں، یہ اپنی فطرت کے لحاظ سے ثمن ہے، گویا قدرت نے اس کو ذریعہ تبادلہ بننے کے لیے ہی پیدا کیا، اور اس کو دولت کے لیے میزان بنایا ہے، جس سے دولت اور غربت کو تولا جاسکتا ہے،اسی لیے زکوۃ اور شرعی واجبات کا جو نصاب بنایا گیا ہے، اس میں سونے اور چاندی کو اہمیت دی گئی ہے۔

کرنسی کی دوسری صورت یہ ہے کہ وہ خلقی طور پر ثمن نہ ہو؛ لیکن جمہور نے اس

کو کرنسی تسلیم کر لیا ہو، جس کو ''ثمن اصطلاحی'' کہا جاتا ہے، جیسے موجودہ زمانہ کے مروجہ نوٹ، ان کی دو خصوصیات بہت اہم ہیں، ایک یہ کہ ان کا حسی وجود ہے، اور اسی لیے حسی طور پر اس کا ذخیرہ کیا جاتا سکتا ہے۔ دوسرے یہ کہ اس کی پشت پر حکومت کی تائید ہے، حکومت کی تائید کی وجہ سے اس کا استعمال کرنے والے کو یہ طاقت حاصل ہوگی کہ وہ لامحالہ دوسرے فریق سے اس کا بدل وصول کر سکتا ہے، اس کی ثمنیت کو ایک طرح کا تیقن حاصل ہے، اسی لیے طویل عرصہ سے کاغذی کرنسی کے ذریعہ ملکی اور بین ملکی معاملات طے پا رہے ہیں۔

اب تیسری قسم کی ایک چیز کریپٹو کرنسی وجود میں آئی ہے، کہا جاتا ہے کہ بطور ثمن کے بھی اس کا استعمال ہوتا ہے، اس کے ذریعہ چیزیں خریدی جاتی ہیں؛ لیکن یہاں چند باتیں قابل توجہ ہیں: اول یہ کہ اس کا حسی وجود نہیں، فرضی یا زیادہ سے زیادہ معنوی وجود ہے، اسی لیے محسوس طریقے پر اس کا ذخیرہ بھی نہیں کیا جا سکتا، دوسرے کچھ لوگ جن کو انفارمیشن ٹیکنالوجی سے زیادہ تعلق ہے وہ بطور کرنسی استعمال کر رہے ہیں، میرے ناقص علم کے مطابق ابھی تک دنیا کے کسی خطہ میں عمومی طور پر اس کا استعمال نہیں ہوتا، اور جمہور کا تعامل نہیں پایا جاتا، تیسرے حکومتوں نے اس کو ثمن تسلیم نہیں کیا اور اس کی پشت پر قانون کی طاقت موجود نہیں، لیکن ہندوستان کے گذشتہ بجٹ میں اس کو صرف مال مانا گیا ہے، یعنی اگر کسی کے پاس کریپٹو کرنسی کا سرمایہ ہو تو اس کو

ٹیکس ادا کرنا ہوگا، اس لیے اس حقیر کو اس کی ثمنیت پر اطمینان نہیں۔

اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے محب عزیز مولانا رشید الدین معروفی بارک اللہ فی حیاتہ وجہودہ کو کہ انہوں نے بہت تفصیل سے اس موضوع پر قلم اٹھایا ہے، انہوں نے کرپٹو کرنسی کی نوعیت، طریقہ کار وغیرہ پر بڑی محنت سے فنی معلومات جمع کی ہیں، شرعی اصول ومقاصد کو سامنے رکھ کر موضوع پر بحث کی ہے، فقہی جزئیات بھی نقل کی ہے اور یہ چشم کشا کتاب مرتب کی ہے، جو میرے سامنے ہے۔ مولف نے بعض جہتوں سے اسے ثمن تسلیم کیا ہے؛ مگر چوں کہ مجھے پوری تحقیق نہیں ہوئی، بل کہ اس موضوع کو میں کما حقہ سمجھ بھی نہیں پایا، اس لیے اس پر کوئی رائے دینا دیانت کے خلاف سمجھتا ہوں، اور اس پر توقف اختیار کیے ہوا ہوں، ولعل اللّٰہ یحدث بعد ذلک امرا، تاہم مصنف کی محنت اور ان کے جذبہ تحقیق کی داد نہ دینا ناانصافی ہوگی، اس لیے میں اصحاب افتاء، اساتذہ فقہ، طلبہ مدارس اور فقہ المعاملات کے ماہرین سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ ضرور اس مفید تحریر کا مطالعہ کریں، ان شاء اللہ یہ کتاب اس دور کے ایک نہایت اہم مسئلہ کو سمجھنے میں مدد ومعاون ہوگی۔ وباللہ التوفیق

خالد سیف اللہ رحمانی

۲۰ محرم ۱۴۴۵ھ مطابق ۸ اگست ۲۰۲۳

تقریظ

مشفق ومربی والد گرامی حضرت مولانا رضوان الدین صاحب معروفی دامت برکاتہم

شیخ الحدیث جامعہ اسلامیہ اشاعت العلوم اکل کوا نندر بار مہاراشٹر

اسلام خداوند قدوس کا نازل کردہ آخری ضابطہ حیات اور منشور زندگی ہے جو صبح قیامت یک آنی والی بنی نوع انسانی کے لیے مشعل ہدایت اور رہبر حیات ہے، اس کی تعلیمات وہدایات دائمی اور ابدی ہیں، احوال زمانہ ان کی آفاقیت و ہمہ گیریت، صالحیت و قابلیت پر اثر انداز نہیں ہوتے، قیامت تک پیش آنے والے نت نئے مسائل اور نوع بنوع احداث و جزئیات کو حل کرکے طوفان کے بھنور سے نکال کر بہ سلامت ساحل تک پہنچانا اس کا طرہ امتیاز رہاہے۔ اسلام کے سر چشمہ صافی کتاب و سنت سے علمائے اسلام اور فقہائے امت نے لاتعداد جزئیات اور بے شمار مسائل کا حل نکالا، ایسی جزئیات بھی قید قرطاس کرگئے جن کا ماضی میں خیال وگمان کی وادیوں میں بھی گذر نہ تھا، نیز قرآن وحدیث کے تابندہ نصوص، ان کے رموز واشارات سے ایسے اصول وقوانین کا استنباط کیا جس کے ذریعہ آنے والی نسل کو نوپید مسائل میں روشنی کی قندیل فراہم کی، اور کیوں نہ ہو یہ وہ طبقہ ہے جن کی فقاہت و جزرسی کی شہادت لسان رسالت نے دی تھی: فرب حامل فقه الی من هو افقه منه۔ انسان کے بدلتے احوال اور دنیائے حادث کی تنوع پذیر فطرت نت نئے مسائل کو جنم دیتی رہی ہے، ایسے مسائل کہ ماضی میں کبھی انسان کے حاشیہ خیال میں بھی نہ گذر سکتے تھے، ایسے جزئیات جن کی حقیقت نے طرز وخیال کے زاویے بدل دیے، فکر وتصور کو نئی نئی سمت عطا کی، ان جزئیات کا حل شریعت مطہرہ کی روشنی میں تلاش کرنا جوئے شیر لانے سے کم نہیں، خدا جزائے خیر دے ہمارے فقہاء کرام کو جنھوں نے انہوں نے ایسے اصول وضوابط وضع کردیے ہیں اور ایسے جزئیات ونظائر دے گئے جن

کی مدد سے ان جدید مسائل میں شریعت کا حکم تلاش کرنا آسان ہو گیا ہے۔

انہیں نوپید مسائل میں کریپٹو کرنسی کا مسئلہ ہے، یہ اپنی نوعیت کی الگ اور منفرد کرنسی ہے جو ماضی کی سبھی کرنسیوں سے مختلف ہے، سونے چاندی کی طرح نہ اس کا نہ مادی وجود ہے نہ اس کی اپنی حقیقی قدر، روایتی کرنسیوں کی طرح نہ اسے کوئی حکومت جاری کرتی ہے اور نہ اسے کوئی ادارہ کنٹرول کرتا ہے، بل کہ یہ ایک ڈیجیٹل کرنسی ہے جو خود کار طریقہ پر انٹرنیٹ کی دنیا میں کام کرتی ہے، جس کو ڈیجیٹلی طور پر محفوظ کیا جا سکتا ہے، منتقل کیا جا سکتا ہے، قبضہ کیا جا سکتا ہے، اسے عام افراد جاری کرتے ہیں، کہا جاتا ہے کہ یہ کرنسی بینکنگ نظام کے متبادل کے طور پر وجود میں آئی، لوگ اس میں سرمایہ کاری کر کے نفع کماتے ہیں، بعض تجارتی ادارے اس میں ثمن کی ادائیگی کو قبول کرتے ہیں، دنیا کے دو ملک: ایل سیلواڈور اور وسط افریقی جمہوریہ نے اپنی کرنسی کے طور پر بھی اسے قبول کیا ہے، بیشتر ممالک نے اسے اپنی ملکی کرنسی کی حیثیت سے منظوری نہیں دی ہے، تاہم اسے اثاثہ یا کوئی اور نوع دولت قرار دیتے ہوئے اس پر ٹیکس عائد کیا ہے، ہندوستانی حکومت نے بھی اسے اثاثہ مانتے ہوئے ٹیکس عائد کیا ہے، کچھ حکومتوں نے بین الاقوامی تجارت کے لیے اسے منظوری دی ہے؛ لیکن اندرون ملک اس سے تجارت پر قدغن عائد کی ہے، بیشتر ممالک نے گو کرنسی کے طور پر منظور نہیں کیا ہے لیکن اس کے ذریعہ خرید و فروخت اور سرمایہ کاری کو جائز رکھا ہے، یہ سب وہ علامات ہیں جو اس کے مال ہونے کی غمازی کرتی ہے جیسا کہ مصنف کتاب نے ثابت کیا ہے، تاہم مسئلہ اپنی ندرت اور نزاکت کی وجہ سے علماء کے مابین بحث و تحقیق کا موضوع ہے، اس کے سبھی آفاق بیشتر اہل علم پر کشا نہیں ہوئے جس کی وجہ سے نتیجہ تک رسائی میں تاخیر ہو رہی ہے۔ یہ کتاب اہل علم کے لیے موضوع کے آفاق کو ان شاء اللہ العزیز روشن کرے گی اور نتیجہ تک پہونچنے میں مدد و معاون ثابت ہو گی۔ جس

پر صاحب کتاب کو کلمات تہنیت و دعانہ پیش کرنا بڑی ناسپاسی ہوگی، عزیزی رشید الدین سلمہ العزیز نے بڑی محنت اور عرق ریزی کے ساتھ انگریزی زبان میں منتشر مواد کو یکجا کر کے پاسبان علم و تحقیق کے لیے سامان فراہم کیا ہے۔ حق تعالی سے دعا گو ہوں کہ عزیزم کی اس علمی کاوش کو شرف قبولیت سے نوازے، اسے علم و تحقیق کی دنیا کا سر تاج بنائے، اس کے اشہب قلم میں جولانی اور جزرسی کا لہو پیدا کرے اور خلوص وللّٰہیت سے اسے بقائے دوام عطا کرے۔ آمین

رضوان الدین معروفی

خادم التدریس جامعہ اشاعت العلوم اکل کوا

۲۴ جمادالاخری ۱۴۴۵

۷ جنوری ۲۰۲۴

مقدمہ

از: مفتی اشتیاق احمد صاحب قاسمی

(استاذ دار العلوم دیوبند)

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

جنت میں بلا کمائے نعمتیں ملیں گی؛ لیکن اس دنیا میں تو کمانا پڑے گا، انھیں محنت ومشقت اٹھانا پڑے گی، آپسی لین دین حیات انسانی کا لازمی عنصر ہے، ہر آدمی کو اپنی زندگی میں دنیا کی متعدد چیزوں کی ضرورت پیش آتی ہے اور اس کی فراہمی کے لیے خرید وفروخت کا راستہ اختیار کرتا ہے؛ اس لیے زر متبادل کی ضرورت پیش آتی ہے، ہر زمانے میں انسانوں نے زرِ متبادل بنایا اور تسلیم کیا، سونا اور چاندی کے تو زرِ متبادل ہونے پر تو پوری دنیا کا اتفاق ہے، اس لیے فقہاء کرام انہیں ''ثمنِ خلقی'' کہتے ہیں، ثمن عرفی کو شمار کرنا، تاریخی ادوار میں ہر ایک کی عرفی حیثیت کو جمع کرنا مشکل ترین کام ہے، اور علمی دنیا میں چاہے انسانی دنیا میں اس کی قدر ہو؛؛ مگر عملی زندگی سے دور از کار ہے، میں نے اپنے خالو جناب ماسٹر عالم گیر رحمۃ اللہ علیہ کے پاس مکتب میں جب گنتی اور پہاڑے پورے کیے، اور جوڑ گھٹاؤ سیکھنے لگا تو والد محترم جناب انوار احمد رحمۃ اللہ علیہ نے ایک کتاب دی، وہ اردو زبان میں ''حساب کی کتاب'' تھی، اس سے متعدد قدیم اصطلاحات اور رواج سے واقفیت ہوئی، سب سے پہلے چیز تو یہ دیکھی کہ چونسٹھ (۶۴) پیسے کا روپیہ ہوتا تھا، اس کے سولہ آنے بنتے تھے، ایک آنا ''چار پیسے'' کا ہوتا تھا، سولہ پیسے کا ''چار آنہ'' اور بتیس پیسے کا ''آٹھ آنا'' کہلاتا تھا، اس کے مطابق حساب بنایا جاتا تھا، مغل دور کا ''دھیلا'' تھا، دو دھیلا ایک پیسے کے برابر تھا، اس لحاظ سے ایک روپیہ ایک سو اٹھائیس دھیلے (۱۲۸) کا ہوتا تھا، اور اکبری دور کی ''دمڑی'' سب سے چھوٹا سکہ تھی، یعنی دو سو چھپن (۲۶۵) دمڑی کا ایک روپیہ مانا جاتا تھا، اور ''پائی'' کی اصطلاح بھی ملی کہ ایک روپے میں ایک سو بانوے (۱۹۲) پائیاں ہوتی تھیں، یہ سب سکے المونیم یا تانبے کے ہوتے تھے، گھر میں والدین سے معلوم ہوا

تھا کہ ان کے بچپن میں کوڑی (چھوٹا سکہ) بھی زر متبادل کے طور پر استعمال ہوتی تھی، سیپی، درخت کی چھال اور روٹی چاول کے بارے میں تو بہت بعد میں معلومات ہوئی کہ کسی ملک اور کسی زمانے میں یہ سب بھی زرِ متبادل تھے، سب کو پہلے عرفِ خاص نے زر تسلیم کیا، بعد میں ان کا عرفِ عام ہو گیا، چین نے سب سے پہلے کرنسی کے لیے کاغذ کے ٹکڑے ایجاد کیے، سرکاری مہر کے ساتھ وہ کاغذ زرِ متبادل ہوتے تھے، پھر وہ ''چک'' اور ''نوٹ'' کہلانے لگے، اس کے محرکات میں سے نقل وحمل کی پریشانی تھی کہ سونے اور چاندی کو ڈاکو چھین لیتے تھے، مال دار ان کو زمین میں دفن کر کے رکھنے پر مجبور تھے، غرض یہ کاغذ کے نوٹوں کے بعد بینکوں نے پلاسٹک کارڈ جاری کیے ہیں، اور اب برقی ایجادات نے اور بھی مختلف قسم کی ڈیجیٹل صورتیں اپنا رکھی ہیں۔

ان میں سے ''کریپٹو کرنسی'' بھی ہے، اس کا وجود انٹرنیٹ پر ہوتا ہے، اس کے مالک اپنے پوشیدہ رموز (کوڈ ورڈ) کے ذریعہ اس پر قابض ہوتے ہیں، حفاظت کے لیے چوکنا رہتے ہیں، اس پر ''مال'' ہونے کی تعریف صادق آتی ہے کہ اس پر مالک کا قبضہ ہوتا ہے، اور اس سے انتفاع ممکن ہے، مال کا مدار چوں کہ عرف ورواج پر ہے اس لیے اس عرف کو اگر دیکھا جائے تو اسے بعض حکومتیں اگرچہ زر تسلیم نہیں کرتیں (جیسے چین وغیرہ)؛ مگر تاجروں کے یہاں اس کا خوب رواج ہو چکا ہے، امریکہ، برطانیہ، جاپان، کناڈا وغیرہ ممالک میں تو اسے زر متبادل بھی مان رہے ہیں، پہلے کاغذ پر لکھے رموز کو زر مانا گیا کہ لکھنا حسی چیز پر ہی ممکن تھا، پیتل اور تانبے پر لکھے رموز کو زر مانا گیا، اور اب ڈیجیٹل دنیا میں غیر حسی رموز کو زر مانا جا رہا ہے، اصل ہے تاجروں کا ماننا، ہندوستان میں بھی اس کی تجارت اور تبادلے کی اجازت ہے، اگرچہ زر قانونی کا درجہ اسے حاصل نہیں، آر، بی، آئی کو اس میں تامل ہے۔ اصل ہے تاجروں کا تسلیم کرنا اور ان کے درمیان رائج ہونا، تو ''کریپٹو کرنسی'' کو تجار مانتے ہیں اور اس کی تجارت کرتے ہیں، صرف ایک شہر یا ایک ملک نہیں، بہت سے ممالک میں اس کا رواج ہے، عرف خاص کی حد سے نکل کر عرف عام کے دائرے میں کرنسی آگئی ہے؛ اس لیے

شریعتِ اسلامی بھی اسے کرنسی (زرِ متبادل) تسلیم کرتی ہے، اس کے تبادلہ اور فروخت کو جائز کہتی ہے؛ مگر جہاں ربا کی صورت پیدا ہو یا قمار کی شکل بنے وہاں شریعت اس کو حرام کہے گی، اسی طرح غرر اور دھوکہ وغیرہ کی شکلیں بھی ناجائز ہوں گی، جس طرح کاغذی نوٹ اور دوسرے زرِ متبادل میں ان صورتوں کو شریعت ناجائز کہتی ہے، ''کرپٹو کرنسی'' کے ذریعے ہونے والے معاملات کو بھی ناجائز کہے گی۔ جن دار الافتاؤں نے کرنسی نہیں مانا ہے انھیں غور کرنا چاہیے؛ اس لیے کہ اگر ہم اپنی جائیداد بیچ کر ''کرپٹو'' کی صورت میں رکھنا چاہیں تو رکھ سکتے ہیں، اور پھر دوبارہ اس کے ذریعے جائیداد خریدنا چاہیں تو یہ ممکن ہے اور اس کا رواج ہے، اور اس میں لین دین عام ہے؛ اگرچہ کچھ رائیں منفی ہیں، ابھی اتفاق نہیں ہوا ہے؛ مگر آئندہ اتفاق کی امید ہے۔

خلاصہ یہ کہ کرنسی خواہ کرپٹو (مخفی) ہو یا ورچول (مجازی اور غیر حسی) ہر صورت میں مال کی تعریف اس پر صادق آتی ہے؛ اس لیے کہ اس پر قبضہ ہوتا ہے اور انتفاع ممکن ہے؛ لہٰذا اس کے ذریعہ سے تجارت کی جائز شکلیں جائز ہیں اور ناجائز شکلیں ناجائز۔ جس طرح زمانہ سابق میں سونے چاندی کے علاوہ پیتل، تانبے اور المونیم کے سکوں کو زرِ متبادل مانا گیا، دمڑی، دھیلا، پائی، آنا، پیسہ اور کوڑی وغیرہ سے خرید وفروخت اور دیگر ادائیگیاں کی گئیں، مذکورہ بالا کرپٹو اور ورچول کرنسیوں سے بھی کرسکتے ہیں، یہ راقم حروف کی رائے ہے۔

حرف سخن

الحمد للہ رب العلمین و الصلاۃ والسلام علی رسول اللّٰہ الامین و علی الہ وصحبہ الذین اھتدوا بھدیہ الی یوم الدین اما بعد

بہشت بریں سے پیکر خاکی نے جب روئے زمین پر قدم رکھا تو اسے حیات عزیز کے ان مستعار لمحات کو گزارنے کے لیے کئی ایسی چیزوں کی ضرورت پڑی جو اسے تنہا حاصل نہیں ہوسکتی تھی وہیں تن آسانی اور راحت پسندی جو شاید جنت سے آنے کے سبب اس کی فطرت میں ودیعت تھی، نے بھی اسے مجبور کیا کہ زندگی کے پر پیچ راستوں کو سہل سے سہل تر بنانے کے لیے نت نئے امکانات کی کھوج کرے، اس لیے ایجاد و اختراع بنی نوع انسانی کی ساتھ ابتدا سے وابستہ رہی، اور انسان اپنی منزل تک پہنچنے کے نت نئے راستے اور امکانات کی کھوج کرتا رہا؛ مگر اس میں تیزی اس وقت آگئی جب انسانی قوی کمزور ہوگئے، بساط عالم وسیع سے وسیع تر ہوتی گئی اور انسان کے لیے دور رہتے ہوئے اپنوں اور پرایوں سے مربوط رہنا اس کی ضرورت بن گئی، تجارت و معیشت، حکومت وسیاست ہمہ گیریت اور عالمگیریت کی حامل ہوگئیں، مختصر لفظوں میں کہہ لیجیے دنیا ایک "عالمی قریہ" بن گئی جہاں سرحد پار رہتے ہوئے سرحد کے اس پار اور اس پار سے مربوط رہنا اس کی ضرورت بن گیا، توفیق الٰہی ہر حال میں انسانی ذہن کے ہمراہ رہی اور اس کے لیے ضرورت کا سامان مہیا کرکے منزل تک پہنچانے کا سامان فراہم کرتی رہی ہے۔

انسانی زندگی کے لیے اجتماعیت اور باہمی تعاون ایک ناگزیر ضرورت ہے، کیوں کہ انسانی زندگی کے لامحدود ضروریات وخواہشات کی تکمیل کے لیے ہر شخص کے پاس محدود وسائل ناکافی ہیں، جس کے لیے "باہمی تبادلہ" کا راستہ اختیار کرکے انسان ایک دوسرے کی اشیاء اور خدمات سے مستفید ہوتا رہا ہے، ماضی میں سونا اور چاندی کو معیار تبادلہ قرار دیا گیا جو اپنے استحکام، قدر اور معنویت کی وجہ سے ایک ٹھوس زر مبادلہ رہا؛ مگر افسوس کہ مرور زمانہ کے تحت آنے والی

تبدیلیوں اور حوادث کے یہ بھی نذر ہو گیا، اس کے بعد بینک نوٹ آئے جن کو جلد ہی حکومتوں نے اپنی تحویل اور کنٹرول میں لے لیا، اور یہ نظام تا حال دنیا میں رائج ہے، بینکنگ کے اس نظام میں جہاں کچھ خوبیاں تھی وہیں اس کا منفی پہلو یہ بھی تھا کہ اس میں افراد کی مالیت پر حکومتوں کی نگاہ تھی، حکومتی قوانین کی چیرہ دستیوں سے ارباب اموال اپنے اموال کے تئیں تحفظات کے شکار تھے، بین الاقوامی ٹرانزیکشن میں وقت کے ساتھ انہیں اپنی گاڑھی کمائی کا ایک اچھا خاصہ حصہ چھوڑ دینا پڑتا تھا، ارباب حکومت کی ناقص پالیسیوں اور بد عنوانیوں کی مار عوام کو جھیلنی پڑتی تھی جو بینکوں میں موجود سرمایہ پر پڑتی تھی، بڑے بڑے صنعت کار اور سرمایہ دار حکومتوں کو چکمہ دے کر یا بد دیانت عہدہ داروں کے ساتھ ساز باز کر کے قوم کا سرمایہ لے کر رفو چکر ہو جاتے، ۲۰۰۸ء کا معاشی بحران جو پوری دنیا کو اپنے لپیٹ میں لیے ہوئے تھا اسی نوعیت کا تھا، جس کی وجہ سے اس خیال نے جنم لیا کہ بینکوں اور حکومتوں کے بھروسہ اپنا معاشی نظام چلانا خطرات سے خالی نہیں، اس لیے کسی ایسے زر مبادلہ کی اختراع ہونی چاہیے جو گمنامی اور عالمگیریت کی حامل ہو، جو حکومتی پالیسیوں سے آزاد اور حکومتی راڈار سے بچ کر اس عالمی قریہ میں انسانی ضروریات کی تکمیل کر سکے، جس کے لیے سرحدیں کوئی معنی نہ رکھیں، اسی خیال کو ستوشی ناکا موٹو نامی ایک گمنام شخص نے اکتوبر ۲۰۰۸ میں ایک پیپر کے ذریعہ ظاہر کیا جس کا عنوان تھا A system for electronic transactions without relying on trust (بغیر کسی بھروسہ مند پارٹی کے توسط سے برقی ٹرانزیکشن کا نظام) جس میں ایک ایسی کرنسی کی ایجاد کی ضرورت کا ذکر کیا جو بینکی اداروں کے توسط کے بغیر فرد بفرد P۲P منتقلی کے نظام پر عمل پیرا ہو، جس میں اس کے طریقہ کار، سیکوریٹی وغیرہ سے متعلق تفصیلی گفتگو کی، اور ۳ جنوری ۲۰۰۹ میں اسے عملی جامہ پہناتے ہوئے بٹ کوائن نامی ایک کرنسی ایجاد کر دی۔ یہ کرنسی نہ صرف ایک ایجاد بل کہ انسانی تاریخ میں اپنی نوعیت کی منفرد شناخت کی حامل ہے، جس کا مقصد، نظام، طریقہ کار روایتی کرنسیوں سے بالکل مختلف ہے، اس لیے روایتی کرنسیوں کی صفات

اس کرنسی میں تلاش کرنا تانبے کی کان میں چاندی تلاش کرنے کے مترادف ہے۔

پیش نظر کتاب "کرپٹو کرنسی ایک تجزیاتی مطالعہ" اس کرنسی کے نظام و طریقہ کار، انواع واقسام، ماہرین معیشت کی آراء اور سرمایہ کار و تجار کے طرز عمل کو بیان کرنے کے لیے لکھی گئی ہے تاکہ اہل علم کو اس کی شرعی حیثیت طے کرنے میں مدد و معاون ہو، معاصر علماء کی آراء جو دستیاب ہوئیں انہیں بھی شامل کتاب کیا گیا ساتھ میں اپنے ناقص علم اور تجزیہ کی روشنی میں اس کا تحلیل و تجزیہ بھی پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔ کرنسی کی جدت اور انفرادیت کی وجہ سے جعل ساز اور فراڈ کرنے والوں کو ایک ہموار میدان ملا جس کے ذریعہ انہوں نے بے شمار لوگوں کو جھانسہ دے کر ان کی دولت اینٹھ لی، جعل اور فراڈ پر مبنی کرنسیاں بنائی گئی، لوگ ناواقفیت کی وجہ سے ان کا شکار ہوتے گئے اور ہوتے جارہے ہیں، اس لیے کتاب کے اخیر میں "کرپٹو کرنسی اور غبن" کے تحت اس طرح کی جعلسازوں کی قلعی کھولی گئی ہے۔

کتاب کل چار ابواب پر مشتمل ہے، باب اول تعارف و اصطلاحات کے نام سے ہے جس میں کرپٹو کرنسی کی حقیقیت و ماہیت، اور کرپٹو کرنسی اور بلاک چین سے متعلق اصطلاحات کا ذکر کیا گیا ہے، باب دوم میں ماہرین معیشت کی آراء، مستقبل کے سینیریو، حکومتوں، عدالتوں اور ماہرین کے زاویہ نگاہ سے کرپٹو کرنسی کی حیثیت اور کمپنیوں اور تجارتی اداروں کا طرز عمل بیان کیا گیا ہے، باب سوم میں اس کی شرعی حیثیت سے متعلق گفتگو کی گئی ہے، معاصر علماء کی مختلف آراء اور ان پر تحلیل و تجزیہ کا ذکر ہے، باب چہارم کرپٹو اور غبن کے نام سے کرپٹو کرنسی میں ہونے والے فراڈ اور ایسی کرنسیوں کا ذکر کیا گیا ہے جس میں نیٹ ورک مارکیٹنگ جیسی اسکیمیں ہیں۔ راقم السطور علم وادب کی پر پیچ وادیوں کا ایک کم کوش و کم مایہ مسافر ہے، اس لیے اس کی رہ نوردی میں اگر کوئی بے راہ روی نظر آئے تو بہ جذبہ نصح و ہمدردی اس کی درستگی اور دستگیری فرمائیں۔ اللہ تعالی سے دعا ہے کہ اس حقیر سی کاوش کو اپنی عظیم بارگاہ میں اپنی وسیع رحمت اور بے پایاں فضل کے طفیل قبول

فرمائے اور راقم الحروف کے لیے ذخیرہ آخرت بنائے۔ آمین

رشید الدین معروفی

خادم التدریس دارالعلوم دولت آباد اورنگ آباد مہاراشٹر انڈیا

یکم جمادی الاخری ۱۴۴۵ھ

۱۵ دسمبر ۲۰۲۳ء

باب اول

تعارف و اصطلاحات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کریپٹو کرنسی یا ورچویل کرنسی

سائنس و ٹیکنالوجی کے اس دور میں جہاں دنیا نے مختلف ابواب میں ترقی کی وہیں کرنسی بھی اپنے ارتقائی مراحل طے کرتے ہوئے اس ڈیجیٹل عہد میں ڈیجیٹل فارم اختیار کر گئی ہے، اور ایک ایسی کرنسی وجود میں آئی ہے جو موجودہ عالمی قریہ (Global Village) اور انٹرنیٹ کی دنیا میں ملکوں اور فاصلوں کے رکاوٹ کے بغیر دنیامیں اپنے مخصوص انداز میں رواج پکڑ رہی ہے، جسے "کریپٹو کرنسی" یا "ورچویل کرنسی" کے نام سے جانا جاتا ہے۔

کریپٹو کرنسی کیا ہے؟

معاشیات سے متعلق معروف ویب سائٹ www.investopedia.com کے مطابق کریپٹو کرنسی کی تعریف یہ ہے:

A crypto currency is a digital or virtual currency that is secured by cryptography, which makes it nearly impossible to counterfeit or double-spend.

کریپٹو کرنسی ایک ڈیجیٹل یا ورچویل (مجازی) کرنسی ہے جو کریپٹو گرافک کے ذریعہ محفوظ کی جاتی ہے جس کی بناپر جعلسازی اور دوبارہ اس کا خرچ تقریبا ناممکن ہو جاتا ہے.

کریپٹو گرافک کیا ہے؟

کریپٹو کے معنی ہیں خفیہ، مستور، کریپٹو گرافک کا ترجمہ خفیہ نگاری سے کیا جاسکتا ہے، کریپٹو گرافی کوڈز کے ذریعہ مواصلات اور معلومات کو محفوظ رکھنے کا ایسا طریقہ ہے جس کے استعمال سے ان معلومات تک مطلوبہ شخص کے علاوہ کوئی اور رسائی حاصل نہیں کر سکتا، اس کا طریقہ یہ ہوتا ہے کہ مرسل اپنے پیغام کو انکریپٹ (incrypt) یعنی کوڈز کی شکل میں بدل دیتا ہے اگر کوئی

شخص اس کو دیکھ کر پڑھ بھی لے تو اسے سمجھ نہیں سکتا، اور پھر اس پیغام کو مرسل الیہ ڈیکریپٹ (Decrypt) کرتا ہے یعنی دوبارہ اصلی شکل (Plain text) میں بدل کر اسے پڑھ سکتا ہے اور سمجھ سکتا ہے، اس پیغام کو ڈیکریپٹ کرنے کے لیے کی (Key) استعمال کی جاتی ہے اور یہ کی صرف مرسل الیہ کے پاس ہوتی ہے اس لیے کوئی دوسرا شخص مواد تک رسائی حاصل نہیں کر سکتا۔ آج کل اس کا استعمال بینکنگ ٹرانزیکشن کارڈ، کمپیوٹر پاسورڈ، ڈیجیٹل سائن وغیرہ کے لیے ہوتا ہے۔

کریپٹو کرنسی کا لفظ کریپٹو گرافک اور کرنسی دونوں کے مجموعہ سے ماخوذ ہے، چوں کہ کریپٹو کرنسی میں کریپٹو گرافک تیکنک کا استعمال ہوتا ہے اس لیے اسے کریپٹو کرنسی کا نام دیا گیا ہے۔ اسی کا دوسرا نام ورچویل کرنسی بھی ہے۔

ورچول کرنسی:

لفظ ورچول (Virtual) انگریزی زبان کا لفظ ہے جو کہ لاطینی زبان سے انگریزی میں منتقل ہوا ہے، اس کے لغوی معنی ہیں معنوی اور مجازی، کمپیوٹر کے میدان میں یہ لفظ ایک مخصوص معنی کے لیے استعمال ہوتا ہے جس کے معنی ہیں "ایسی چیز جو حسی وجود نہ رکھتی ہو بل کہ سافٹ ویئر سے ایسی بنی ہو کہ حسی وجود کی طرح ظاہر ہو" ورچول کرنسی بھی چوں کہ کمپیوٹر سافٹ ویئر پر کام کرتی ہے اس لیے اسے ورچول کرنسی کہا جاتا ہے۔ ورچول کرنسی کی اصطلاح ۲۰۱۲ میں سامنے آئی جب یورپین سینٹرل بینک (ECB) نے اس کو ڈیجیٹل منی کی ایک قسم کے طور پر شمار کیا، اور ورچول کرنسی کی تعریف کرتے ہوئے لکھا:

A virtual currency is type of un regulated digital money, which is issued and usually controlled by it`s devlopers, and used and accepted among the members of specific virtual comunity[1].

ورچول کرنسی ہندسوں (ڈیجیٹل) کی شکل میں ایسا زر ہے جس پر قانون کا اجراء نہیں ہوتا، اسے اس

---

[1] (Virtual Currency Schems P:۱۳, www.investopedia.com)۔

کے بنانے والے ہی جاری کرتے ہیں اور کنڑول کرتے ہیں، اور اسی مخصوص طبقہ کے لوگوں کے درمیان اسے قبول اور استعمال کیا جاتا ہے۔

یورپین بینک اتھارٹی کے مطابق ورچول کرنسی کی تعریف یہ ہے:

"VC are defiend as degital representation of value that is neither issued by a central bank or public authority nor nessesery attached to a FC, but is used by natural or legal persons as a means of exchange and can be transferred, stored or traded electronically.

ورچیل کرنسی درحقیقت قیمت کی ڈیجیٹل نمائندگی کرتی ہے جو نہ کسی مرکزی بینک کے ذریعہ جاری کی جاتی ہے اور نہ ہی کسی اٹھارٹی کے توسط سے، اور نہ ہی یہ لازمی طور پر (مروجہ) قانونی کرنسی سے منسلک ہوتی ہے، اس کا استعمال حقیقی یا قانونی اشخاص زر مبادلہ کے طور پر استعمال کرتے ہیں، اور اس کی منتقلی، حفاظت اور تجارت برقی ذرائع سے کی جاتی ہے[1]۔

حاصل تعریف:

ورچیل کرنسی اس کا حسی وجود نہیں ہوتا، یہ ڈیجیٹل ہوتی ہیں

یہ اشیا کی قیمت کا پیمانہ ہوتی ہیں

اسے کوئی مرکزی بینک یا اتھارٹی جاری نہیں کرتی بل کہ عام افراد جاری کرتے ہیں

اس کا استعمال برقی ذرائع اور انٹرنیٹ کی دینا میں محدود ہے خارجی دنیا میں اس کا وجود نہیں

اس کا چلن مخصوص طبقہ میں محدود ہے۔

ورچیل کرنسی اور ڈیجیٹل کرنسی میں فرق:

---

[1] (EBA opinion on virtual currency Page:۱۱)

ورچویل کرنسی لامرکزی(decentralised) ہوتی ہے یعنی اسے کوئی بینک یا اتھارٹی کنٹرول نہیں کرتی، اور unregulated ہوتی ہے، یعنی قانون سے آزاد ہوتی ہے، جب کہ ڈیجیٹل کرنسی کا اطلاق اس کرنسی پر ہوتا ہے جو ہندسوں کی شکل میں کمپیوٹر یا انٹرنیٹ پر ہو خواہ اسے بینک یا اتھارٹی نافذ اور کنٹرول کرے یا ڈیولپر کے ذریعہ عام کیا جائے، خواہ اس کے متعلق قانون ہو یا نہ ہو یعنی ڈیجیٹل کرنسی عام ہے اور ورچویل کرنسی خاص ہے، دونوں میں عموم وخصوص مطلق کی نسبت ہے۔

تعارف و پس منظر

یہ بات مخفی نہیں کہ کاغذی نوٹ کے رواج پذیر ہونے سے پہلے درہم دینار اور دوسری دھاتوں سے بنے ہوئے سکے چلتے تھے، پھر سونے چاندی کے چوری ہو جانے کے خطرے کے پیش نظر سناروں نے سکوں کے بدلے رسیدیں اجراء کرنے شروع کیں، یہ رسیدیں اس بات کی ضمانت تھیں کہ یہ آدمی اتنے سونے اور چاندی کا مالک ہے، اور اسی پر بھروسہ کرتے ہوئے اشیاء اور خدمات فراہم کی جاتی تھی، پھر جب ان رسیدوں کا چلن بہت زیادہ ہو گیا تو سناروں نے موجود سونے سے کہیں زیادہ رسیدیں جاری کرنا شروع کی، یہیں سے بینکنگ نظام کا آغاز ہوا، بینک وجود میں آئے اور بینکوں نے نوٹ جاری کرنا شروع کیے، اس کے بعد حکومتوں نے بینکوں سے یہ اختیار لے کر اپنے لیے محدود کر لیا، حکومتی تحویل میں آنے کے بعد رسیدوں (کرنسیوں) پر اعتماد بہت زیادہ بڑھ گیا کیوں کہ اب اسے قانونی حیثیت حاصل ہو گئی تھی، بعض مخصوص عوامل کے تحت حکومتوں نے بھی موجود سونے کے ذخائر سے کہیں زیادہ کرنسیاں جاری کرنا شروع کر دیں، اور اس خدشہ سے کہ لوگ کہیں اپنا زر حکومت سے وصول نہ کرنے لگیں ایسے قوانین بنائے گئے جن کے تحت نوٹوں کو بھنانا بہت مشکل ہو گیا اور رفتہ رفتہ ان کرنسیوں کا رابطہ سونے سے ختم ہو گیا، اب یہ کرنسیاں محض کاغذ کے پرزے یا بہ الفاظ دیگر ایک مخصوص آنکڑے ہیں جن کی قیمت محض اس بنا پر ہے کہ حکومت نے اس کی ضمانت لی ہے۔

ترقی پذیر ٹیکنالوجی کے اس دور میں ڈیجیٹلائزیشن کا دور آیا جس کے تحت بینک کے ڈیجیٹل کھاتے وجود میں آئے اور وہ آنکڑے اب کاغذ کے ساتھ ساتھ ڈیجیٹل کھاتے میں منتقل ہونا شروع ہو گئے؛ ؛ مگر بینک کے کھاتے میں موجود آنکڑے چوں کہ کوئی حسی وجود نہیں رکھتے، وہ محض ایک مسیج کی شکل میں ہوتے ہیں اس لیے اس میں ردوبدل کرنا آسان تھا، کسی کے کھاتے میں صرف بیس روپے ہوں اور چند زیرو بڑھا دے تو لاکھوں اور کروڑوں تک پہنچ سکتے ہیں، جب کہ بیس کے نوٹ کے ساتھ ایسا ممکن نہیں، یا بینک کے بیس روپے خرچ کے باوجود دوبارہ اس میں بیس کا نمبر رقم

کر دیا جائے تو خرچ ہونے کے باوجود بھی رقم اپنے پاس موجود رہتی ہے، اسی چیز کو کنٹرول کرنے کے لیے بینک کمپیوٹر سافٹ ویئر استعمال کرتے ہیں، اور ہر آمد ورفت کا حساب رکھتے ہیں؛ مگر اس بینکنگ سسٹم میں ایک خامی یہ تھی کہ اس کی حفاظت وضمانت بینکاروں کی امانت ودیانت پر موقوف ہے؛ کیوں کہ اس سافٹ ویئر کی کلید ان کے ہاتھ میں ہے، نیز اس سسٹم پر حکومت کا بھی کنٹرول ہے ، حکومتی پالیسیاں اس پر اثر انداز ہوتی ہیں، اگر حکومت کوئی نامناسب پالیسی بناتی ہے تو کھاتہ داروں کو نقصان بھی اٹھانا پڑ سکتا ہے، مثلا حکومت بھاری مقدار میں سرمایہ داروں اور صنعت کاروں کو قرض فراہم کر دے ، اور پھر حکومت ان کے قرضے معاف کر دے، یا زیادہ نوٹ چھاپ کر افراط زر کی صورت پیدا کر دے، یا حکومت ٹرانزیکشن محدود کر دے یا ٹرانزیکشن پر بڑی فیس وصول کرے جیسا کہ بین الاقوامی منتقلی میں ہوتا ہے، یا کسی کا کھاتہ منجمد کر دے، نیز اس میں ہر شخص کی مالیت حکومت کی نگاہوں میں آجاتی جو بعض وجوہ سے ٹھیک نہیں ہے، ۲۰۰۸ کے اقتصادی بحران میں بینکوں اور حکومتوں کی ناکام پالیسیوں کا بڑا دخل تھا، اب ضرورت تھی ایسے نظام کی جو کسی بھی فرد، ادارہ اور حکومت کی دسترس سے آزاد ہو، نیز اس میں شفافیت بینکنگ کے نظام سے کہیں زیادہ ہو۔

اس ضرورت کو پورا کرنے کے لیے کرپٹو کرنسی وجود میں آئی، جو کمپیوٹر سافٹ ویئر کے ذریعہ بنائی جاتی ہے، اور اس کے بعد اس کو مارکیٹ میں لانچ کیا جاتا ہے، لوگوں کو اس میں پیسہ لگانے کی ترغیب دی جاتی ہے، تو جتنا لوگ اس میں پیسہ لگاتے ہیں اتنا اس کی مالیت میں اضافہ ہوتا ہے اور قیمت بڑھتی رہتی ہے، اگر لوگوں کی توجہ اس سے ہٹ گئی تو اس کی قیمت نیچے آنے لگتی ہے، یہاں تک کہ اگر کلیۃ لوگ اس سے صرف نظر کر لیں تو اس کی قیمت صفر بھی ہو سکتی ہے، اب سوال یہ ہے کہ لوگ اس میں سرمایہ کاری کیوں کرتے ہیں؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ ایک تو عامۃ کرپٹو کرنسیوں کی قیمت میں اضافہ ہوتا رہتا ہے، اس کے پیچھے اس کے وہ ایجابی پہلو ہیں جن کا ذکر کرپٹو کے اجرا کے مقاصد کے تحت آرہا ہے، جیسے بٹ کوائین جو ۲۰۰۹ میں ایک ڈالر سے بھی نیچے ہے آج تیس ہزار ڈالر کے ارد گرد گردش کر رہا ہے، اور اس کی قیمت ساٹھ ہزار ڈالر کے قریب بھی جا کر آئی ہے،

دوسری اس کی وجہ یہ ہے کہ بہت سی کرنسیوں کے ایجاد کنندگان (Developers) ایسے پروجیکٹ لانچ کرتے ہیں جن کے متعدد مواقع استعمال ہیں، اوران کو حاصل کرنے کے لیے اسی کرنسی کا ہونا لازمی ہوتا ہے، کسی اور کرنسی میں ادائیگی ناممکن ہوتی ہے، جیسے ایتھیریم، بٹ کوائن کے بعد مقبول ترین کرنسی ایتھر ہے جس کے بے شمار پروجیکٹ ہیں اوران کو حاصل کرنے کے لیے ایتھر کرنسی ہی استعمال کرنا لازمی ہے یہی وجہ ہے کہ بٹ کوائن کے بعد سب سے زیادہ مقبولیت ایتھر کو رہی ہے۔

اب رہا یہ سوال کہ ایسی کرنسی جس کی پشت پر نہ کوئی حکومت ہے، نہ کوئی ادارہ وہ خرد برد سے کیسے محفوظ رہ سکتا ہے، جسے بینکنگ سے زیادہ شفاف تصور کیا جاسکے تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہ سب بلاک چین ٹیکنالوجی کے ذریعہ ممکن ہے، جس کی تفصیل آگے آرہی ہے، بلاک چین ایک ایسی ٹیکنالوجی ہے جس میں کوئی پیغام (message) سیٹ کرنے کے بعد وہ شخص بھی تصرف نہیں کرسکتا ہے جس نے اسے سیٹ کیا ہے، اور یہی چیز اس کی شفافیت کی ضامن ہے، بلاک چین کرپٹو کرنسی میں وہی کام کرتا ہے جو روایتی کرنسیوں میں بینک ڈیجیٹل ٹرانزیکشن کو کنڑول کرنے کے لیے انجام دیتے ہیں، فرق اتنا ہے کہ بینکاری نظام میں بینک عملہ اسے کنڑول کرتا ہے جب کہ بلاک چین خودکار طریقہ پر کام کرتا ہے، اسی لیے ایک بار اندراج کے بعد کسی قسم کا ردوبدل اس میں ممکن نہیں ہوتا۔

کرپٹو کرنسی کے اجرا کے مقاصد:

۱۔کسی مرکزی ادارہ یا حکومت کی دخل اندازی سے بچاؤ: روایتی کرنسیوں کو چوں کہ حکومتیں جاری کرتی ہیں ،اس لیے وہ ان کے کنڑول میں ہوتی ہیں جبکہ کرپٹو کرنسی کو کوئی اتھارٹی کنڑول نہیں کرتی، یہ مکمل طور پر بلاک چین پر کام کرتی ہیں.

۲۔ملک کی اقتصادیات سے کرنسی کا آزاد رہنا: روایتی کرنسیاں چوں کہ ملک کے اقتصادی احوال کے تابع ہوتی ہیں، اس لیے ملکی معیشت کی وجہ سے کرنسیاں بھی متاثر ہوتی ہیں، اگر کسی ملک کی

معیشت مضبوط ہوتی ہے تو اس کی کرنسی کی قدر بھی بڑھ جاتی ہے اور اگر کمزور ہوتی ہے تو اس کی قدر بھی کم ہوتی جاتی ہے، کسی ملک میں معاشی بحران کے وقت اس کی کرنسی بہت متاثر ہو جاتی ہے، جب کہ کرپٹو کرنسی ان سب سے آزاد ہوتی ہے، یہ اقتصادیات سے بے پراوہ ہو کر عالمی سطح پر محض طلب ورسد کے قانون (Law of demand & supply) پر عمل پیرا ہوتی ہے۔

۳۔ **بین الاقوامی ٹرانزیکشن میں سہولت:** آج کل ایک ملک سے دوسرے ملک میں رقم بھیجنے میں کئی دشواریوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے، اس میں وقت بھی بہت لگ جاتا ہے، نیز ایک بھاری قیمت بھی فیس کے طور پر ادا کرنی پڑتی ہے جب کہ کرپٹو ٹرانزیکشن میں یہ کام سیکنڈوں میں ہو جاتا ہے، اور فیس بھی بہت معمولی ہوتی ہے۔

۴۔ **بینکوں اور مرکزی اداروں میں ہونے والی جعلسازی سے حفاظت:** مروجہ بینکوں میں کبھی کوئی شخص بڑی رقم لے کر بینکوں کے ساتھ ساز باز کر کے یا انہیں چکمہ دے کر فرار ہو جاتا ہے جب کہ کرپٹو کرنسی کی دنیا میں یہ ممکن نہیں، یہاں اسمارٹ کنٹریکٹ (Smart Contract) اور بلاک چین کا ایسا محفوظ سسٹم ہے جس میں خرد برد ممکن نہیں۔ سمارٹ کنٹریکٹ کا ذکر آگے آرہا ہے۔

۵۔ **عالمی تمویلی نظام کا قیام:** موجودہ بینکنگ نظام کے مقاصد میں تمویل (Financing) بھی ایک اہم مقصد ہے، جس میں کچھ افراد سرمایہ فراہم کرتے ہیں تو کچھ حضرات اسے تجارتی مواقع میں استعمال کر کے دولت کو انجماد سے بچاتے ہیں؛؛ مگر بینکنگ نظام کی یہ کارکردگی ملکی حدود تک تھی، اسی کو بین الاقوامی پیمانہ پر عام کرنا بھی کرپٹو نظام کے مقاصد کا حصہ ہے۔

۵۔ **اخفاء اور گمنامی:** مروجہ بینکنگ نظام میں ہر شخص کی دولت حکومت کی نگاہوں کے سامنے ہے جو بعض پہلوؤں سے مفید ہے تو بعض اعتبار سے مضر؛ بعض حکومتوں نے مالی تصرفات اور ٹیکس کے ایسے غیر منصفانہ قانون بنا رکھے ہیں جو اصحاب اموال کے لیے ایک بڑی مصیبت سے کم نہیں، کرپٹو نظام ان کے لیے بہترین حل ہے۔

۶۔ **سیاسی و اقتصادی آزادی:** عالمی سیاست میں امریکہ اور اس کے زیر اثر چلنے والے اداروں کی اجارہ

داری ہے جس کے ذریعہ وہ ان ممالک کا استحصال کرتے ہیں جو ان کے مفادات کے خلاف کچھ بولتے یا کرتے ہیں، کرپٹو کرنسی اس حصار کو توڑنے والا ایک ہتھیار ہے۔

بلاک چین

ہم نے پیچھے یہ ذکر کیا تھا کہ کرپٹو کرنسی ایک ایسے نظام کے تحت کام کرتی ہے جو خود کار طریقہ پر کام کرتاہے، درمیان میں کوئی ادارہ یا فرد نہیں ہوتا، جسے لامرکزی نظام (Decentralized System) کہاجاتاہے، اس نظام کو بلاک چین ٹیکنالوجی چلاتی ہے، ذیل میں ہم بلاک چین کی تعریف وتشریح ذکر کرتے ہیں۔

بلاک چین یہ دو لفظوں سے مرکب ہے، بلاک اور چین، بلاک کے معنی ہیں وہ کھاتہ یا خانہ جس میں کوئی پیغام لکھ کر محفوظ کرناہے، یا کاپی پر ہم ایک پیغام لکھ کر اس کو دوسرے پیغام سے ممتاز کرنے کے لیے ایک خانہ بنادیں، چین کا مطلب ہوتاہے سلسلہ، چوں کہ اس میں تیکنیکی ضرورت کی تحت ہر بلاک دوسرے بلاک سے جڑا ہوا ہوتاہے اس لیے اس بلاک چین کہا جاتاہے۔

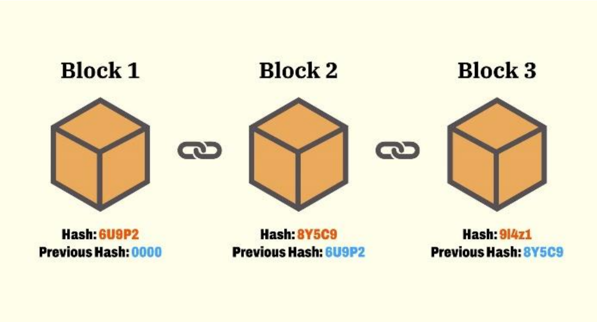

بلاک چین درحقیقت معلومات محفوظ کرنے اور ریکارڈ رکھنے کا اب تک کا سب سے ترقی یافتہ طریقہ ہے، اس لیے اس کا استعمال کرپٹو کرنسی کے علاوہ دوسری چیزوں میں جیسے زمینوں کا ریکارڈ رکھنے، مریض کا ریکارڈ رکھنے کے لیے ہوتاہے، بل کہ بعض ملکوں میں الیکشن بھی بلاک چین پر کرائے گئے تاکہ دیے گئے ووٹ کے ذریعہ کوئی چھیڑ چھاڑ نہ کرسکے۔ بلاک چین کی تعریف ماہرین نے یوں کی ہے:

Blockchain is a system of recordin information in a way that

makes it difficult or impossebele to change, hack, or cheat the system.

بلاک چین معلومات محفوظ رکھنے کا ایک ایسا سسٹم ہے جس میں تبدیلی کرنا، ہیک کرنا اور خرد برد کرنا ناممکن یا مشکل ہے[1]۔

ویکی پیڈیا کے مطابق اس کی تعریف یوں ہے:

A blockchain is a distributed database that is used to maintain a contineously growing of records, called blocks.

بلاک چین ٹکروں میں بٹا ہوا ایسا ڈاٹا بیس ہے جو مستقل بڑھتے ہوئے ریکارڈز (جنہیں بلاک) کو سنبھالنے کے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

مارک پلٹننگ نے اس کی تعریف سادہ الفاظ اور واضح اسلوب میں کی ہے:

Blockchain technology ensures the elimination of double spend problem with the help of public-key cryptographi, whereby each egent is assigned a private key (kept secrate like a pssword) and a publc key shared with all other agents[2].

"بلاک چین ٹکنالوجی پبلک کی اور کرپیٹو گرافی کے ذریعہ دوبارہ خرچ کے مسئلہ کو یقینی طور پر ختم کردیتی ہے، ہر ایجنٹ کو ایک پرائیوٹ کی (پاسورڈ کی طرح) سونپی جاتی ہے اور ایک پبلک کی جو سبھی ایجنٹوں کے پاس بھیجی جاتی ہے"۔

بلاک چین کی خصوصیات:

بلاک چین کی خصوصیات حسب ذیل ہیں:

لامرکزیت (Decentralization): بلاک چین ڈاٹا محفوظ کرنے کا ایسا نظام ہے۔ جس کو کوئی ادارہ، فرد یا اتھارٹی کنٹرول نہیں کرتی، بل کہ یہ انٹرنیٹ پر خودکار طریقہ پر کام کرتا ہے۔

---

[1] www.euromoney.com

[2] Blockchain technology: Principles and application P:۰۴

ناقابل تبدیل ہونا(Immutability): بلاک چین پر ایک مرتبہ ڈاٹا ڈالنے کے بعد اس میں کسی قسم کی رد وبدل اور ترمیم ممکن نہیں، یہاں تک کہ جس نے وہ ڈاٹا ڈالا ہے وہ بھی اس میں کوئی ترمیم نہیں کرسکتا، کیوں کہ ہیشنگ کے ذریعہ اسے اس طرح سیل کردیا جاتا ہے کہ وہاں اب کسی کی رسائی ممکن نہیں ہے۔

فرد بفرد منتقلی(P To P transaction): یعنی اس میں کسی بھی ڈاٹا کی منتقلی Peer to Peer یعنی فرد سے فرد تک براہ راست ہوتی ہے، روایتی کرنسیوں کی طرح بینک درمیان میں واسطہ نہیں ہوتا۔

عوامی منقسم کھاتہ(Distributed Public Ledger): یعنی جب کوئی ڈاٹا ہم بلاک چین پر ڈالتے ہیں تو دنیا بھر میں بلاک چین سسٹم سے وابستہ جتنے بھی کمپیوٹر ہوتے ہیں (جنہیں نوڈNode کہاجاتا ہے)سب کے پاس اس کی ایک کاپی ہوتی ہے۔

مندرجہ بالا خصوصیات کی وجہ سے بلاک چین شفافیت اور دیانت کا آئینہ دار ہوتا ہے، یہی وجہ ہے کہ کرپٹو کرنسی کے علاوہ اہم دستاویزات اور معلومات کو بلاک چین میں جمع کیا جاتا ہے، جیسے کہ زمین کے کاغذات، تعلیم، صحت اور انتظامی امور سے متعلق دستاویزات، بعض ملکوں میں الیکشن بھی اس پر کیے گئے ہیں جس میں ووٹر کا ووٹ براہ راست بلاک چین پر اسٹور کیا گیا تاکہ اس میں کسی قسم کی خرد برد نہ ہوسکے۔

بلاک چین کا طریقہ کار:

بلاک چین کے طریقہ کار کو سمجھنے سے پہلے درج ذیل بنیادی اصطلاحات کو جاننا ضروری ہے۔

والیٹ: وہ جگہ جہاں ہم اپنی کرپٹو کرنسی رکھتے ہیں، والیٹ کے معنی بٹوے کے ہوتے ہیں جس میں پیسہ رکھا جاتا ہے۔

پبلک کی: وہ کلید جسے ہم کسی اور کو دے سکتے ہیں اپنے والیٹ میں کرنسی حاصل کرنے کے لیے، جس طرح بینک اکاؤنٹ نمبر ہوتا ہے، یہ کلید چند نمبرات اور حروف کا مجموعہ ہوتا ہے۔

پرائیویٹ کی: وہ کلید جس کو ہم صرف اپنے پاس رکھتے ہیں، جیسے ہمارا اے ٹی ایم پن، یا جی میل پاس ورڈ ہوتا ہے، یہ بھی چند نمبرات وحروف کا مجموعہ ہوتا ہے۔

ہیش: یہ ایک ایسا پاسورڈ ہوتا ہے جو طاقتورترین کمپیوٹر بڑی محنت کے ذریعہ حاصل کرتے ہیں، اس کے حصول کے بعد بلاک سیل ہو جاتا ہے اور سلسلہ (Chain) کے ساتھ جوڑ دیا جاتا ہے (اسی وجہ سے اسے بلاک چین کہا جاتا ہے) اس کے بعد کسی بھی قسم کی خرد برد ممکن نہیں ہوتی، یہاں تک کہ جس نے اس ہیش کی دریافت کی وہ بھی اس بلاک کو چھیڑ نہیں سکتا۔

نوڈ: وہ کمپیوٹر جو بلاک چین سسٹم سے جڑے ہوتے ہیں، یہ دنیا بھر میں پھیلے ہوئے ہیں، ان میں سے ہر ایک کے پاس ہر ٹرانزیکشن کی ایک کاپی ہوتی ہے۔

مائنر: نوڈز میں کچھ وہ ہوتے ہیں جو ٹرانزیکشن کو حتمی اور مصدقہ بناتے ہیں، بٹ کوائن میں اس کے لیے ۲۵۶ Sha الگورزم کا استعمال کر کے بلاک کے ہیش تک رسائی حاصل کرتے ہیں، ساری دنیا کے مائنر کے درمیان مسابقت ہوتی ہے کہ کون اسے پہلے حاصل کر لے، جو اسے پہلے حاصل کر لیتا ہے وہ بلاک کو سیل کر کے اسے بلاک چین سے جوڑ دیتا ہے، جس کے بدلہ میں اسے نئے بٹ کوائین یا فیس ملتی ہے۔

اب آتے ہیں ہم بٹ کوائین ٹرانزیکشن کی طرف۔ جب ہم کوئی کرپٹو کرنسی خریدتے ہیں تو ہماری کھاتے (والیٹ) میں وہ کرنسی اپنے نام اور مقدار کے ساتھ دکھائی دیتی ہے، جو اس بات کا آئینہ دار ہوتی ہے کہ آپ نے اتنی مالیت کی فلاں کرنسی لی ہے، اب اگر ہم اس کو کہیں بھیجنا چاہیں تو ہمیں کتنی کرنسی بھیجنا ہے وہ مقدار درج کرنا ہوگی، اس کے بعد اپنی پرائیویٹ کی کے ذریعہ ڈیجیٹل دستخط کرنا ہوگی، اس کے علاوہ مرسل اور مرسل الیہ دونوں کی پبلک کی استعمال کرنا ہوگی، مرسل ٹرانزیکشن کی یہ تفصیلات بلاک چین نیٹ ورک پر ڈال دے گا، اس کے بعد نوڈز اس بات کی تحقیق کریں گے کہ یہ ٹرانزیکشن ہم نے ہی کیا ہے یا کوئی ہمارے نام پر فراڈ کر رہا ہے، اس کے لیے وہ مرسل کی پبلک کی اور ڈیجیٹل دستخط کا سہارا لیتے ہیں، جب انہیں صحت کا تیقن ہو جاتا ہے تو اب

مائنزر اس کے ہیش حاصل کرنے کے لیے جد و جہد کرتے ہیں، یہ سب کام عمدہ گرافک کارڈ والے کمپیوٹر کے ذریعہ ہوتا ہے، جس پر بجلی کافی زیادہ خرچ ہوتی ہے، جو مائنر سب سے پہلے ہیش تک رسائی حاصل کرلیتا ہے اسے فیس یا کچھ بٹ کوائین بطور انعام مل جاتے ہیں، ہر بلاک میں پچھلے بلاک کا بھی ہیش ہوتا ہے، بلاک کا ہیش بننے کے بعد بلاک کو چین (سلسلہ بلاک) کے ساتھ جوڑ دیا جاتا ہے۔اسی لیے اسے بلاک چین کے نام سے جانا جاتا ہے۔

ہیشنگ کا عمل: ہیشنگ اب تک کا سب سے ترقی یافتہ پاسورڈ کی ایک شکل ہے جس کے بعد کوئی پیغام ہمیشہ کے لیے سیل ہو جاتا ہے، بٹ کوائین میں اسی کے ذریعہ اندراج میں رد و بدل اور ڈبل خرچ پر کنڑول کیا جاتا ہے۔

بلاک کا ہیش پانے کے لیے طاقتور گرافک کارڈ کا ہونا ضروری ہے کیوں کہ بٹ کوائین جیسا نیٹ ورک جس کے ساتھ لاکھوں لوگ جڑے ہوئے ہیں ان میں سبقت کر کے سب سے پہلے ہیش حاصل کرنا اسی وقت ممکن ہوگا جب گرافک کارڈ عمدہ سے عمدہ ہو۔ بلاک میں نونس کا ایک خانہ ہوتا ہے کمپیوٹر درست ہیش تک رسائی کے لیے ،نونس (جو کہ چند نمبرات کا مجموعہ ہوتا ہے) کا سہارا لیتا ہے، چوں کہ ہیش تک پہنچنے کے لیے نمبرات وحروف کو بار بار تبدیل کرنا پڑتا ہے اور اصل پیغام (ٹرانزیکشن کی تفصیلات) میں چوں کہ کوئی رد و بدل نہیں کی جاسکتی ہے اس لیے نونس کا یہ خانہ رکھا گیا ہے، کمپیوٹر خودکار طریقہ پر نونس بدل بدل کر صحیح ہیش تک رسائی کی کوشش کرتا ہے، نونس کی تکنیکی ضرورت کے تحت ٹائم اسٹامپ لگایا جاتا ہے، درست ہیش تک رسائی کے لیے دنیا کے سارے کمپیوٹر ایک دوسرے سے مسابقت کی کوشش کرتے ہیں جس کی رسائی سب سے پہلے ہو جاتی ہے وہ انعام حاصل کرلیتا ہے ،اس کو حاصل کرنے میں اوسطا دس منٹ لگتا ہے، ہیش تیار ہونے کے بعد گویا اس پیغام کو مضبوط لاک لگ گیا ہے، ہر بلاک میں دو ہیش ہوتے ہیں، ایک خود اس بلاک کا ہیش، دوسرے پچھلے بلاک کا ہیش، یہ اس لیے تاکہ کوئی ہیکر اسے ہیک نہ کرسکے، کیوں کہ اگر اسے کوئی ہیک کرے گا تو پچھلا بلاک مربوط ہونے کی وجہ سے وہ بھی متاثر ہوگا اور پھر اس بلاک سے اس کے

پیچھے کا بلاک مربوط ہے، اس طرح ہر بلاک دوسرے بلاک سے مربوط ہونے کی وجہ سے متاثر ہوگا تو فورا سسٹم اسے رد کردے گا۔

بلاک چین کیوں حفاظت کا ضامن ہے؟

بلاک چین کو انتہائی سیکور مانا جاتا ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ ہر بلاک میں اپنا فنگر پرنٹ ہوتا ہے ، جسے (Hash) کہا جاتا ہے، اور اپنے سے پچھلے بلاک کا فنگر پرنٹ ہوتا ہے جسے (Previous Hash) کہا جاتا ہے، جب کسی بلاک میں موجود ڈاٹا کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کی جائے گی تو بلاک کا فنگر پرنٹ بدل جائے گا اس کے ساتھ ساتھ پچھلے بلاک کا بھی ہیش بدل جائے گا، اور اس کے اپنے پیچھے والے سے منسلک ہونے کی وجہ سے اس کا بھی ہیش بدل جائے اور اس طرح تمام بلاک ایک دوسرے سے منسلک ہونے کی وجہ سے بدل جائیں گی اور بلاک چین خراب ہو جائے گی، اسی وجہ سے کسی شخص کے لیے ڈاٹا کے ساتھ ردوبدل اور چھیڑ چھاڑ کرنا اس میں ممکن نہیں ہوتا۔

دوسری وجہ اس کا کسی فرد یا ادارہ کی دسترس آزاد (Decentralized) ہونا ہے ، کوئی بھی بلاک کسی ایک یا دو کمپیوٹر پر موجود نہیں ہوتا بلکہ دنیا بھر میں موجود الگ الگ کمپیوٹر پر جو اس سسٹم سے جڑے ہوتے ہیں انٹرنیٹ کے ذریعہ موجود ہوتا ہے، یعنی یہ کسی سینٹرل اٹھارٹی کے بجائے ایک نیٹ ورک آف کمپیوٹر کے ذریعہ کنٹرول کیا جاتا ہے، جو کمپیوٹر اس سسٹم سے جڑے ہوتے ہیں انہیں نوڈ کہا جاتا ہے، اور کوئی بھی شخص اس بلاک چین سسٹم سے جڑ کر ٹرانزیکشن کے اس عمل کو دیکھ سکتا ہے، نوڈز میں کچھ وہ ہوتے ہیں جو تصدیق (Verification) کا عمل انجام دیتے ہیں انہیں مائنر (Miner) کہا جاتا ہے، اب اگر ان میں سے کوئی کسی ٹرانزیکشن کے ساتھ خیانت کرے ، مثلا زید نے خالد کو دس بٹ کوائن ٹرانسفر کیے ، اب کوئی مائنر اسے خالد کے بجائے کہیں اور منتقل کرے ، یا اس کو منسوخ کرنا چاہے یا اسی کو دوبارہ خرچ کرنا چاہے تو کمپیوٹر پر موجود سافٹ ویئر اس بلاک چین سسٹم سے جڑے ہوئے دیگر کمپیوٹر سے توافق نہ ہونے کی وجہ سے اسے رد کردے گا، نیز نیٹ ورک پر موجود دوسرے کمپیوٹر بھی اسے قبول کرنے سے انکار کردیں گے ، جس کی وجہ سے

کسی قسم کی ہیر پھیر ممکن نہیں، اسی کو "نظام اتفاق" (Consensus Mechanizm) کہا جاتاہے۔ نظریاتی طور پر یہ اسی وقت ممکن ہوسکتاہے جب سسٹم سے جڑے ہوئے اکیاون فیصد کمپیوٹروں کو کوئی ہیک کرلے، اور یہ عملا ممکن نہیں؛ کیوں کہ یہ سارے کمپیوٹر باہم منسلک نہیں ہوتے کہ ایک کو ہیک کرلینے سے دوسرا ہیک ہوجائے گا، بل کہ یہ دنیا بھر میں پھیلے ہوئے لاتعداد کمپیوٹرز ہوتے ہیں جن کے ایڈریس کا علم کسی کو نہیں ہوتا، بالخصوص بٹ کوائین کا بلاک چین نیٹ ورک جس سے ہزاروں کی تعداد میں دنیا بھر میں الگ الگ ملکوں میں وابستہ کمپیوٹر ہیں اس لیے اسے ہیک کرنا ممکن نہیں۔

تیسری وجہ اگر مان لیا جائے کہ عملاً کسی نے اکیاون فی صد کمپیوٹر کو ہیک کرلیا تو بھی یہ ردوبدل اس وقت ممکن ہوسکے گا جب سارے ہیش بدل جائیں، اور بٹ کوائن کے ایک ہیش کے تیار ہونے میں اوسطا دس منٹ کا وقت لگتاہے، اور بٹ کوائن کے آئے ہوئے اب تک (نومبر ۲۰۲۳) تقریبا پندرہ سال کا عرصہ بیت چکاہے، بٹ کوائین کا لین دین ہر وقت ہوسکتاہے، روزانہ اوسطا ۱۴۴ بلاک[1] بنتے ہیں، بلاک بننے کا سلسلہ جاری وساری اور روزافزوں ہے، مائن شدہ بلاک کی تعداد لاکھوں میں ہے، اس اعتبار سے کوئی اس چین کے ساتھ ردوبدل کرنے لگے تو اس کو سارے ہیش بدلنے میں اس کی عمر سے زیادہ وقت لگ جائے گا۔

یہاں ایک سوال ہوسکتاہے کہ جب بلاک میں ایک پبلک کی ہوتی ہے جو عام لوگوں کے سامنے آشکارا ہوتی ہے پھر اس میں رازداری (Privacy) اور حفاظت (Security) کیسے رہی؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہ پبلک کی نام یا کسی ایسے عنوان کے ذریعہ نہیں بنتی جس سے کسی شخصیت کا تعین ہو بل کہ یہ چند پیچیدہ نمبرات اور حروف (Digits) کا مجموعہ ہوتاہے جو نظر تو آتاہے لیکن یہ نہیں معلوم ہوتا

[1] کوائین ورلڈ وائڈ ڈاٹ کام کے اعداد وشمار کے مطابق روزانہ اوسطا ۱۴۴ بلاک بنتے ہیں، اوسطا روزانہ ۹۰۰ بٹ کوائین مائن ہوتے ہیں، اب تک ۱۹۵۵۴۳۸۱ء۲۵ بٹ کوئن معرض وجود میں آچکی ہیں، مابقیہ بٹ کوائن ۱۴۴۵۶۱۸ء۸ ہیں، ۹۳ فیصد بٹ کوائن مائن ہوچکی ہیں، اب تک ۸۱۸۷۰۱ بلاک مائن ہوچکے ہیں۔ ۲۷-۱۱-۲۰۲۳ coinworldwide.com

کہ اس کے پیچھے صارف کون ہے؛اور سسٹم سے جڑے نوڈزاور مائنر کو صرف یہ پتہ چلتا ہے کہ اس آئی ڈی والے نے اس آئی ڈی والے کو ٹرانسفر کیا ہے۔

چوتھی وجہ یہ ہے کہ بلاک چین کریپٹو گرافی (رمزنگاری) ٹیکنالوجی کو استعمال کرتا ہے، جس میں اصل ڈاٹا کو رمز کی شکل میں تبدیل کردیتا ہے، جس کو دیکھنے والا پڑھ تو سکتا ہے؛؛ مگر اس کا مطلب کچھ نہیں سمجھ سکتا، کیوں کہ وہ لم سم نمبرات اور حروف کا مجموعہ ہوتا ہے، جس کو اصل شکل میں وہی شخص تبدیل کرسکتا ہے جس کے پاس اس کی پرائیویٹ کی ہوتی ہے۔

مائننگ کیا ہے:

بلاک چین کی مذکورہ بالا تفصیل سے معلوم ہوا کہ بلاک چین سسٹم سے جڑے ہوئے بہت سارے کمپیوٹر ہوتے ہیں جنہیں نوڈز کہا جاتا ہے، جن میں سارے ٹرانزیکشن کا ریکارڈ ہوتا ہے، اور جس کی تصدیق کا کام بھی یہ نوڈز انجام دیتے ہیں اور پھر مائنز اسے اختتام تک پہونچاتے ہیں، مائنر کو اختتام تک پہونچانے کے لیے ایک ریاضی معمہ حل کرنا ہوتا ہے، جس کے لیے ٹرانزیکشن کی تفصیلات، پچھلے بلاک کا ہیش، نونس، ٹائم اسٹیمپ کو ۲۵۶Sha الگورزم (یہ ایک کریپٹو گرافک ہیش سسٹم ہے) میں ڈال کر حاصل کیا جاتا ہے، آسان لفظوں میں کہا جائے تو وہ اس بلاک کا فنگر پرنٹ تلاش کرتے ہیں جس کے ذریعہ بلاک سیل ہوجائے،اور اس معمہ کو حل کرنے میں سسٹم سے وابستہ جتنے بھی مائنر نوڈ ہوتے ہیں سب ایک ساتھ اپنی طاقت لگاتے ہیں، یہی وجہ ہے کہ بٹ کوائن مائننگ کے لیے انتہائی طاقتور کمپیوٹر کی ضرورت ہوتی ہے، جو نوڈ سب سے پہلے اسے حل کرلیتا ہے وہ اس بلاک کو بلاک چین میں شامل کردیتا ہے،اور اس عمل کے نتیجہ میں بٹ کوائین کی نئی یونٹ معرض وجود میں آجاتی ہیں جو اسے بطور انعام دے دی جاتی ہیں، اسے ہی بٹ کوائین مائننگ کہا جاتا ہے،مائننگ کے معنی ہیں کان کنی، یہ تشبیہ ہے کان سے سونا نکالنے سے، گویا ہیش حاصل کرکے مائنر نے کان سے نیا سونا بٹ کوائن کی شکل میں حاصل کیا، عربی میں مائننگ کو "تعدین" سے تعبیر کرتے ہیں،اور بٹ کوائین کے پروف آف ورک کے اس عمل کو "نظام

اثبات العمل" یا "آلیۃ اثبات العمل" کہا جاتا ہے۔

بٹ کوائن کی سپلائی:

بٹ کوائن کے موجد نے اس کے اندر زر کی خصوصیات رکھی ہیں، جس طرح سونا محدود ہوتا ہے جس کی وجہ سے اس کی قیمت میں اضافہ ہوتا ہے اسی طرح بٹ کوائن کی یونٹ محدود رکھی گئی ہے اور وہ ہے ۲۱ ملین، نئے بٹ کوائن مائننگ کے عمل کے ذریعہ وجود میں آتے ہیں، اب ممکن تھا کہ یہ تعداد جلد پوری ہو جائے، اس کے لیے اس میں تنصیف (Halving) کا نظام رکھا گیا ہے، ۲۱۰۰۰۰ مکمل ہونے کے بعد یا ہر چار سال کے بعد انعام میں ملنے والی بٹ کوئین کی تعداد نصف ہو جاتی ہے، ابتداء میں جب بٹ کوائن وجود میں آئی اس کی تعداد پچاس تھی (اس وقت بٹ کوائن کی قیمت بھی کم تھی) ۲۰۱۲ء میں یہ تعداد ۲۵ ہو گئی، اس کے بعد ۲۰۱۶ء سے ۲۰۲۰ء تک ۱۲٫۵ رہی، اس کے بعد سے ملنے والی تعدد سوا چھ (۶٫۲۵) بٹ کوائین ہو گئی، ۲۰۲۴ تک یہی تعداد رہے گی، اس کے بعد یہ تعداد آدھی ہو جائے گی، آخری ہافنگ ۲۱۴۰ میں متوقع ہے جس وقت ۲۱ ملین کی تعداد پوری ہو جائے گی اس کے بعد ٹرانزیکشن فیس پر منحصر ہوگا، فی الوقت بھی ٹرانزیکشن میں فیس لگتی ہے؛ مگر لازمی نہیں ہے۔ اس وقت ۹۳ فیصد سے زیادہ بٹ کوائن کی یونٹ وجود میں آچکی ہیں۔

فورجنگ اور پروف آف اسٹیک (POS)

مائننگ کے مذکورہ بالا طریقہ میں بجلی کی کھپت کافی زیادہ ہوتی ہے، اس کے پلانٹ میں بھی کافی خرچ آتا ہے، نیز اس میں یہ خدشہ ہے کوئی مخصوص فرد یا ادارہ یا حکومت بڑے بڑے پلانٹ لگا کر اس پر اجارہ داری قائم کر لے، اس کے لیے اس کا متبادل "فورجنگ" نکالا گیا، جس میں نہ اتنی بجلی استعمال ہوتی ہے، نہ بڑے پلانٹ کی ضرورت ہوتی ہے، اس طریقہ کو پروف آف سٹیک (PoS) جب کہ اول الذکر طریقہ کو پروف آف ورک (PoW) کہا جاتا ہے، معاشیات سے متعلق معروف ویب سائٹ investopedia کے مطابق پروف آف سٹیکنگ کی تعریف یہ ہے:

The proof of staking (PoS) concept that a person can mine or validiate block transctions according to how many coins he holds.

یعنی پروف آف اسٹیکنگ ایک ایسا عمل ہے جس میں مائنز اپنی ہولڈ کی ہوئی کرنسی کے حساب سے نئے بلاک مائن کر سکتا ہے یا بلاک ٹرانزیکشن کی تصدیق کر سکتا ہے۔

مائننگ کے تحت ہم ذکر کر چکے ہیں کہ جب کسی رقم کی منتقلی (transaction) عمل میں آتی ہے تو بلاک چین سے جڑے سارے کمپیوٹر (نوڈ) کے پاس اس کی ایک کاپی جاتی ہے اور پھر مائنز اس کا ہیش حاصل کر کے اسے سیل کر دیتے ہیں اور بلاک چین میں شامل کر دیتے ہیں، مائنز کو ہیشنگ تک پہنچنے کے لیے طاقتور ترین کمپیوٹر حاصل کرنا ہوتا ہے اور دنیا بھر میں اس سسٹم سے جڑے مائنرز جلد سے جلد ہیشنگ تک رسائی حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں جو سب سے پہلے حاصل کر لیتا ہے وہ بلاک کو بلاک چین میں شامل کرتا ہے اور اسے انعام کے طور پر نئے بٹ کوائین مل جاتے ہیں؛ لیکن اسٹیکنگ میں سسٹم سے جڑے سبھی کمپیوٹر (نوڈز) میں سے کسی ایک کو (مختلف بنیادوں پر) بلاک تصدیق کے لیے منتخب کیا جاتا ہے ؛؛ مگر اس کے لیے ضروری ہے کہ اس نے اس سسٹم کی کرنسی ایک مخصوص مقدار میں سٹیک کر کے رکھی ہو، یعنی اس سسٹم میں تمام مائنز ایک ساتھ کام کرنے کے بجائے کوئی ایک فرد (نوڈ) کام کرتا ہے جس کی وجہ سے طاقت ور ترین کمپیوٹر حاصل کرنے کی ضرورت نہیں رہتی، پروف آف ورک (جو کہ بٹ کوائن میں ہوتا ہے) میں ایک ساتھ سارے کمپیوٹر اس لیے کام کر رہے تھے تاکہ مائنز بلاک کی تصدیق میں کوئی جعلسازی نہ کر سکے، پروف آف اسٹیک میں اس کا حل یہ نکالا گیا کہ تصدیق کنندہ (Validator) کو پہلے سے کچھ مقدار میں کرنسی بطور ضمانت رکھنی پڑتی ہے (جیسے ایتھیریم میں ۳۲ ایتھر اسٹیک کر کے رکھنا ہوتا ہے) تاکہ تصدیق کنندہ اگر کوئی فراڈ کرے تو اس کی یہ کرنسی بطور جرمانہ ضبط کر لی جائے، اور اسے انعام میں جو فیس ملنا تھی اس سے بھی محروم کر دیا جائے، اس لیے اگر یہاں کوئی کسی بلاک کے ساتھ کنٹربیونٹ کرے تو اس بلاک میں ملنے والی کرنسی سے زیادہ وہ کرنسی ضائع ہو گی جو اس نے بطور

ضمانت رکھی ہے اور وہ ضبط کرلی جائے گی،اس وجہ سے کوئی بھی فرد یہاں جعلسازی نہیں کرتا۔اس طریق میں تصدیق کنندہ کوValidator اور Forger کہا جاتا ہے اور پروف آف ورک میں مائنر کہا جاتا ہے، پروف آف ورک میں انعام نئے بٹ کوائین کی آفرینش سے ہوتا ہے جب کہ یہاں ٹرانزیکشن کرنے والوں کی فیس سے لیا جاتا ہے، اس طریق کو عربی میں "نظام اثبات الحصة" یا "آلية اثبات الحصة" کہا جاتا ہے۔

اس طریقہ کا بڑا فائدہ یہ ہے کہ اس میں نہ بڑے کمپیوٹر سسٹم کی ضرورت ہے، نہ بجلی کی کھپت اور اس کی وجہ سے ماحولیاتی آلودگی کا خطرہ ہے، بل کہ بلاک شامل کرنے کا اختیار کچھ کوائنز ہولڈ کرنے کے نتیجہ میں حاصل ہوتا ہے ، اسی وجہ سے ایتھیریم اپنا طریقہ پروف آف ورک تبدیل کرکے پروف آف اسٹیک کی طرف آچکا ہے،اسے Ethereum ۲،۰ کہا جاتا ہے۔سٹیکنگ کی یہ سہولت کبھی تو کریپٹو والیٹ خود مہیا کرتا ہے جس میں صارف کے کوائن ہوتے ہیں جیسے ٹرسٹ والیٹ(Trust Wallet)، اور بعض ایکسچینجز بھی ایسے پلیٹ فارم مہیا کرتے ہیں جیسے بائنانس(Binance)۔اسٹیک کے نتیجہ میں بلاک چین کو مضبوطی اور توانائی ملتی ہے، حملہ آوروں اور ہیکروں سے مزاحمت کی طاقت میں اضافہ ہوتا ہے،علاوہ ازیں سٹیکنگ کی تعداد کثیر ہو تو گردش کرنے والے کوائنز کی سپلائی (circulating supply) بھی کم ہوجاتی ہے جس کی بنا پر اس کی قیمت میں اضافہ ہوتا ہے۔ ہولڈ کرنے والوں کی تعداد کثیر ہوتی ہے اس لیے ان میں موقع موقع سے ہولڈروں کو انتخاب ہوتا ہے، عام طور پر جس کی سیکوریٹی ڈپازٹ مقدار زیادہ ہو اس کو تصدیق کا حق زیادہ ملتا ہے،اور کبھی جس کی ہولڈنگ کی مدت طویل ہو اس کو ترجیح دی جاتی ہے، کبھی اور کوئی اور وجہ بھی دیکھ کر انتخاب عمل میں آتا ہے، اور کبھی کیف ما اتفق انتخاب کرلیا جاتا ہے، یہ مختلف طریقے اس لیے اپنائے جاتے ہیں تاکہ کوئی فرد یا ادارہ سٹیکنگ پر اجارہ داری حاصل نہ کرسکے۔ جس شخص کو تصدیق کا موقع ملا اور اس کی تصدیق صحیح ہوجاتی ہے اسے کچھ کوائن بطور ریوارڈ ملتے ہیں، اور یہ ٹرانزیکشن کرنے والوں کی فیس سے حاصل شدہ ہوتی ہے یہی اس کی مائننگ ہے۔اور اگر اس

میں تصدیق کنندہ(Validator) کوئی جعلسازی کرتا ہے تو اس کے سٹیک کردہ کوائن کی ایک مخصوص مقدار ضبط کرلی جاتی ہے جسے (Slashing event) کہا جاتا ہے۔

بلاک چین سے متعلق چند اہم اصطلاحات

آج کل لامرکزیت (Decentralization) کا رجحان بڑی تیزی سے بڑھ رہا ہے، دنیا بڑی تیزی سے مرکزیت کے حامل اداروں کی بددیانتی کو دیکھتے ہوئے ایک ایسے نظام کی طرف جارہی ہے جو افراد اور اداروں کی گرفت سے آزاد ہے، جسے ٹیکنالوجی خودکار طریقہ پر چلاتی ہے، جس کو بلاک چین کہا جاتا ہے۔ اس میں شفافیت زیادہ ہوتی ہے کیوں کہ بلاک چین میں کسی طرح کے خرد و برد ممکن نہیں ہوتی، اس کا استعمال صرف کریپٹو کرنسی تک محدود نہیں بل کہ کریپٹو کرنسی اس کا ایک اہم موقع استعمال ہے؛؛ مگر یہ بھی حقیقت ہے کہ لامرکزیت کی حامل اس پلیٹ فارم سے وابستہ اشیااور خدمات کے حصول کے لیے کریپٹو کرنسی کا استعمال ہی لازمی ہے؛ کیوں کہ سسٹم کسی اور کرنسی کو قبول نہیں کرے گا۔ ذیل میں ہم لامرکزیت کی حامل دنیا سے متعلق چند اصطلاحات کا ذکر کرنے جارہے ہیں، جن کا ذکر بلاک چین اور کریپٹو کرنسی کے ذیل میں بار بار سننے کو ملتا ہے۔

ہارڈ فورک(Hard fork):

فورک انگریزی زبان کا لفظ ہے اور یہ ایسے مقام کو کہتے ہیں جہاں کوئی چیز مثلا دریا یا راستہ دو حصوں میں تقسیم ہو جائے، کریپٹو میں ہارڈ فورک کا مطلب یہ ہے کہ بلاک چین میں ایسی بنیادی تبدیلی جس سے اس کی دوراستے بن جائیں اور دو سلسلے شروع ہو جائیں،اس تبدیلی کا سبب بلاک چین میں آنے والی خامی، ہیک ہونے کا خطرہ یا کچھ نئے اپڈیٹ کو شامل کرنا ہوتا ہے، عربی میں زبان میں اسے "انقسام السلسلة" یا "شوكة صلبة" کہا جاتا ہے

ایک اگست دوہزار سترہ کو بڑا فورک بٹ کوائن کا ہوا تھا جس سے بٹ کوائن کیش (BCH) وجود میں آیا، اس کا مقصد بلاک کی سائز کو بڑھانا تھا، بٹ کوائن کی بلاک کی سائز شروع سے ایک ایم بی رکھی گئی تھی، لیکن جب بٹ کوائن کا رواج بڑھا اور ٹرانزیکشن کی کثرت ہونے لگی تو دقتیں پیش آنے لگی کیوں کہ بلاک کا سائز کم ہونے کی وجہ سے تصدیق میں وقت زیادہ لگتا تھا، مائنر نے بھی زیادہ فیس طلب کرنا شروع کر دیا، اور جن کی فیس کم ہوتی تھی اس کی تصدیق نہیں کرتے تھے، اس

کے حل کے لیے یہ ہارڈ فورک عمل میں آیا اور نئے بلاک میں اس کی مقدار ایک میگا بائٹ سے بڑھا کر آٹھ میگا بائٹ کر دی گئی اور ایک نئی کرنسی وجود میں آئی جس کا نام بٹ کوائن کیش (BCH) رکھا گیا، اصلی بٹ کوائن آج بھی اپنی حالت پر باقی ہے، اس کی مقبولیت اور قدر میں اس سے کچھ فرق نہیں پڑا بل کہ اس کی مقبولیت روز بڑھتی ہی رہی ہے۔ اس کے بعد اکتوبر ۲۰۱۷ کو پھر ایک ہارڈ فورک ہوا جس کے نتیجہ میں بٹ کوائن گولڈ (BTG) معرض وجود میں آیا، پھر ۲۴ نومبر ۲۰۱۷ کو بھی ایک بار ہارڈ فورک ہوا اور اس کے زیر اثر بٹ کوائن ڈائمنڈ وجود میں آئی (BCD)۔ بٹ کوائن کی طرح ایتھیریم کا بھی ہارڈ فورک ہوا اور ایتھیریم کلاسک (Etc) وجود میں آیا، اگست ۲۰۲۱ء میں یتھیریم کلاسک کا ہارڈ فورک ہوا ہے، جس کو لندن ہارڈ فورک سے جانا جاتا ہے۔

سافٹ فورک (Soft Fork):

بٹ کوائن یا کسی اور کرپٹو کرنسی کے سافٹ ویئر میں ایسی تبدیلی (Upgrade) جس کو سارے نوڈز تسلیم کرلیں، اور اس کے نتیجہ میں کوئی نئی چین یا نیا فارمیٹ نہ بنے اسے "سافٹ فورک" کہا جاتا ہے، اسی لیے سافٹ فورک کے نتیجہ میں کوئی نئی کرنسی وجود میں نہیں آتی، عربی زبان میں اسے "الشوكة اللينة" سے تعبیر کرتے ہیں۔

دراصل سافٹ فورک یا ہارڈ فورک یہ دونوں کرپٹو سافٹ ویئر میں اپڈیٹ کا نام ہے، اگر اس اپڈیٹ کو اگر سارے نوڈز تسلیم کرلیں تو اسے سافٹ فورک کہا جاتا ہے، اور اگر نہ کریں تو نئی ایک چین بنتی ہے جس سے ایک نئی کرنسی منصہ شہود پر آتی ہے، اب کبھی نئی کرنسی کو مقبولیت زیادہ مل جاتی ہے اور وہ بہت آگے بڑھ جاتی ہے، اور کبھی پرانی کرنسی ہی آگے بڑھتی ہے اور اسی کی مقبولیت روز افزوں رہتی ہے، بٹ کوائن کا ہارڈ فورک ہوا اور اس کے نتیجہ میں بٹ کوائن کیش، بٹ کوائن گولڈ وغیرہ وجود میں آئیں؛ مگر مقبولیت اصل بٹ کوائن کو ہی ملی، اس کے بر عکس ایتھیریم کا کوئن ایتھریم کلاسک جب ہیکروں کی زد میں آیا تو اس کا اپڈیٹ لایا گیا اور ہارڈ فورک کے نتیجہ میں ایتھر کوائن معرض وجود میں آیا؛؛ مگر نیا کوائن آج اپنی اونچائیوں پر ہے جب کہ ایتھیریم کلاسک بہت پیچھے

رہ گیا ہے۔

ٹیسٹ نیٹ اور مین نیٹ:

ٹیسٹ نیٹ (Testnet) کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ کسی کوائن کو جب جاری کرنا ہوتا ہے تو اس کو ٹیسٹ کے مرحلہ سے گذارا جاتا ہے اور وہاں اس میں پائی جانے والی خامیوں کی جانچ کرکے ان کی اصلاح کی جاتی ہے، اس وقت یہ کرنسیاں اپنے ابتدائی مرحلہ میں ہوتی ہیں اس لیے ان کی فی الوقت کوئی ویلیو نہیں ہوتی، اس کے بعد مین نیٹ (Mainnet) کا مرحلہ آتا ہے جس میں اس کوائن کے فنکشن کو مکمل طور پر ڈیولپ کرکے اسے عام کرنا ہوتا ہے، عام طور پر منٹ سے پہلے کرنسی کمیونٹی آئی سی او یا آئی ای او جاری کرتی ہیں جس کے ذریعہ سرمایہ اکٹھا کرکے اس پروجیکٹ کی تکمیل میں صرف کیا جاتا ہے، بعد میں یہ انہیں ایئر ڈروپ (airdrop) کی شکل میں دیا جاتا ہے۔ ٹیسٹ نیٹ کو عربی زبان میں "الشبکۃ التجریبیۃ" اور مین نیٹ کو "الشبکۃ الرئیسیۃ" کہا جاتا ہے۔

ہاوِنگ(Halving):

کریپٹو کرنسی کے اجراء کے مقاصد میں سے کرنسی کی گرتی ویلیو سے تحفظ حاصل کرنا ہے، روایتی کرنسیوں میں بینکوں کو کرنسی کی سپلائی غیر محدود طور پر کرنے کا اختیار ہوتا ہے جس کی وجہ سے کرنسی کی ویلیو دن بدن گرتی جاتی ہے، اسی سے بچنے کے لیے بٹ کوائن کے فاؤنڈر نے اس کی سپلائی محدود رکھی ہے، بٹ کوائن کی ٹوٹل سپلائی ۲۱ ملین ہے، یعنی زیادہ سے زیادہ مارکیٹ میں جو بٹ کوائن آئیں گے وہ اکیس ملین ہوں گے، اور اندازہ کے مطابق یہ تعداد ۲۱۴۰ء تک پوری ہو جائے گی، مارکیٹ میں نئے بٹ کوائن مائننگ کے نتیجہ میں وجود میں آتی ہیں جو مائنر کو بطور انعام دیے جاتے ہیں، بٹ کوائن میں محدود سپلائی قدر میں اضافہ کے نقطہ نظر سے رکھی گئی ہے، اسی وجہ سے بٹ کوائن کی قیمت دن بدن بڑھتے جا رہی ہے، صرف بارہ سال کے عرصہ میں اس کی قیمت ایک ڈالر سے پینسٹھ ہزار ڈالر تک پہونچ گئی ہے، اسی وجہ سے مائنر کو جو بٹ کوائن انعام میں دیے جاتے ہیں ان کی مقدار دن بدن کم ہوتی جا رہی ہے، اور مقدار کم ہونے کا جو ایونٹ ہوتا ہے اسی کو

ہافنگ یا "تنصیف " کہتے ہیں، ہافنگ کا یہ ایونٹ دولاکھ دس ہزار کی تعداد میں نئے بلاک مائن ہونے کے بعد ہوتا ہے، عامۃ یہ ۴ سال کے بعد ہوتا ہے، ۲۰۰۹ میں مائنز کو پچاس بٹ کوائن ملتے تھے، نومبر ۲۰۱۲ء میں پہلا ہافنگ ہوا جس کے بعد انعام کی مقدار پچاس سے آدھی یعنی پچیس کردی گئی، پھر جولائی ۲۰۱۶ء میں دوسرا ہافنگ ہوا جس کے بعد انعام کی مقدار پچیس کی آدھی یعنی ساڑھے بارہ بٹ کوائن کردی گئی ہے، اس کے بعد مئی ۲۰۲۰ میں تیسرا ہافنگ ایونٹ ہوا جس کے بعد انعام کی مقدار سوا چھ بٹ کوائن ہوگئی، اب اگلا ایونٹ ۲۰۲۴ء میں متوقع ہے جس کے بعد اس کی مقدار ۳.۱۲۵ ہوجائے گی، بٹ کوائن الگورزم کے مطابق کل ۳۳ ہافنگ ہوگی، یعنی یہ تنصیف کا سلسلہ چلتا رہے گا یہاں تک کہ ایک ستوشی تک پہنچ جائے، ستوشی بٹ کوائن کی ریزگاری کو کہا جاتا ہے جیسے روپیہ کے لیے پیسہ ہوتا ہے، ایک بٹ کوائن کے سوملین ستوشی ہوتے ہیں۔

بٹ کوائن میں مذکورہ بالا نظام سونے کی خصوصیات کے پیش نظر رکھی گئی ہیں، سونے کی تین اہم خصوصیات ہیں (۱) محدود سپلائی (۲) قیمت کا تحفظ (۳) مرور زمانہ کے ساتھ کان کنی کا دشوار ہونا اور کم ہونا، بٹ کوائین کے اندر یہ تینوں خصوصیات موجود ہیں، اسی لیے اسے "ڈیجیٹل گولڈ" بھی کہا جاتا ہے۔

سمارٹ کنٹریکٹ(Smart Contract):

سمارٹ کنٹریکٹ ایک کمپیوٹر پروگرام ہوتا ہے جس میں کسی بھی طرح کے معاہدے کے اصول وقوانین لکھے جاتے ہیں اور بلاک چین ٹیکنالوجی کی مدد سے خودکار طریقہ پر (کسی سینٹرل اتھارٹی کے توسط کے بغیر) کنڑول کیے جاتے ہیں؛ مثلاً زید اور عمرو کے درمیان معاہدہ ہوا کہ وہ اسے فلاں مال دستیاب ہونے پر ایک ہزار روپیہ دے گا، یہ معاہدہ اسمارٹ کنٹریکٹ پر لکھا جائے گا کہ فلاں مال کی ڈلیوری پر زید عمرو کو ایک ہزار روپے دے گا، اب جس وقت بھی زید کا مال پر قبضہ ہوگا خود بخود زید کے اکاؤنٹ سے رقم نکل کر عمرو کے اکاؤنٹ میں چلی جائے گی، بینکنگ کی طرح کرپٹو کرنسی کی دنیا میں بھی سودی قرض کا نظام ہے جسے ڈی فائی کہا جاتا ہے، اس نظام کو کنڑول اسی سمارٹ

کنٹریکٹ کے ذریعہ کیا جاتاہے جس کی تفصیل ڈی فائی کے تحت آرہی ہے، عربی میں اسے "العقود الذکیۃ" کہا جاتاہے۔

سمارٹ کنٹریکٹ کی اصطلاح ۱۹۹۴ء میں سب سے پہلے Nick Szabo نے استعمال کی تھی جو کہ ایک کمپیوٹر سائنسٹسٹ، ماہر قانون، اور کریپٹو گرافر تھا، اس وقت جب کہ بٹ کوائن وجود میں نہیں آیا تھا، پھر ۲۰۱۳ء میں Vitalik Buterian نے اسے بلاک چین کے ساتھ متعارف کرایا، جس کی وجہ سے اس کی افادیت اور اہمیت اور بڑھ گئی، بلاک چین سے مربوط ہونے کی وجہ سے یہ ڈی سینٹرلائزڈ ہوگیا اور نوڈز سے وابستہ ہوگیا جس کی وجہ سے ہیک کرنا اور اس میں ردوبدل کرنا ناممکن ہوگیا، اسی وجہ سے ایسے دو شخص بھی آپس میں معاہدہ کرسکتے ہیں جو آپس میں ایک دوسرے کو پہچانتے بھی نہ ہوں اور انہوں نے کبھی ایک دوسرے کو دیکھا تک نہ ہو۔

Mining pool:

مائننگ کا ذکر پیچھے گزر چکا، مائننگ پول کا مطلب یہ ہوتاہے کہ کوئی گروپ یا انڈسٹری مل کر اپنے کمپیوٹر سسٹم کو ایک ساتھ لگائیں اور سب کی مجموعی طاقت سے ہیش تک رسائی حاصل کی جائے، اس میں ہیش تک رسائی کے امکانات بڑھ جاتے ہیں، اور حاصل ہونے والا انعام سب کے درمیان تقسیم ہو جاتاہے۔مائننگ پول کو عربی زبان میں "مُجمَّع التعدین" یا "برک التعدین" کہتے ہیں۔

آلٹ کوائین(Alt Coin):

بٹ کوائین کے علاوہ دیگر کریپٹو کرنسیوں کو کہا جاتاہے، عربی میں ان کو "العملات البدیلۃ" کہا جاتاہے۔

پی ٹو پی ٹرانزیکشن:

اس کا فل فارم ہے Peer to Peer ٹرانزیکشن یعنی فرد بفرد منتقلی، کریپٹو اور بلاک چین کی دنیا میں ڈاٹا کی منتقلی کسی اتھارٹی کے تحت نہیں ہوتی بل کہ براہ رست ایک فرد سے دوسرے فرد تک

ہوتی ہے، روایتی کرنسیوں کی طرح درمیان میں بینک نہیں ہوتی اسی کو پیر ٹو پیر سسٹم کہا جاتا ہے، عربی میں اسے "نظام الند للند" کہتے ہیں۔

والیٹ(Wallet):

یعنی وہ جگہ جس میں کریپٹو محفوظ رکھا جاتا ہے، جیسے مروجہ کرنسیوں میں پرس، لاکرز ہوا کرتے ہیں، عربی میں اسے "محفظة" کہا جاتا ہے۔ کریپٹو والیٹ دو قسم کے ہوتے ہیں:

ہارڈ ویئر والیٹ(Hardware Wallet):

ہارڈ ویئر والیٹ یعنی ایسا والیٹ جو مادی ہوتا ہے، جس میں صارف اپنا کریپٹو محفوظ رکھتا ہے، جس طرح ہم پین ڈرائیو اپنا ڈاٹا محفوظ رکھنے کے لیے استعمال کرتے ہیں، اسے کولڈ والیٹ (Cold wallet) بھی کہا جاتا ہے، عربی میں اسے "مخفظة الاجهزة" یا "محفظة باردة" کہا جاتا ہے، کیوں کہ اسے انٹرنیٹ سے منقطع بھی کیا جا سکتا ہے، اور اس لحاظ سے یہ سب سے زیادہ محفوظ تصور کیا جاتا ہے کیوں کہ انٹرنیٹ سے لا تعلق ہونے کی صورت میں ہیکروں تک اس کی رسائی ممکن نہیں، ہارڈ ویئر والیٹ میں دو مشہور والیٹ ہیں لیجر والیٹ(Ledger Wallet) اور ٹریزر والیٹ(Trezor wallet)۔

سافٹ ویئر والیٹ(Software Wallet):

یہ انٹرنیٹ پر بنا ہوا کھاتا ہوتا ہے جو ڈی سینٹرلائزڈ ہوتا ہے، یعنی کوئی فرد اسے کنٹرول نہیں کرتا، جیسے ٹرسٹ والیٹ، اس میں آدمی اپنا کھاتہ بنا سکتا ہے اور اپنی کرنسیاں محفوظ رکھ سکتا ہے۔ اسے ہاٹ والیٹ (Hot wallet) بھی کہا جاتا ہے کیوں کہ یہ انٹرنیٹ پر کام کرتا ہے۔ عربی میں اسے "محفظة ساخنة" کہا جاتا ہے۔

پیپر والیٹ(Paper Wallet): یہ ایک کاغذ ہوتا ہے جس پر صارف کی پبلک کی اور پرائیویٹ کی ہوتی ہے، اور کبھی بار کوڈ کی شکل میں ہوتی ہے، مخصوص ایپ کے ذریعہ اسے تیار کیا جاتا ہے، یہ انٹرنیٹ سے مربوط نہیں ہوتا، اس لحاظ سے یہ محفوظ تصور کیا جاتا ہے۔ عربی میں اسے "المحفظة

الورقیۃ" کہتے ہیں۔

والیٹ ایڈریس(Wallet address):

یہ کریپٹو کرنسی کا کھاتہ ہوتا ہے جس میں آدمی اپنی کرنسی محفوظ رکھتا ہے جیسے بینک میں اکاؤنٹ ہوتا ہے، یہ حروف اور نمبرات کا مجموعہ ہوتا ہے جس کی تعداد ۲۶ سے ۳۵ تک رہتی ہے۔ عربی میں اسے "العنوان العام للمحفظۃ" کہتے ہیں۔

پبلک کی(Public Key):

یعنی کریپٹو ٹرانزیکشن کی وہ آئی ڈی جو ظاہر ہوتی ہے، جو لم سم حروف اور نمبرات کا مجموعہ ہوتی ہے، جس سے یہ پتہ نہیں چلتا کہ اس کے پیچھے صارف کون ہے؟ اگر کسی سے کرنسی لینا ہو تو یہی کی (Key) بھیجی جاتی ہے جس طرح بینک ٹرانزیکشن میں کھاتہ نمبر اور دیگر تفاصیل ہوا کرتی ہیں۔ عربی میں اسے "المفتاح العام " کہا جاتا ہے۔

پرائیویٹ کی(Private Key):

وہ مخصوص نمبرات وحروف کا مجموعہ جو اپنے تک محدود رکھی جاتی ہے جیسے اے ٹی ایم کا پن نمبر ہوتا ہے، اور اسی کے ذریعہ ترسیل کا عمل مکمل ہوتا ہے، جیسے اے ٹی ایم کے پن نمبر ہوا کرتے ہیں، کریپٹو گرافک میں جب کسی پیغام کو رمز کی شکل میں تبدیل کردیا جاتا ہے تو اسے اصل حالت پر لوٹانے کے لیے ایک کلید(Key) کی ضرورت ہوتی جو صرف مرسل الیہ کے پاس ہوتی ہے، اسی لیے اس کے علاوہ کوئی اس کو اصلی حالت پر نہیں لوٹا سکتا۔ عربی میں اسے "المفتاح الخاص " کہا جاتا ہے

بلاک(Block):

ٹرانزیکشن کا ریکارڈ جو کہ ایک تسلسل کے ساتھ جاری ہے جس میں ہر کھاتہ اپنے ماقبل سے جڑا ہوتا ہے، اور ایک چین بن جاتی ہے، اسی لیے اس سلسلہ کو بلاک چین کہا جاتا ہے۔ عربی میں بلاک کو "کتلۃ" کہا جاتا ہے اور بلاک چین کو "سلسلۃ الکتل" کہتے ہیں۔

بلاک ریوارڈ(Block Reward):

بلاک کی تصدیق پر ملنے والا معاوضہ، جو کبھی نئی ایجاد شدہ کرنسی کی شکل میں ملتا ہے جیسے بٹ کوائین کے طریقہ پروف آف ورک میں اور کبھی منتقلی کرانے والوں سے بطور فیس لیا جاتا ہے۔ عربی زبان میں اسے "مكافأة الكتلة"، "مكافأة التعدين" یا "مكافأة التنقيب" کہتے ہیں۔

نونس(Nonce):

کرپٹو گرافک ہیشنگ تک پہونچنے کے لیے چند ایسے نمبرات ہوتے ہیں جس کو بدل بدل کر مائنر ہیشنگ تک رسائی حاصل کرتا ہے، بلاک چین کے ذیل میں گذرا کہ کسی بلاک کی ہیشنگ کے بعد اس بلاک کو سیل لگ جاتی ہے، اس ہیش تک پہونچنے کے لیے بلاک کے ڈاٹا کی دیگر تفصیلات جیسے بلاک نمبر، ٹرانزیکشن کی تفصیلات وغیرہ کو چوں کہ بدلا نہیں جاسکتا، اس لیے کچھ نمبرات ہوتے ہیں جو کمپیوٹر سافٹ ویئر بار بار بدل کر ہیشنگ تک رسائی کی کوشش کرتے ہیں۔ عربی زبان میں اسے "الرقم الخاص" کہا جاتا ہے۔

Time stamp:

ٹائم اسٹیمپ کا ترجمہ مہرِوقت سے کیا جاسکتا ہے، ٹائم سے مرادUnix Time ہے جس کی شروعات یکم جنوری ۱۹۷۰ سے ہوئی تھی، جس میں وقت کو گھنٹہ، ۱۲ گھنٹے یا چوبیس گھنٹے کے بجائے ہر ہر سیکنڈ کو اس وقت سے اب تک گنا جارہا ہے اور ہر سیکنڈ پر اس کا سیکنڈ یونٹ بڑھتا رہتا ہے، یعنی اس میں ماہ وسال کا حساب بھی سیکنڈ سے ہوتا ہے، بلاک میں اس کی ضرورت اس لیے پڑتی ہے کہ نونس جس کو بدل بدل کر ہیش تک رسائی حاصل کی جاتی ہے اس نونس کی حد (Nonce Range) ۴ بلین ہی ہوتی ہے اور ۴ بلین میں صحیح ہیش تک رسائی کا امکان نہ کے برابر ہے، اس لیے ٹائم اسٹیمپ کا الحاق کیا جاتا ہے کہ اس میں ہر سیکنڈ میں جیسے ہی سیکنڈ کی یونٹ بدل جاتی ہے نونس نئے سرے سے کام کرنا شروع کردیتے ہیں، کیوں کہ بلاک میں ایک حرف بھی بدل جانے سے ہیش ویلیو بدل جاتی ہے، ایک مائنر کو ۴ بلین نونس ختم کرنے میں اوسطا ۴۰ سیکنڈ لگتے ہیں، جب کہ یہاں ایک سیکنڈ میں

ہی نئے سرے سے اسے استعمال کرنے کا موقع مل جاتا ہے۔ عربی میں اسے "الطابع الزمنی" کہا جاتا ہے۔

:Sha۲۵۶

اس کا فل فارم ہے Secure Hash Algorism یہ ایک کرپٹو گرافک الگورزم ہے، (کسی پیغام کو خفیہ رکھنے کے لیے رمز کی شکل دینے کا طریقہ ہے) اس کے ذریعہ بلاک کا ہیش حاصل کیا جاتا ہے جب ہم کسی ڈاٹا کو اس الگورزم میں ڈالتے ہیں تو یہ سولہی نظام Hexadecimal[۱] کے ۶۴ الفاظ دیتے ہیں، ہر لفظ ۴ حرف پر مشتمل ہوتا ہے، تو ۶۴ الفاظ کے مجموعی حروف کی تعداد ۲۵۶ ہوئی، اسی لیے اس کو ۲۵٦ Sha کہا جاتا ہے۔

:Solidity

یہ ایک ترقی یافتہ پروگرامنگ لنگویج ہے، اس کا استعمال ایتھریم کے بلاک چین پر ہوتا ہے، ایتھیریم کے بلاک چین پر سمارٹ کنٹریکٹ یا ڈی ایپ (لامرکزی ایپ) بنانے کے لیے استعمال کی جاتی ہے۔

:EVM

یہ مخفف ہے ایتھریم ورچویل مشین کا، یہ ایتھریم کی ورچول مشین ہے، بلاک چین سسٹم پر جو کوئی چیز ڈالی جاتی ہے وہ پبلک نوڈز سے وابستہ ہوتی ہے، یعنی دنیا بھر میں اس سسٹم سے جڑے ہوئے کمپیوٹر اسے فعال رکھتے ہیں، اب ممکن ہے اس سسٹم پر کوئی وائرس ڈال دے اور اسے خراب کردے اس سے بچنے کے لیے ایتھیریم ورچول مشین کا استعمال ہوتا ہے۔ عربی میں اسے "آلۃ عملۃ الایثریوم الافتراضیۃ" کہتے ہیں۔

---

[۱] گنتی کا ایک طریقہ جس میں ۱۵ تک کی گنتی کا حساب ۰ زیرو سے ۹ تک تو ہندسہ میں اس کے بعد ۱۰ سے ۱۵ تک کے لیے اے بی سی ڈی کو ایف تک علی الترتیب استعمال کیا جاتا ہے

:Gas

ایتھیریم بلاک چین پر ڈیولپر جو ڈی سینٹر لائزڈ ایپس بناتے ہیں اس کے بدلے جو فیس ادا کرتے ہیں اسے ''گیس'' کہا جاتا ہے۔

: Consensus

اس کے معنی ہیں ہم آہنگی اور اتفاق، جب ہم کوئی ٹرانزیکشن کرتے ہیں تو نوڈز (بلاک چین سے وابستہ کمپیوٹر) کے اتفاق سے اس کی تصدیق ہوتی ہے، اگر اس میں کوئی فراڈ ہوتا ہے تو نوڈ اسے رد کردیتے ہیں، اسی کو کوانسینسس میکانزم کہاجاتاہے۔ عربی میں اسے "خوارزميات الاجماع" یا "آلية الاجماع" کہتے ہیں۔

:dApps

یعنی ڈی سینٹر لائزڈ ایپ جسے بلاک چین پر ڈیولپر بناتے ہیں، ایتھیریم کا بلاک چین ڈی سینٹر لائزڈ ایپ بنانے کے لیے کافی مشہور ومقبول ہے، یوٹیوب کے بمقابل ڈی سینٹر لائزڈ دنیا میں ڈی ٹیوب ہے، گوگل کی طرح پری سرچ ایک ڈی سینٹر لائزڈ سرچ انجن ہے، بلاک چین پر ڈی سینٹر لائزڈ ایپ کثرت سے بنائے جارہے، ۲۰۱۹ میں ڈی سینٹر لائزڈ ایپ کا مارکیٹ سائز ۱۰ بلین تھا، تیزی سے بڑھتے رجحان کو دیکھتے ہوئے ۲۰۲۷ تک ۳۶۸.۲۵ بلین تک پہنچنے کا اندازہ ہے۔ عربی میں اسے "تطبيقات لامركزية" کا نام دیا جاتا ہے۔

:DAO

یہ مخفف ہے Decentralized Autonomous Organization کا یعنی ایک ایسی تنظیم جو لامرکزیت کی حامل ہو اور خودکار طریقہ پر کام کرے، جب ہم کوئی تنظیم بناتے ہیں تو اس کا ایک سربراہ ہوتا ہے اور اس کے کچھ اصول وقوانین ہوتے ہیں جس پر چلنا ہر کسی کو ضروری ہوتا ہے؛ مگر ممکن ہے کوئی فرد ہٹ دھرمی کرتے ہوئے اصول کی پامالی کرے، یا خود سربراہ تنظیم غیر جانبدار ہو اور اصولوں کا پابند نہ ہو، اور وہ تنظیم کے اصولوں کے خلاف فیصلہ کرے اس کے لیے ہم

اسے رجسٹرڈ کرواتے ہیں اور حکومت و عدالت کے ذریعہ منمانی پر روک لگانے کی کوشش کرتے ہیں؛؛ مگر اس میں بھی کبھی حکومت خود بد عنوانوں کا ساتھ دیتی ہے یا عدالتی فیصلہ آنے تک بہت دیر ہو چکی ہوتی ہے، لامرکزیت (Decentralized) کی دنیامیں اس کا ایک حل نکالا ہے وہ یہ کہ اس تنظیم کے جو اصول و قوانین ہوں وہ بلاک چین پر اسمارٹ کنٹریکٹ کی شکل میں لکھ دیے جائیں اور فیصلہ کرنے والا کوئی سر براہ نہیں بل کہ خود سمارٹ کنٹریکٹ ہو گا جو لکھے گئے اصولوں کی روشنی میں ہر ایک کی رائے اور ووٹ کو دیکھے گا اور اسی کے مطابق فیصلہ صادر کرے گا، اور جو فیصلہ اصولوں کے خلاف ہو گا وہ رد کر دے گا، اور اپنے فیصلہ کو بلاک چین پر نشر کر دے گا جو ہر کسی کو نظر آئے گا، اس وجہ سے اس نظام میں شفافیت پائی جاتی ہے اور یہ تنظیم ایسے لوگوں کے ذریعہ بھی قائم کی جاسکتی ہے جو بالکل انجان ہوں، اور ایک دوسرے کو دیکھا تک نہ ہو۔ عربی میں اسے "المنظمة المستقلة اللامركزية" سے تعبیر کرتے ہیں۔

:Market Cap

کسی بھی کرنسی کا مارکیٹ کیپ کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ جتنی کرنسیاں مارکیٹ میں گردش کر رہی (Circulating Supply) ہیں ان کی مکمل قیمت اور ویلیو کیا ہوتی ہے، یعنی ان سب کو ملا کر مجموعی قیمت کیا ہوتی ہے، کسی بھی کرنسی کا مارکیٹ کیپ جاننے کے لیے اس کرنسی کی متداول تعداد کو اس کی موجودہ قیمت سے ضرب دے کر نکالی جاسکتی ہے۔ عربی زبان میں اسے "حجم السوق" یا "القیمة السوقیة" کہا جاتا ہے۔

ٹریڈنگ وولیوم(Trading Volume):

اس کا مطلب ہوتا ہے کہ ایک محدود وقت مثلا ۲۴ گھنٹہ میں کتنی اکائیاں گردش میں رہیں، مثلا ایتھر کی کتنی کرنسیاں تمام مرکزی اور غیر مرکزی ایکسچنجوں پر ۲۴ گھنٹہ میں ٹریڈ ہوتی رہیں، جس سے رسد وطلب کی مقدار کا پتہ چلتا ہے۔ عربی میں اسے "حجم التداول" کہا جاتا ہے۔

برننگ(Burning):

برننگ کے معنی جلانے کے آتے ہیں، عربی میں اسے "حرق" یا "نسخ" کہتے ہیں کرپٹو کرنسی میں برننگ ایونٹ کا مطلب ہوتا ہے کہ کرنسی کی طے شدہ اکائیوں کو گردش سے روک دیا جائے تاکہ اس کی قیمت میں اضافہ ہو، کیوں کہ جب رسد کم ہوگی تو قیمت میں اضافہ کا امکان بڑھ جاتا ہے، اس کے لیے ان اکائیوں کو ایسے والیٹ ایڈریس (Burner Address) میں بھیجا جاتا ہے جہاں سے دوبارہ استعمال نہیں ہو سکتے۔

سرکولیٹنگ سپلائی، ٹوٹل سپلائی، میگزیمیم سپلائی:

جب کوئی ڈیولپر اپنی کرنسی بناتا ہے تو ساری اکائیاں مارکیٹ میں عام نہیں کرتا بل کہ اس کی ایک مخصوص مقدار کو آئندہ کسی مقصد کے تحت روک کے رکھتا ہے، پس جتنی کرنسیاں وہ عام کرتا ہے اس کو سرکولیٹنگ سپلائی کہتے ہیں اور اصل مقدار (روکی ہوئی اور جاری کی گئی کے مجموعہ کو) ٹوٹل سپلائی کہتے ہیں۔ سرکولیٹنگ سپلائی گھٹتی بھی اور بڑھتی بھی ہے، یہ اس پر مبنی ہے کہ اس کرنسی کا پروٹوکول اور نظام کیا ہے، جیسے بٹ کوائن مائننگ کے نتیجہ میں بڑھتی ہے اور یہ ۲۱ ملین پہنچنے تک بڑھتی رہے گی اور جو کمپنیاں برننگ پروٹوکول کا استعمال کرتے ہیں ان کی اکائیاں گھٹتی ہیں جیسے بی این بی۔ میگزیمیم سپلائی سے مراد کرنسی کی تمام اکائیاں جو اب تک وجود میں آچکی ہیں خواہ وہ گردش میں ہوں یا برن کردی گئی ہوں اور وہ جو اب تک وجود میں نہیں آئی۔ عربی میں سرکولیٹنگ سپلائی کو "العرض المتداول" اور ٹوٹل سپلائی کو "إجمالي العرض" اور میگزیمیم سپلائی کو "العرض الاقصی" یا "الحد الاقصی للعرض" کہتے ہیں۔

اے پی وائی (APY):

اے پی وائی مخفف ہے Annual Percentage Yield کا جس کے معنی ہیں سالانہ شرح آمدنی، یعنی کسی قرض یا سرمایہ کاری میں نفع یا سود کی شرح کتنی ہے۔ عربی زبان میں اسے "النسبۃ المئویۃ للعائد السنوی" یا "نسبۃ الفائدۃ السنویۃ" کہا جاتا ہے۔

اے پی آر (APR):

یہ مخفف ہے Annual Percentage Rate کا، جس کے معنی ہیں سالانہ شرح سود، یہ اصطلاح سودی قرض لینے والے کے لیے استعمال ہوتی ہے جب کہ اے پی وائی قرض دینے والے کے لیے، اس میں شرح سود، اور سودی قرض کے اجراء کے لیے ہونے والے سبھی اخراجات شامل کیے جاتے ہیں۔ عربی زبان میں اسے "معدل النسبۃ السنوی" کہتے ہیں۔

فومو(FOMO):

یہ مخفف ہے (Fear Of Missing Out) کا،اس کا ترجمہ ہے چھوٹ جانے کا خوف، موقع ہاتھ سے نکل جانے کا ڈر، عربی میں اسے "الخوف من فوات الشیٔ" کہا جاتا ہے۔ کرپٹو یا شیئر مارکیٹ میں یہ اصطلاح اس وقت استعمال ہوتی ہے جب کسی شیئر یا کرنسی کی قیمت خوب بڑھ رہی ہو یا لوگوں کی زبان پر اس کا خوب چرچا ہو، اور آدمی اپنے جذبات پر قابو نہ پاکر موقع ہاتھ سے نکل جانے کے ڈر سے اسے خرید لے۔ عام طور پر اس موقع پر خریدنا نقصان دہ ہوتا ہے۔

جومو(JOMO):

یہ فومو کے برعکس وضع کی گئی ہے،اس کا فل فارم ہے(Joy of Missing out). فوموکا مطلب کسی کرنسی میں نفع چوک جانے کا ڈر تو جوموکا مطلب ہے کسی خسارہ میں جانے والی کرنسی سے بچ جانے کی خوشی یعنی کوئی ایسی کرنسی یا شیئر یا کوئی مواد یا ڈاٹا جس کا چوک جانا آدمی کے لیے بہتر ہو اور فرحت کا باعث ہو۔ عربی میں اسے "متعۃ الافتقاد" کہتے ہیں۔

FUD:

یہ مخفف ہے (Fear,Uncertainity and Doubt) اس کا معنی ہے ڈر، اضطراب اور بے یقینی،(الخوف وعدم الیقین والشک) اس کا مطلب ہے کہ کسی کرنسی یا شیئر سے متعلق لوگ غیر یقینی صورت حال اور اضطراب کا شکار ہوں۔

Rekt:

یہ اس کیفیت کو کہا جاتا ہے جب کوئی شخص کسی کرنسی میں قیمت گرجانے کی وجہ سے بے انتہا

خسارہ سے دو چار ہو، اسی طرح یہ اصطلاح گیم کی دنیا میں بھی استعمال ہوتی ہے اس کھلاڑی کو کہا جاتا ہے جو بری طرح سے ہار گیا ہو۔ عربی میں اسے "محطم" یا "مدمر" سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

HODL:

اس کا معنی ہے کہ کرنسی یا شیئر کو قیمتوں کے اتار چڑھاؤ کے باوجود روک کے رکھنا اور فروخت نہ کرنا، یہ دراصل Hold تھا جس کے معنی ہیں روک کر رکھنا، لیکن کسی صارف نے ٹائپنگ کی غلطی سے Hodl کر دیا؛؛ مگر یہیں سے یہ لفظ اسی طرح استعمال ہونے لگا اور اس کا فل فارم نکال لیا گیا: Hold on for dear life یعنی عزیز زندگی کے لیے روک رکھنا۔ عربی میں اسے "الاحتفاظ بالصفقة" کہا جاتا ہے۔

Whale:

اس سے مراد وہ سرمایہ کار ہوتے ہیں جو کسی شیئر یا کرنسی کی بڑی مقدار کے مالک ہوں، ایسے لوگ بازار پر اثر انداز ہوتے ہیں، یہ وہیل مچھلی سے لیا ہوا لفظ ہے، جس طرح بڑی مچھلیاں چھوٹی مچھلیوں کو کھا جاتی ہیں اسی طرح وہیل چھوٹے چھوٹے سرمایہ کاروں کا سرمایہ کھا جاتے ہیں۔ عربی میں انہیں "حوت" اور "حیتان" سے تعبیر کرتے ہیں۔

Pump and Dump:

اس کا مطلب ہے کہ مصنوعی طلب پیدا کر کے (جیسے جھوٹی تشہیر کر کے) قیمتوں میں اچھال لایا جائے اور جب قیمتیں بڑھ جائیں تو اپنی تمام کرنسیاں بیچ دی جائیں جس کے نتیجہ میں قیمتیں گر جائیں۔ عربی میں اسے "الضّخ والتفریغ" کہا جاتا ہے۔

بل مارکیٹ (Bull Market):

معاشی مارکیٹ (شیئر، بونڈ، کمیوڈیٹی اور کرنسی) میں یہ اصطلاح اس وقت کے لیے استعمال ہوتی ہے جب قیمتیں بڑھ رہی ہوں یا بڑھنے کی توقع ہو۔ عربی میں اسے "السوق الصاعد" یا

"سوق الثور" کہا جاتا ہے۔

بیئر مارکیٹ (Bear Market):

یہ اس ماحول کے لیے بولا جاتا ہے جب مارکیٹ میں قیمتیں گرتی جا رہی ہوں۔ یہ بل مارکیٹ کی ضد ہے۔ عربی میں اسے "السوق الهابط" یا "سوق الدب" یا "الاتجاه الهابط" بھی کہا جاتا ہے۔

آل ٹائم ہائی (ATH):

جب کوئی کرنسی اپنی قیمت کی اب تک کی سب سے اونچی بلندیوں پر ہو، یعنی کسی کرنسی کی اپنے وجود میں آنے سے لے کر اب تک کی سب سے اوپر پہنچی ہوئی قیمت۔ عربی میں اسے "أعلى مستوى على الاطلاق" کہا جاتا ہے۔

آل ٹائم لو (ATL):

کرنسی کے وجود میں آنے سے لے کر اب تک کی سب سے نیچے گئی ہوئی قیمت، عربی میں اسے "أدنى مستوى على الاطلاق" کہتے ہیں۔

Erc۲۰:

ایتھیریم بلاک چین کا استعمال کرتے ہوئے قابل تبدیل ٹوکن بنانے کا تیکینیکی معیار

Trc۲۰:

ٹرون بلاک چین استعمال کرتے ہوئے قابل تبدیل ٹوکن بنانے کا تکنیکی معیار

ایکسچینج (Exchange):

اس پلیٹ فارم کو کہتے ہیں جہاں کرپٹو کا لین دین ہوتا ہے، جیسے بائنانس، ہوبی، وزیر کس وغیرہ، کرپٹو کرنسی مکمل طور پر ڈیجیٹل ہے اس لیے اس کے پلیٹ فارم بھی ڈیجیٹل ہی ہوا کرتے ہیں، یہ دو طرح کے ہوتے ہیں: سینٹرلائزڈ ایکسچینج، ڈی سینٹرلائزڈ ایکسچینج۔ عربی میں اسے "مِنَصّة" سے تعبیر کرتے ہیں۔

سینٹرلائزڈایکسچینج(Centralized Exchange):

سینٹرلائزڈ ایکسچینج جسے تخفیفا (Cex) بھی کہا جاتاہے اور عربی میں "المنصة المركزية" کہتے ہیں، اس سے مراد وہ ایکسچینج ہوتے ہیں جس کو چلانے والا کوئی فرد یا اداہ ہوتاہے، جیسے بائنانس، ہوبی، وزیرکس۔

ڈی سینٹرلائزڈایکسچینج(Decentralized Exchange):

اسے تخفیفا (Dex) بھی کہا جاتاہے،اور عربی میں"المنصة اللامركزية"کہتے ہیں، اس سے مراد وہ ایکسچینج ہیں جسے کوئی فرد یاادارہ کنٹرول نہیں کرتا جیسے پنکیک سواپ (Pancakeswap)، سوشی سواپ (Sushiswap)، ون انچ لیکوڈیٹی پروٹوکول (1inch liquidityprorocol)

Fiat currency:

وہ کرنسی جس کی اپنی ذات میں کوئی قیمت نہ ہو؛ مگر وہ حکومت سے منظور شدہ جبری آلہ تبادلہ ہو، جیسے ہماری مروجہ کرنسیاں: روپیہ، ریال، ڈالر وغیرہ۔ عربی میں اسے "النقدالالزامی" یا "عملة قانونية" کہا جاتاہے۔

کرپٹو کرنسی کی اقسام

کرپٹو کرنسی میں سب سے مشہور اور سب سے پہلی کرنسی بٹ کوائن ہے، اس کو مدر کرنسی کہاجاتاہے، اس کی تفصیل ماقبل میں گذر چکی، بٹ کوائن کے وجود میں آنے کے بعد بہت ساری کرنسیاں وجود میں آئیں اور آتی رہتی ہیں، ان میں جہاں کئی کرنسیوں نے بٹ کوائن کی نقل کی ہے وہیں بہت سی کرنسیاں محض کسی مخصوص نظریہ کے تحت کسی مسئلہ کے حل کے لیے وجود میں آئی ہیں جس کی تفصیل عنقریب آئے گی۔ اصولی طور پر تمام کرنسیوں کی دو قسمیں ہیں کوائن ٹوکن

کوائن: ان کرنسیوں کو کہاجاتاہے جن کا بذات خود کوئی بلاک چین ہے جو کسی اور کے بلاک چین پر کام نہیں کرتی، جیسے بٹ کوائن، لائٹ کوائن، ایتھیریم، ٹرون، بائنانس کوائن وغیرہ

ٹوکن: جن کا اپنا ذاتی کوئی بلاک چین نہیں ہے بل کہ کسی دوسرے چین پر کام کرتی ہیں جیسے وزیرکس ٹوکن، اکثر کرنسیاں اسی قبیل کی ہیں جیسے وزیرکس، ای او ایس، اے اے وی ای وغیرہ.

اسی طرح کرپٹو کرنسیوں کا ڈیجیٹل دنیا میں اپنے اپنے پروجیکٹ اور پروگرام ہیں، اور روز بہ روز اس میں نئے پروجیکٹ شامل کیے جارہے ہیں جن کے لیے اس سے وابستہ مخصوص کرنسی میں ادائیگی ضروری ہوتی ہے، اس لحاظ سے اس کی متعدد اقسام ہیں، جن میں سے چند کا ہم تذکرہ کرتے ہیں:

اسمارٹ کنٹریکٹ ٹوکن:

ایسی کرپٹو کرنسیاں جن کا اپنا اسمارٹ کنٹرکٹ ہے، جیسے ایتھر، سول، اے ڈی اے، لنک، میٹک وغیرہ۔ گذشتہ صفحات میں اسمارٹ کنٹریکٹ پر ہم تفصیلی گفتگو کرچکے ہیں۔

ایکسچینج کے ٹوکن(Exchange based token):

کرپٹو لین دین کا تبادلہ جہاں ہوتاہے، انہیں ایکسچینج کہاجاتاہے، ان ایکسچینجوں کا اپنا خود کا ٹوکن ہوتاہے، اسے ایکسچینج ٹوکن کہاجاتاہے، جیسے بائنانس کا بی این بی، ہوبی کا ایچ ٹی، وزیرکس کا ڈبلیو آر ایکس وغیرہ۔

ڈی فائی ٹوکن:

یعنی جس کا بلاک چین غیر مالیاتی تمویل (Decentralized Finance) کے لیے میدان فراہم کرتا ہے، جیسے لونا، چین لنک، یونی سویپ، کیک وغیرہ، گذشتہ صفحات میں ڈی فائی کے تعلق سے تفصیلی گفتگو کر چکے ہیں، واضح رہے کہ ڈی فائی ٹوکن خریدنے والے اور ٹریڈ کرنے والوں کا تمویل سے کوئی تعلق نہیں ہوتا، اس کا تعلق پروجیکٹ کے کارکنان اور ان لوگوں سے ہووتا ہے جو کرنسیوں کو لاک کرتے ہیں جیسے بینک میں سیونگ اکاؤنٹ میں رکھتے ہیں یا ایف ڈی کرواتے ہیں۔

ییلڈ فارمنگ ٹوکن:

ییلڈ فارمنگ کے پلیٹ فارم فراہم کرنے والے پروٹوکول کے ٹوکن جیسے یونی، کیک، اے اے وی ای، سی او ایم پی، ییلڈ فارمنگ کی تفصیل ٹریڈ کی اقسام کے تحت آرہی ہے۔

این ایف ٹی ٹوکن:

یعنی وہ ٹوکن جس کے پروجیکٹ این ایف ٹی کے لیے پلیٹ فارم مہیا کرتے ہیں جیسے ایکسس، مانا، تھیٹا، فلو، انج وغیرہ، این ایف ٹی کے متعلق پیچھے گفتگو ہو چکی۔

میٹاورس کوئن:

وہ ٹوکن جس کے پلیٹ فارم میٹاورس خدمات فراہم کرتے ہیں جیسے مانا، ایکسس، انج، بلاک ٹوپیا، میٹا ہیرو وغیرہ، میٹا ورس انٹرنیٹ کی انڈوانس شکل اور ترقی یافتہ صورت ہوگی، جس میں ہم کسی چیز کو نہ صرف دیکھیں گے بل کہ اس کو مجازی حقیقت (Virtual reality) میں محسوس بھی کریں گے، جس طرح تھری ڈی میں محسوس کیا جاتا ہے، اس تیکنک پر کام ہو رہا ہے اور مستقبل قریب میں یہ عام ہونے والی ہے؛ فیس بک کی اس تیکنک میں بڑی حصہ داری ہے، اور اسی وجہ سے اس نے فیس بک کا نام بدل کر میٹا کر دیا ہے۔

اثاثوں سے مربوط ٹوکن (Asset-backed Token)

ایسے ٹوکن جو کسی حقیقی اثاثہ، سونا، چاندی، خام تیل وغیرہ سے وابستہ ہوں، ان کی قیمت ان

اثاثوں سے ہی مربوط رہتی ہے اور اصل اثاثہ کے اتار چڑھاؤ کے حساب سے ٹوکن کی قیمت میں بھی اتار چڑھاؤ آتا ہے، جیسے پیکس گولڈ ٹوکن (PAXG) یہ سونے سے وابستہ ہے۔

گیمنگ ٹوکن:

جن کے بلاک چین گیمنگ سروس فراہم کرتی ہیں، جیسے ایکسیس، انج، سینڈ، گالا وغیرہ۔

گورننس ٹوکن:

جس کے ہولڈر کو پروٹوکول کے سلسلہ میں ووٹنگ کا حق ملتا ہے۔

سٹوریج ٹوکن:

وہ ٹوکن جن کے پروٹوکول بلاک چین پر معلومات محفوظ رکھنے کے لیے جگہ فراہم کرتے ہیں جیسے سٹروج (Stroj) فل (FIL) اے آر (AR) ہوٹ (Hot)

اے آئی ٹوکن:

ان کوائن کو کہا جاتا ہے جو مصنوعی ذہانت (Artificial Intelligence) کی ابھرتی ہوئی ٹیکنالوجی سے وابستہ پروجیکٹ میں استعمال ہوتی ہے، جیسے Render ٹوکن، Fetch.ai

شٹ کوائن:

یہ ایسی کرنسیاں ہیں جن کے اجراء کے پیچھے کوئی قابل ذکر مقصد نہیں ہوتا اور نہ ہی ان کا کوئی پروجیکٹ ہوتا ہے، اس طرح کی کرنسیاں عام طور پر فراڈ اور دھوکہ پر مبنی ہوتی ہیں، اس کا مستقبل بے بھروسہ ہوتا ہے اور کبھی بھی مارکیٹ سے غائب ہو سکتی ہیں۔

سٹیبل کوائن:

کرپٹو کرنسی کا بازار عام طور پر بہت اتار چڑھاؤ کا حامل ہوتا ہے، اس کی قیمت میں توازن نہیں رہتا، اس لیے کچھ کرنسیوں کا اجراء صرف اس مقصد کے لیے کیا گیا ہے کہ وہ غیر معمولی اتار چڑھاؤ سے محفوظ رہے، اور ان میں ایک محدود دائرے کے اندر ہی ہو اس طرح کی کرنسیوں کو سٹیبل

کوائن کہا جاتا ہے، جیسے ٹھیٹر (USDT) یہ دراصل امریکی ڈالر سے جڑا ہوا ہے، اسی لیے اس کی قیمت اس کے آس پاس ہی گردش کرتی ہے۔

کچھ معروف کرپٹو کرنسیوں کا تعارف

ویسے تو اس وقت مارکیٹ میں بیس ہزار سے زائد کرپٹو کرنسیاں دستیاب ہیں، جن میں اکثر وبیشتر ایسی ہیں جن کے اجراء کے پیچھے کوئی اہم قابل ذکر مقصد نہیں، اور نہ ہی ان کی مضبوط ٹیم ہے، اور نہ ہی مارکیٹ میں ان کو مستقل استحکام حاصل ہے،ان میں کئی ایسی کرنسیاں بھی ہیں جو ماضی میں تھی اب نہیں رہیں، جنہیں Dead Currency کہا جاتا ہے؛ جب کہ کچھ کرنسیاں ایسی ہیں جن کے بڑے بڑے پروجیکٹ ہیں، اور بڑی شہرت و مقبولیت کی حامل ہیں اور بازار میں ان کو استحکام حاصل ہو چکا ہے، ایسی کرنسیاں بہت کم ہیں، انہیں میں سے چند کا تعارف ہم سطور ذیل میں کرنا چاہتے ہیں:

بٹ کوائن (Btc):

یہ سب سے مشہور اور سب سے پہلی کرپٹو کرنسی ہے، بل کہ اسی کے ذریعہ کرپٹو کرنسی متعارف ہوئی، ۲۰۰۹ء میں ستوشی ناکاموٹو نامی گمنام شخص یا کمیونٹی نے اسے ایجاد کیا، تاریخ انسانی میں یہ پہلی ایک ایسی کرنسی تھی جس کو کوئی فرد یا ادارہ کنٹرول نہیں کرتا اس کے باوجود یہ محفوظ ہے اور بلاک چین ٹکنالوجی نے اسے یہ تحفظ فراہم کیا ہے، اور اسی کے ذریعہ دنیا میں کہیں سے بھی اور کسی بھی شخص کے پاس بھیجی جاسکتی ہے، اس کے ٹرانزیکشن کی تصدیق بلاک چین سے جڑے کمپیوٹر کرتے ہیں، کرپٹو کرنسی دنیا میں ایک نیا تصور لے کر یہ کرنسی وجود میں آئی اس کے بعد ہزاروں کرنسیاں معرض وجود میں آئیں اور آرہی ہیں، اس وقت اس کا مارکیٹ کیپ ۲۶ء اٹریلین امریکی ڈالر ہے، اس وقت براعظم امریکہ کے ایک ملک (El Salvador) نے حال ہی میں اس کو زر قانونی کا درجہ (Legal Tender) دے دیا ہے اور اس کے اے ٹی ایم کی تنصب بھی عمل میں آئی ہے،اس کے بعد وسط افریقی جمہوریہ نے بھی اس کو لیگل ٹینڈر دے دیا ہے، بٹ کوائین کو کرپٹو کرنسی کی دینا میں (Mother Currency) کرنسیوں کی ماں کہا جاتا ہے۔

لائٹ کوائن (Ltc):

بٹ کوائن کے نظریہ کو سامنے رکھتے ہوئے گوگل کے سابق انجینئر چارلی لی نے ۲۰۱۱ء میں بنائی تھی، بٹ کوائن کے نظریہ پر ہونے کے باوجود یہ کوئن اپنے بنیادی سافٹ ویئر میں بٹ کوائن سے مختلف ہے، اسے مائن کرنا آسان ہے، اور اس کی کل تعداد بٹ کوائن سے چار گنا زیادہ یعنی چوراسی ملین ہے، بٹ کوائن کی طرح لائٹ کوائن کی مائننگ پر ریوارڈ میں دی جانے والی مقدار بھی بتدریج کم ہوتی جارہی ہے، مائننگ کے لیے اس میں بٹ کوائن کی طرح پروف آف ورک کا ہی استعمال ہوتا ہے۔ بٹ کوائن کے ٹرانزیکشن میں دس منٹ تک کا وقت لگ جاتا ہے جب کہ لائٹ کوائن کے منتقلی کا دورانیہ ڈھائی منٹ ہے۔ نیز دونوں کا الگوریزم مختلف ہے، بٹ کوائن کا الگوریزم Sha۲۵۶ ہے جب کہ لائٹ کوائن کے الگوریزم کو Scrypt کے نام سے جانا جاتا ہے۔ اول الذکر الگوریزم زیادہ پیچیدہ تصور کیا جاتا ہے۔

ایتھیریم(Ethereum):

ایتھیریم ایک مکمل پروجیکٹ ہے جس کی اپنی کرنسی کا نام ایتھر(Eth) ہے؛ ؛ مگر یہ ایتھیریم کے نام ہی سے مشہور ہے، بٹ کوائن کے بعد ایتھر کو ہی سب سے زیادہ مقبولیت حاصل ہے، بٹ کوائن کو مدر آف کوائنز کہا جاتا ہے تو ایتھریم کو پرنس آف کوائنز کہا جاتا ہے، ایتھیریم ایک ایسا بلاک چین پلیٹ فارم ہے جو عوامی بہی کھاتہ (Public ledger) کی تصدیق اور ٹرانزیکشن کے ریکارڈ کے لیے استعمال کیا جاتا ہے، اس پلیٹ فارم کو استعمال کر کے ڈی سینٹر لائزڈ ایپ (dapps) کو بنایا، عام کیا جاسکتا اور استعمال میں لایا جاسکتا ہے، اس وقت ایتھیریم پلیٹ فارم پر سیکڑوں کرنسیاں کام کر رہی ہیں، اس کی پروگرامنگ لنگویج کا نام Solidity ہے۔ اس کے ایک بلاک کی تصدیق میں صرف ۱۵ سیکنڈ لگتے ہیں۔ اس کی مائننگ کا طریقہ فی الوقت پروف آف اسٹیک ہے۔

بی این بی(Bnb):

بی این بی کوائن یہ دنیا کے سب سے بڑے ایکسچینج بائنانس (Binance) کا اپنا ذاتی کوئن ہے، ۲۰۱۷ء میں آئی سی او (I.C.O.) کے ذریعہ یہ کوائن لانچ ہوا، ابتداء میں یہ ایتھیریم نیٹ ورک پر

کام کرتا تھا بعد میں بائنانس نے خود اپنا بلاک چین بنالیا، بائنانس ایکسچینج پر ٹریڈنگ میں یا اسمارٹ کنٹریکٹ (Smart contract) میں یا فنڈ ٹرانسفر کرنے میں فیس اس کوائن کے ذریعہ ادا کی جاسکتی ہے، اس کے لیے کسی اور کوائن یا فیٹ کرنسی کی ضرورت نہیں پڑتی، بی این بی چین پر جو لامرکزی ایپ بنائے جاتے ہیں ان کے لیے بی این بی کا استعمال ہوتا ہے، بائنانس لنچ پیڈ(Lunchpaid) پروگرام پر لنچ ہونے والے کوئن کے آئی سی او میں بھی اس کا استعمال کیا جاتا ہے، بعض مخصوص ٹراویل ایجنسیوں، ہوٹلوں میں اس کے ذریعہ بھی ادائیگی کی جاسکتی ہے، ابتداء میں بائنانس کے سو ملین کوائن آئی سی او کے ذریعہ سپلائی میں تھے؛ لیکن بائنانس ہر کوارٹر میں اپنے کوائن کو (burn) کرتا ہے، جس کی وجہ سے اس کی ویلیو بڑھ جاتی ہے۔

ایکس آر پی(Xrp):

یہ ریپل (Ripple) کمپنی کا ایکسچینج ہے جس کا مقصد بین الاقوامی ٹرانزیکشن کو آسان کرنا ہے، بین الاقوامی رقم کی منتقلی میں کئی دشواریوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے، مثلاوقت کافی لگ جاتا ہے، عام طور پر دو سے تین دن، اور کبھی کبھی تو ایک ہفتہ لگ جاتا ہے، نیز اس میں فیس کافی زیادہ ہوتی ہے، نیز جو کرنسی بھیجنی ہے اس ملک میں اس کرنسی کا بینک اکاؤنٹ ہونا بھی ضروری ہوتا ہے، ان تمام دشواریوں کو حل کرنے کے لیے ریپل میدان میں آیا، ریپل نے اس کے لیے دنیا کے متعدد بینکوں ،اور مالیاتی اداروں کو اپنے ساتھ جوڑا ہے، ریپل کے ذریعہ ٹرانزیکشن میں تین سے پانچ سیکنڈ لگتے ہیں، نیز اس میں فیس بھی کافی کم لگتی ہے، نیز اس میں دوسرے ملک کی کرنسی میں اکاؤنٹ ہونا بھی ضروری نہیں ہے، بل کہ ریپل اپنی کرنسی ایکس آر پی میں ادا کردیتا ہے،اور دوسری جانب کا بینک یا ادارہ اسے اپنی فیٹ (رائج الوقت) کرنسی میں منتقل کرکے مرسل الیہ تک پہنچادیتا ہے،اس کے علاوہ اس کے بلاک چین کو dApps بنانے کے لیے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ کرنسی پری مائنڈ (Preminned) ہے یعنی اس کی مائننگ ہوچکی ہے اب مزید نہیں ہونی ہے۔

اے ڈی اے(ADA):

اے ڈی اے (Cardano) ٹرانزیکشن کے پیچیدہ کوڈنگ کو حل کرنے کے مقصد سے لایا گیاہے، اس کا اسمارٹ کنڑیکٹس بھی ہے،اس کا کنڑیکٹس کافی آسان اور سہل ہے، یہ بھی پروف آف اسٹیک کے طریقہ پر کام کرتاہے،ایتھیریم کی طرح یہ بھی ایک مکمل پروجیکٹ ہے، اس پر ڈی سینٹرلائزڈ ایپ (dApp) بنائے جاسکتے ہیں، اس کا بانی چارلس ہوسکنسن ہے جو ایتھیریم کے تین بانیان میں سے ایک ہے، ریاضیات کا ماہر ہے، اس نے اپنی ٹیم کے ساتھ ۲۰۱۵ء میں کام شروع کیا اور ۲۰۱۷ء میں اسے لانچ کیا، اس کے مقاصد واغراض وہی ہیں جو ایتھیریم کے ہیں، بقول بعض کچھ دنوں میں یہ ایتھیریم کے بہترین متبادل کے طور پر ابھرے گا، کیوں کہ اس کی ٹیم ماہرین پر مشتمل ہے اور کافی غور وخوض اور تجربہ کے بعد کوئی پروگرام لانچ کرتے ہیں، ایتھیریم کے پروجیکٹ میں جس طرح کی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتاہے اے ڈی اے ان کا حل لے کر میدان میں آتاہے، اس کا بلاک چین تیسری نسل ۳G سے تعلق رکھتاہے جس میں سیکوریٹی کے ساتھ کم وقت میں زیادہ سے زیادہ ٹرانزیکشن کرنی کی صلاحیت ہے، نیز اس میں Interoperability بھی ہے جس کا مطلب ہے کہ یہ مختلف بلاک چین کو باہم مربوط کرنے کی صلاحیت بھی رکھتاہے۔

سولونا(Sol):

یہ بھی ایک مکمل پروجیکٹ ہے جس پر ڈی سنٹرلائزڈ ایپ بنائے جاسکتے ہیں، یہ غیر مرکزی مالیاتی تمویل (Decentralized Finance) اور رقم کی جلد منتقلی کے نقطہ کے تحت بنائی گئی ہے، اس کا ٹرانزیکشن کافی تیز ہے، ایک سیکنڈ میں تقریبا۶۵ ہزار ٹرانزیکشن کیے جاسکتے ہیں، اور فیس بھی کم ہے، اس میں بھی مختلف بلاک چین کو جوڑنے کی صلاحیت ہے۔اس کی خصوصیت یہ ہے کہ یہ پروف آف ورک یاپروف آف سٹیک کے بجائے پروف آف ہسٹری پر کام کرتاہے۔

ڈاٹ(Dot):

یہ پولکاڈاٹ (Polkadot) کا اپنا کوائن ہے، جس کا اپنا بلاک چین ہے اور اس بلاک چین میں اے ڈی اے کی طرح سرعت انتقال کی صلاحیت کے ساتھ مختلف بلاک چین کو جوڑنے کی صلاحیت

بھی موجود ہے جس کے ذریعہ ایک بلاک چین کا ڈاٹا دوسرے بلاک چین پر بھیجا جاسکتا ہے۔اس کا ہارڈ فورک نہیں ہوسکتا جب کہ بٹ کوائن اور ایتھیریم کا ہارڈ فورک ہوچکا ہے، اس کا بانی بھی ایتھیریم کے تین بانیان میں ایک شخص ہے جس کا نام ہے ڈاکٹر گیونووڈ Gavin Wood۔اس کے بلاک چین پر بھی غیر مرکزی ایپ بنائے جاسکتے ہیں۔

یو ایس ڈی ٹی (USDT):

کریپٹو کرنسی کی دینا میں بلاک چین پر کام کرنے والی یہ ایک ایسی کریپٹو کرنسی ہے جو روایتی کرنسی کے ساتھ مربوط ہے، یہ کرنسی امریکی ڈالر سے مربوط ہے،اور تھیٹر نیٹ ورک پر کام کرتی ہے،اسی وجہ سے اس کا نام (USDT) ہے،اس کی قیمت مستحکم رہتی ہے یعنی زیادہ لچک دار نہیں رہتی بل کہ ایک دوروپیے کے اندر ہی گردش کرتی ہے،اسی وجہ سے اسے اسٹیبل کوئن شمار کیا جاتا ہے، کریپٹو کرنسی کی دنیا بہت زیادہ لچکدار ہے یہاں قیمتوں کا اتار چڑھاؤ بہت زیادہ ہوتا ہے،اس سے بچنے کے لیے اس قسم کے کوائن ایجاد کیے گئے ہیں تاکہ سرمایہ کاری کرنے والے بڑے نقصان سے سلامت رہیں،اسی وجہ سے لوگ اسے اپنی مالیت محفوظ کرنے کے لیے یا کسی اور کرنسی کو خریدنے کے لیے آلہ تبادلہ کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔

کرپٹو میں نفع اندوزی کے طریقے:

کرپٹو میں نفع اندوزی کے مختلف طریقے ہیں (۱) سرمایہ کاری :انویسٹنگ (۲) ٹریڈنگ (۳) سودی قرض Yield Farming (۴) مائننگ (۵) کلوڈ مائننگ (۶) اسٹیکنگ (۷) آئی سی او، آئی ڈی او، آئی ای او (۸) ریفرل (۹) پی ٹو ای گیم (۱۰) ایئر ڈروپ اور گیووے

سرمایہ کاری(Investing):

انویسٹنگ کا مطلب ہوتا ہے طویل مدت کے لیے کوئی کرنسی ، شیئر یا زمین خرید کر چھوڑ دینا تاکہ آگے جب اچھا نفع ملے تو فروخت کردے۔ عربی میں اسے "الاستثمار" کہتے ہیں، اردو میں "سرمایہ کاری" سے تعبیر کرسکتے ہیں۔انوسٹنگ کے لیے کرنسی یا کمپنی کے بنیادی عناصر کا جائزہ لیا جاتا ہے جس کو "بنیادی تجزیہ" (Fundamental analysis) "تحلیل اساسی" سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

ٹریڈنگ(Trading):

ٹریڈنگ کا مطلب ہے مختصر مدت کے لیے کوئی کرنسی یا شیئر خریدنا بیچنا، ٹریڈنگ کرنے والے عام طور پر چارٹ کا سہارا لے کر خریدنا بیچنا کرتے ہیں جس کو "تیکنیکی تجزیہ" (Technical Analysis) عربی میں "تحلیل فنی" کہتے ہیں،ٹریڈنگ کو عربی زبان میں "تداول" سے تعبیر کرتے ہیں۔ پھر ٹریڈ کی مختلف قسمیں ہیں:

کرپٹو میں ٹریڈ کی متعدد قسمیں ہیں: سپاٹ ٹریڈ فیوچر ٹریڈ مارجن ٹریڈنگ

سپاٹ ٹریڈنگ:

یہ عام بیوع کی طرح ایک سادہ بیع ہے جس میں اپنے پاس موجود کرنسی سے کوئی کوائن قیمت کم ہونے پر خریدا جاتا ہے اور قیمت بڑھنے پر فروخت کردیا جاتا ہے۔ عربی میں اسے "الصفقة الفورية" یا "التداول الفوری" کہا جاتا ہے۔

مارجن ٹریڈنگ:

اس میں ٹریڈر اپنی کوئی مخصوص کرنسی گروی (Colletral) پر رکھ کر مزید رقم بطور قرض حاصل کرتا ہے، اور اس پوری رقم سے ٹریڈ کما کر نفع حاصل کرتا ہے، اور قرض فراہم کرنے والے کو ایک معینہ رقم بطور سود ادا کرتا ہے۔ عربی میں اسے "التداول بالہامش" کہا جاتا ہے۔

فیوچر ٹریڈنگ(Future Trading):

اس میں آئندہ کسی معین وقت پر ایک مخصوص ریٹ پر خرید یا فروخت کا معاہدہ ہوتا ہے، جس میں عاقد کو اندازہ کرنا پڑتا ہے کہ اس کا ریٹ اوپر جائے گا یا نیچے، اگر اوپر جائے گا تو اس کو لانگ (Long) کرنا کہتے ہیں، اور اس کا اندازہ یہ کہتا ہے کہ اس کا ریٹ نیچے جائے گا تو اس کو شارٹ (Short) کرنا کہتے ہیں، اس کے ساتھ ساتھ صارف کو لیوریج ملتی ہے جو دراصل ادھار رقم ہوتی ہے اور ایکسچینج یا بروکر کی طرف سے ملتی ہے، مثلاً کسی کے پاس دس ہزار روپے ہیں تو اگر وہ سپاٹ ٹریڈنگ (پہلی قسم) کرے تو دس ہزار کی ہی کرنسی حاصل کر سکتا ہے اور اسی پر نفع اندوزی کر سکتا ہے جب کہ اگر وہ فیوچر میں آتا ہے تو اسے دس ہزار پر ایک لاکھ کی کرنسی ادھار کے طور پر مل جاتی ہے جسے لیوریج (Leverage) کہا جاتا ہے، اور اس کی اصل رقم گروی (Colletral) کے طور پر رکھ لی جائے گی، اب اگر صارف کو یہ لگتا ہے کہ مثلاً اس کرنسی کا ریٹ اوپر جانے والا ہے تو وہ اس حاصل کردہ کرنسی سے کرنسی کو خرید کر رکھ لے گا اور متوقع نفع پر بیچ دے گا، اسے لانگ کرنا کہتے ہیں ،اسی طرح اگر صارف کو لگتا ہے کہ مارکیٹ نیچے کی طرف جائے گا تو وہ اس کرنسی کو ابھی فروخت کر دے گا اور پھر نیچے جا کر اسے خرید لے گا، درمیان کا فرق اس کا نفع ہوگا، اسے شارٹ کرنا کہتے ہیں، اب اس صورت میں مارکیٹ توقع کے مطابق کام کرتا ہے تو نفع ہوتا ہے، اور یہ نفع مکمل ایک لاکھ پر ہوگا، اسے صرف ایک لاکھ رقم اور کچھ فیس ادا کرنے ہوں گے ، اور اگر مارکیٹ توقع کے خلاف جاتا ہے تو جب تک گروی کے بقدر رقم باقی رہے گی تب تک سودا باقی رہے گا اور جوں ہی نقصان گروی کی رقم اور مقررہ فیس تک پہونچ جائے گی تو خود کار طریقہ پر الیکٹرول کی رقم صارف

کی ملکیت سے نکل کر قرض دہندہ (بروکر) کی ملکیت میں آجائے گی، مثلا ایک لاکھ کی خریدی ہوئی کرنسی کی قیمت اتنی نیچے اتری کے مجموعی حیثیت سے خسارہ دس ہزار کو پہونچ رہا ہو تو وہ رقم خود بخود قرض دہندہ کے کھات میں چلی جائے گی، اسے لیکوڈیٹ (Liquidate) ہونا کہتے ہیں۔ جس کی لیوریج کی مقدار جتنی زیادہ ہوگی اس کے لیکوڈیٹ ہونے کا اندیشہ اتنا زیادہ ہوگا اور نفع کی صورت میں نفع کا تناسب بھی اتنا ہی زیادہ ہوگا۔ عربی میں فیوچیر ٹریڈ کو "العقود الآجلة" یا "العقود المستقبلة" کہا جاتا ہے، لانگ کو "الشراء"، "الطويل" یا "توقع صعود "اور شارٹ کو "البيع" ، "القصير"، "البيع المسبَّق" یا "توقع هبوط "سے اور لیوریج کو "الرافعة المالية" سے تعبیر کرتے ہیں، جب کہ لیکوڈیٹ ہونے کو "التصفية" کہتے ہیں۔

آپشن ٹریڈنگ(Option Trading):

فیوچر ٹریڈنگ میں اندازہ لگائے گئے ریٹ پر خریدنا یا بیچنا ضرور ہوتا ہے، مثلاً کسی نے ایک لاکھ کا لیوریج لیا ہے اور اسے لگتا ہے کہ ایتھر کا ریٹ ابھی دس ڈالر ہے اور آئندہ اس کا ریٹ اوپر جائے گا تو وہ لانگ کرتا ہے یعنی ابھی کرنسی خرید لیتا ہے حالیہ ریٹ یعنی دس ڈالر پر، اب اگر اس کا ریٹ اوپر جانے کے بجائے نیچے جانے لگتا ہے یعنی سات ڈالر کو پہونچ جاتا ہے تب بھی چوں کہ اسے اپنی ادھار رقم لامحالہ واپس کرنا ہی ہے اس لیے وہ سات روپے میں اسے بیچ دیتا ہے اور تین روپے کا نقصان اٹھاتا ہے، ٹھیک اسی طرح اس کا اندازہ تھا کہ مارکیٹ نیچے جائے گا اس لیے دس ڈالر کا ایتھر (Eth) یہ سوچ کر بیچ دیا کہ آٹھ پر جائے گا تو خرید لوں گا؛ مگر آٹھ پر جانے کے بجائے پندرہ پر جاتا ہے تو بھی اس اپنی لیوریج واپس کرنے کے لیے مجبوراً اسے خریدنا ہی پڑے گا، اب اس صورت میں بھی ٹریڈر کو نقصان سہنا ہی پڑ رہا ہے، اس لیے اس نقصان کو کم کرنے کے لیے یہ طریقہ اختیار کیا گیا ہے کہ ایکسچینج ٹریڈر سے یہ کہتا ہے کہ تم بطور پریمیم (Premium) ایک ڈالر مجھے ادا کر دو پانچ دن کے بعد میں ایتھیریم آپ کو آج کے ریٹ پر دے دوں گا چاہے اس دن اس کا ریٹ اوپر ہو یا نیچے (واضح رہے کہ پریمیم کی یہ رقم قیمت کا حصہ نہیں ہوتی)، اب اگر پانچ دن بعد اس کی رقم پندرہ ہو جاتی ہے تو

ٹریڈر کو فائدہ ہوگا کہ پندرہ کا کوائن اسے دس میں مل گیا اور اگر اس کا ریٹ دس سے نیچے سات پر آگیا تو بھی بیچنے والا اسے دس والے ریٹ پر بیچنے کا پابند ہے؛؛ مگر خریدنے والا کیوں کر سات میں ملنے والا کوائن دس میں خریدے گا وہ پریمیم میں دی گئی رقم کے ضیاع کو گوارا کرلے گا، تو ایسی صورت میں خریدنے والا اس کو خریدنے کا پابند نہیں ہوتا اس وجہ سے اس کو آپشن ٹریڈنگ کہا جاتا ہے، اگر توقع کے خلاف مارکیٹ جاتا ہے تو اس میں صرف پریمیم میں دی گئی رقم ضائع ہوتی ہے، جب کہ فیوچر ٹریڈنگ میں پوری رقم ضائع ہوجاتی تھی۔ آپشن ٹریڈنگ کو عربی زبان میں "عقدالخيارات" سے موسوم کرتے ہیں۔

سودی قرض(Yield Farming):

روایتی کرنسیوں کی طرح کریپٹو کرنسی میں سودی قرض کا نظام ہے جس کو ڈی فائی کہا جاتا ہے یہ (Decetralized Finance) کا مخفف ہے، یعنی سرمایہ فراہمی کا وہ پلیٹ فارم جسے کوئی مرکزی ادارہ نہ کنٹرول کرتا ہو، اسے عربی میں "التمویل اللامرکزی" کہا جاتا ہے، جس طرح بینک کھاتے میں رقم رکھنے پر سود دیتے ہیں اسی طرح کریپٹو کی دنیا میں بھی سود پر سرمایہ فراہمی کا نظام ہے، جس کو یلڈ فارمنگ سے تعبیر کیا جاتا ہے، صارف کو اپنی کرنسی ایک معینہ مدت کے لیے ڈی فائی پروٹوکول پول (De Fi Protocol) پر روک کے رکھنی پڑتی ہے جس طرح روایتی بینکوں میں ہوتا ہے، اور یہ کرنسیاں سودی قرض کے طور پر فراہم کی جاتی ہے۔اس پر اسے سالانہ کچھ فیصد کے اعتبار سے سود ملتا ہے۔ بعض حضرات مختلف کرنسیوں میں اس کو اس طرح استعمال کرتے ہیں کہ جو کرنسی زیادہ شرح سود پر ادھار دی جاتی ہے اسے قرض فراہمی کے لیے دے دیتے ہیں اور جو کم شرح سود پر مل جاتی ہے اسے لے لیتے ہیں اور درمیان کے فرق سے نفع کماتے ہیں۔

بینکوں میں بطور وثیقہ کے زمین وغیرہ کے دستاویزات گروی رکھے جاتے ہیں جسے (Colletrol) کہاجاتا ہے ؛؛ مگر کریپٹو میں چوں کہ کوئی اتھارٹی نہیں ہوتی، اس لیے یہاں اسمارٹ کنٹریکٹ پر کام ہوتا ہے، اسمارٹ کانٹریکٹ (Smart Contract) ایسے معاہدے ہوتے ہیں جنہیں

کسی خاص وقت پر خود کار طریقہ سے پورا کیا جاتا ہے، مثلا اگر زید نے خالد سے یہ معاہدہ کیا کہ وہ اسے دس دن بعد ایک متعین رقم ادا کرے گا تو یہ ایک اسمارٹ معاہدہ بن جائے گا اور دس دن پورا ہونے پر خود بخود متعینہ رقم زید کے کھاتے سے نکل کر خالد کے کھاتے میں چلی جائے گی، ہر اسمارٹ معاہدہ حقیقت میں ایک سافٹ ویئر ہوتا ہے جو بلاک چین پر کام کرتا ہے، ایک بار اس میں کام شروع ہونے کے بعد اس کو ختم کرنا یا تبدیل کرنا مشکل ہوتا ہے، یہی وجہ ہے کہ اس کا استعمال تجارت کے علاوہ دیگر معاہدات میں بھی ہوتا ہے۔

ہمارے مسئلہ میں اگر کسی کے پاس مثلا ایتھر (ETH) ہے، اور اسے یہ توقع ہے کہ اس کی قیمت آئندہ بہت بڑھے گی، اس لیے اسے وہ بیچنا نہیں چاہتا ہے، تاہم اسے پیسہ کی ضرورت ہے، ایسے موقع پر صارف اپنا ایتھر گروی پر رکھ کر کوئی دوسری کرنسی یا امریکی ڈالر (USD) حاصل کرلیتا ہے، جس سے وہ اپنی ضرورت پوری کرتا ہے، اور متعینہ مدت میں قرض مع سود کے ادا کرنے کی کوشش کرتا ہے، یہ سارا عمل سمارٹ کنٹریکٹ پر ہوتا ہے اس لیے اگر متعینہ رقم مقررہ وقت پر ادا نہ کرسکا تو اس کی ایتھر کرنسی اس کے کھاتے سے نکل کر اس شخص کے کھاتے میں خود بخود چلی جائے گی جس نے اسے دوسری کرنسی قرض دی ہے۔ اسمارٹ کنٹریکٹ کی وجہ سے یہ نظام بینکنگ کے نظام سے محفوظ اور سیکور تصور کیا جاتا ہے، اس وجہ سے کہ بینک سے سرمایہ حاصل کرنے والے بڑے بڑے سرمایہ دار راہ فرار اختیار کرلیتے ہیں، نیز اس میں رشوت وغیرہ کے ذریعہ خیانت کا اندیشہ ہوتا ہے ، جب کہ یہاں اس طرح کا کوئی تصور نہیں ۔ییلڈ فارمنگ کو عربی زبان میں "زراعة العائد" یا "تحصیل العائدات" کہا جاتا ہے۔

این ایف ٹی کیا ہے؟

این ایف ٹی (NFT) یہ (Non-fungible token) کا مخفف ہے جس کے معنی ہیں ناقابل استبدال ٹوکن، کسی نے کوئی چیز بنائی؛ مگر وہ ایسی یونیک اور مثالی ہے یا کسی کو وہ اتنی زیادہ اچھی لگی کہ اس کی معروف قیمت سے بہت زیادہ ادا کرنے کو تیار ہے، مثلا کوئی پینٹنگ ہے جس کی معروف

قیمت پانچ ہزار ہے؛؛ مگر اس کے ساتھ کوئی واقعہ یا کوئی شخصیت یا کوئی اور نسبت جڑی ہوئی ہے، یا کسی کو بہت زیادہ بھاگئی اس لیے وہ اس کی قیمت لاکھوں میں ادا کرنے کو تیار ہے، تو اب یہ پینٹنگ ناقابل استبدال یا بے بدل (Non-fungible) ہوگئی، اب اس کے نام سے بلاک چین پر ایک ٹوکن جاری ہوگا، یہ دونوں (پینٹنگ اور ٹوکن) مل کر این ایف ٹی کہلائیں گے، این ایف ٹی بننے کے بعد نقل اور دھوکہ دہی سے حفاظت ہوجائے گی کیوں کہ بلاک چین پر وہ رجسٹرڈ ہوچکی ہے جس سے اصل اور نقل کا پتہ چل جائے گا۔ اب خریدار اس پینٹنگ کو مثلاً ایک لاکھ میں خریدے گا تو اس کے ساتھ ایک ٹوکن بھی جاری ہوگا، یہ ٹوکن ایک طرح کا رجسٹریشن نمبر ہے جس سے یہ پتہ چلے گا کہ یہ وہی اصل شئ ہے کوئی اس کی نقل نہیں ہے۔ این ایف ٹی کو عربی زبان میں "رمز غیر قابل للاستبدال" کہا جاتا ہے

یہ طریقہ آج مختلف چیزوں میں استعمال کیا جارہاہے، لوگ میوزک، آڈیو، ویڈیو، فوٹو گرافی اور بہت ساری چیزوں کی این ایف ٹی بناکر بیچ رہے ہیں، بیپل نامی آرٹسٹ کا آرٹ ورک ۶۹ ملین ڈالر (تقریبا پانچ سو کروڑ روپے) میں بکا، ایک جی آئی ایف فائل پانچ لاکھ ڈالر میں بیچی گئی، ٹویٹر کے سی ای او کا پہلا ٹویٹ اٹھارہ کروڑ روپے میں فروخت ہوا۔

این ایف ٹی میں کمانے کے متعدد طریقے ہیں (۱) اپنی این ایف ٹی بناکر فروخت کرنا (۲) بازار سے این ایف ٹی خرید کر بیچنا (۳) اپنی این ایف ٹی کو کرایہ پر دینا جیسے گیمنگ پروگرام پر مشتمل این ایف ٹی کو گیم کھیلنے کے لیے اجرت پر دینا (۴) اپنی این ایف ٹی کی رویالٹی کے ذریعہ جس کے لیے این ایف ٹی سمارٹ کنٹریٹ میں ایک کوڈ ڈالنا پڑتا ہے اس کے بعد جب کبھی آئندہ وہ بکے گی تو اس کا کچھ فیصد این ایف ٹی بنانے والے کو ملے گا (۵) مادی (غیر ڈیجیٹل) کوئی چیز ہو تو اس کا لائسنس بناکر (۶) این ایف ٹی اسٹیک کرکے (۷) جو کمپنیاں این ایف ٹی بناتی ہیں ان میں سرمایہ کاری کے ذریعہ۔

مائننگ (Mining):

مائننگ کی تفصیل ماقبل میں آچکی ہے، جب کسی بٹ کوائین کا ٹرانزیکشن عمل میں آتا ہے تو اس

ٹرانزیکشن کی تصدیق کی ذمہ داری نوڈز (بلاک چین سے وابستہ کمپیوٹر) کی ہوتی ہے جیسے روایتی کرنسیوں میں بینک کی ہوتی ہے، پھر ان نوڈز میں کچھ مائنر ہوتے ہیں جو اس ٹرانزیکشن کا ہیش تلاش کر کے اسے سیل کرتے ہیں اور بلاک چین میں شامل کرتے ہیں؛؛ مگر ہیش حاصل کرنے کے لیے بڑے طاقتور کمپیوٹر کا استعمال کرنا ہوتا ہے جن پر بجلی بھی کافی زیادہ خرچ ہوتی ہے؛ کیوں کہ اس ہیش کو پانے کے لیے سارے مائنر ایک ساتھ کوشش کرتے ہیں جو جتنا جلدی اسے پالے اسے اس بلاک کو بلاک چین میں شامل کرنے کا موقع ملتا ہے جس پر معاوضہ میں اسے نئ وجود میں آنے والی بٹ کوائین کی یونٹ ملتی ہے جس کی تعداد فی الوقت ۶٫۲۵ بٹ کوائین ہے۔ مائننگ کو عربی زبان میں "تعدين" یا "تنيقب" کہتے ہیں،اور اس پر ملنے والے انعام کو "مكافأة التعدين" یا "مكافأة التنقيب" کہتے ہیں۔

کلوڈ مائننگ (Cloud mining):

یہ دراصل مائننگ کی ہی ایک شکل ہے، مائننگ کے لیے درکار کمپیوٹر ہارڈ ویئر کافی مہنگے ہوتے ہیں اور ان پر بجلی کی کھپت بھی بہت ہوتی ہے، اس لیے ہر کسی کے بس میں نہیں ہے کہ وہ مائننگ رگ لگا کر مائننگ کرنے لگے، اس کے لیے کچھ ایسی کمپنیاں وجود میں آئیں جو لوگوں سے سرمایہ اکٹھا کر کے اس پورے عمل کی ذمہ داری لیتی ہیں اور اس پر بطور کمیشن اپنا معاوضہ لیتی ہیں، اس میں کوئی بھی شخص سرمایہ کاری کر کے مائننگ کا حصہ بن سکتا ہے؛ مگر آج کل اس کے نام پر فراڈ بھی بہت ہو رہا ہے۔ عربی میں اسے "التعدين السحابي "سے موسوم کرتے ہیں۔

اسٹیکنگ (Staking):

یہ مائننگ کا متبادل ہے، مائننگ کے آلات کافی مہنگے ہوتے ہیں نیز اس میں بجلی کی کھپت کافی زیادہ ہوتی ہے جو کہ ماحولیاتی آلودگی کا بھی سبب ہے، مائننگ میں یہ سب مسائل طاقتور ہارڈ ویئر کے استعمال کے نتیجہ میں پیدا ہوتے ہیں اور ان طاقتور ہارڈ ویئر کی ضرورت باہمی مسابقت کی بنا پر ہے، یعنی اگر کوئی کم تر درجہ کی گرافک کارڈ استعمال کرے تو اس کے لیے بلاک سیل کرنے کا امکان نہ

کے برابر ہو گا جس کی وجہ سے اسے کوئی فائدہ نہیں ہو گا، اسٹیکنگ میں اس کا حل یہ تلاش کیا گیا ہے بلاک کی تصدیق کے لیے آپس میں مسابقت کے بجائے کسی ایک کو موقع دیا جائے اور جہاں تک بات ہے جعلی تصدیق کی تو اس کے لیے تصدیق کنندہ سے بطور ضمانت پہلے سے کچھ کرنسیاں لے کر رکھی جائیں کہ اگر وہ فراڈ کرے تو اس کا یہ زر ضمانت ضبط ہو جائے، اور عموماً یہ زر ضمانت تصدیق پر ملنے والے معاوضہ سے زیادہ ہوتا ہے، اس لیے کوئی جعلی تصدیق کر کے بیوقوفانہ حرکت نہیں کرے گا۔زر ضمانت روک کر تصدیق کا موقع پانے کو اسٹیکنگ کہتے ہیں، اور اس پورے نظام کو "پروف آف اسٹیک" کہا جاتا ہے، اسٹیکنگ میں ملنے والا معاوضہ ٹرانزیکشن کرانے والوں کی فیس سے حاصل ہوتا ہے، یہاں کوئی نئی کرنسی وجود میں نہیں آتی۔ اسٹیکنگ کا یہ عمل ایکسچینج پر بھی ہوتا ہے اور بعض پرائیویٹ والیٹ میں بھی یہ سہولت مہیا ہوتی ہے۔ عربی زبان میں اسٹیکنگ کو "التحصيص" اور پروف آف اسٹیک کو "نظام اثبات الحصة" سے موسوم کیا جاتا ہے۔

یہاں یہ بھی واضح کر دینا ضروری ہے کہ اسٹیکنگ کی اصل اصطلاح تو اسی معنی میں ہے، ایتھیریم جیسی کرنسیوں میں اسی معنی میں استعمال ہوتا ہے؛؛ مگر اس کا استعمال سودی قرض کے لیے روک کے رکھی جانے والی رقم کے لیے بھی ہوتا ہے، نیز ملٹی لیول مارکیٹنگ والے بھی اپنے صارف سے کرنسیوں کی ایک مقدار اپنے پاس اسٹیکنگ کے نام سے رکھتے ہیں، اور اس سے اپنا سسٹم چلاتے ہیں، اس لیے جس کرنسی میں اسٹیکنگ کی جارہی ہو اس کا پورا طریقہ کار کا جاننا بھی بہت ضروری ہے۔

آئی سی او (ICO) اور (IDO):

یہ (Initial coin offering) کا مخفف ہے جس کے معنی ہیں ابتدائی کوائن کی پیشکش، یعنی جس طرح شیئر مارکیٹ میں ہوتا ہے کہ کوئی کمپنی وجود میں آتی ہے تو لوگوں سے سرمایہ اکٹھا کرنے کے لیے آئی پی او لاتی ہے تاکہ لوگ اس میں انوسمنٹ کریں اور ان کو نفع ہو، اور کمپنی کو مطلوبہ سرمایہ بھی حاصل ہو، ٹھیک اسی طرح بعض نئی کرنسی لانچ ہونے کے وقت سرمایہ جمع کرنے کے

لیے لوگوں کو پیشکش کرتی ہے تاکہ لوگ اس میں سرمایہ کاری (Investment) کریں اور جب کوائن مارکیٹ میں وجود میں آجائے تو اسے بیچ کر اپنا نفع حاصل کریں۔ اس میں فراڈ اور جعلسازی بھی بہت ہوتی ہے۔

یہ کام اگر (Cex) سینٹرلائزڈ ایکسچینج (جیسے وزیر یکس، ہوبی، بائنانس) پر ہورہا ہے تو اسے آئی سی او کہتے ہیں اور اگر (Dex) ڈی سینٹرلائزڈ ایکسچینج (ایسا ایکسچینج جسے کوئی فرد یا ادارہ کنٹرول نہ کررہا ہو جیسے پینکیک سویپ،) پر ہورہا ہے تو اسے آئی ڈی یو (Initial DEX offering) کہتے ہیں۔ عربی زبان میں آئی سی او کو "الطرح الأوّلي للعملة" اور آئی ڈی او کو "العرض اللامركزي الأوَّلي" کہتے ہیں۔

آئی ای او (.I.E.O):

یہ مخفف ہے (Initial exchange offering) کا، یعنی ابتدائی ایکسچینج کی پیشکش، عربی میں اسے "عرض التبادل الأوّلي" کہتے ہیں۔ چوں کہ بہت ساری کوائن پیشکش ایسی بھی ہوئی ہیں جو فراڈ نکلی، لوگوں کا پیسہ ڈوب گیا، اس سے بچنے کے لیے بعض ایکسچینج ایسے ٹوکن کے لیے میدان فراہم کرتے ہیں، ضمانت تو اس میں بھی نہیں ہوتی، لیکن ایکسچینج پر ہونے کی وجہ سے رسک کم ہوجاتا ہے، اس سلسلہ میں بائنانس لنچ پیڈ، بٹ میکس لنچ پیڈ، ہوبی پرائم جیسے مشہور پلیٹ فارم ہیں۔

ایس ٹی او (.S.T.O):

ابتدائی کوائن پیشکش جن کا اوپر ذکر گزرا ان پر چوں کہ حکومتوں کا کنٹرول نہیں ہوتا اس لیے اس میں فراڈ بہت کثرت سے ہونے لگے، اور آئے دن کوئی بھی کوئی نہ کوئی کوائن لانچ کرنے لگا اس لیے حکومتوں نے اس کے لیے قانون سازی کی، اور کوائن سازی کے لیے اصول و قوانین مقرر کیے، ان قوانین کے تحت جو کوائن وجود میں آئے یا آرہے ہیں انہیں ایس ٹی او (Security Token Offering) یعنی ایسی کوئن پیشکش جس میں حفاظت کی ضمانت ہو۔ عربی میں اسے "عرض الرموز الأمنية" کہا جاتا ہے۔

بلاعوض کوائن حاصل کرنا:

جس طرح ابتداء میں فون پے، گوگل پے جیسے اپلیکیشن اپنانیٹ ورک بڑھانے کے لیے کیش بیک کے طور پر کچھ رقم دیتے تھے اسی طرح بعض کرنسی جاری کرنے والے یا بعض نئے ایکسچنج اپنے آغاز میں اور شروعاتی دور میں کچھ کرنسی دیتے ہیں۔ جیسے وزیریکس ایکسچینج جو انڈیا کا سب سے بڑا ایکسچنج ہے اس نے شروعات میں ۵۰۰ وزیرا کس کوائن فری میں دیے تھے۔ فری میں ملنے والے کوائن کی درج ذیل اقسام ہیں:

ایرڈروپ(Airdrop):

کرپٹو اور بلاک چین کی دنیا میں ایرڈروپ کا مطلب ہوتا ہے کہ عام لوگوں تک ڈیجیٹل مالیت کی تقسیم، کبھی تو یہ کسی کرنسی کے ہولڈ کرنے پر ملتی ہے تو کبھی کسی مخصوص بلیک چین پر نئے والیٹ کے اکٹیو ہونے پر ملتی ہے، کبھی بالکل فری ہوتی ہے، تو کبھی کچھ کام دیے جاتے ہیں (جیسے سوشل میڈیا پر نشر کرنا) اس کے پورا کرنے پر ملتی ہے، تو کبھی اس کے لیے کچھ رقم بھی دینا ہوتی ہے۔ اس کا مقصد لوگوں کی توجہ اس مخصوص کرنسی کی طرف عام کرنا، لوگوں کو اس میں سرمایہ کاری کی طرف راغب کرنا ہوتا ہے۔ گویا یہ مارکیٹنگ اور تشہیر کے نقطہ نظر سے کی جاتی ہے۔ عربی زبان میں اسے "إنزال جوي" سے موسوم کرتے ہیں۔

گیووے(Giveway):

گیووے کا مطلب ہوتا ہے تحفہ، یہ عام طور پر کرنسی کے ذمہ داران کے علاوہ عام لوگ یا ادارے یا کمپنی دیتے ہیں جیسے کوئی شخص اپنی کمپنی کے کسی سامان کو زیادہ فروختگی کے لیے کسی کو کرپٹو کرنسی کی شکل میں تحفہ دے یا کوئی یوٹیوبر اپنے سبسکرائبرز کو تحفہ دے۔ عربی زبان میں اسے "هبة" یا "هبات" سے تعبیر کرتے ہیں۔

ریفرل(Referral):

ریفرل کا معنی ہے حوالہ کرنا، عربی میں اسے "إحالة" کہتے ہیں اس کا مطلب ہے کسی کی

تشہیر کر کے اس کے بدلہ میں فری میں کمائی کرنا، اپنے دوست واحباب کو اس سے جوڑ کر انعام حاصل کرنا،اس کی مختلف صورتیں رائج ہیں (۱) بعض ایکسچینج کسی نئے شخص کو شامل کرنے پر شامل کرنے والے (referrer) کو کچھ کرنسیاں انعام میں دیتے ہیں (۲) بعض شامل کرنے والے (referrer)اور شامل ہونے والے (referee) دونوں کو بطور انعام دیتے ہیں (۳) بعض شامل ہونے والے کی ہر ٹریڈ سے لی جانے والی فیس کا کچھ فیصد شامل کرنے والے کو دیتے رہتے ہیں (۴) بعض کئی لیول تک ریفرل بونس دیتے ہیں یعنی جس کو آپ نے شامل کیااس پر بھی اور آپ کے ذریعہ شامل ہونے والے پر بھی بونس دیتے ہیں، کچھ کرنسیاں ۳لیول تک تو کچھ ۵ لیول تک ، جب کہ بعض بیس بیس لیول تک بھی دیتے ہیں، عام طور پر یہ آخری طریقہ ملٹی لیول مارکیٹنگ والے اپناتے ہیں، کیوں کہ انہیں اپنی جیب سے نہیں دینا ہوتا ہے، بل کہ ہر نئے شامل ہونے والے سے پچھلے شامل لوگوں کو دینا ہوتا ہے اور پورے سسٹم کا مدار ہی پیسوں کی ہیرا پھیری پر ہوتا ہے، جس کا ذکر ہم نے چوتھے باب میں تفصیل سے کیا ہے۔

پی ٹو ای (P۲E) کرپٹو گیم:

پی ٹو ای مخفف ہے Play to earn کا جس کے معنی ہیں کمانے کے لیے کھیلو، کچھ ایسے پلیٹ فارم ہیں جو گیم کھیلنے پر کرپٹو کی شکل میں انعام دیتے ہیں، یہ بلاک چین پر بنے ہوئے ڈی سینٹر لائزڈ گیم ہوتے ہیں جیسے Cryptokitties، Axiie Infinity، Sandbox۔ ان کے پروٹوکول الگ الگ ہوتے ہیں، بعض میں شمولیت کے لیے انٹری فیس کی ادائیگی ضروری ہوتی ہے تو بعض بالکل فری ہوتے ہیں، بعض ایک محدود حد تک فری ہوتے ہیں، بعض گیم میں گیم سے متعلق ورچول (مجازی) اوزار کو خریدنا پڑتا ہے، یا کرایہ پر لینا پڑتا ہے، جب کہ بعض میں اوزار فراہم کرنے والے لوگ اپنے اوزار کھلاڑی کو اس شرط پر دیتے ہیں کہ ہونے والے نفع میں دونوں باہم شریک ہوں گے، بعض میں شمولیت کے لیے کچھ این ایف ٹی خریدنا ضروری ہوتا ہے.

باب دوم

کریپٹو کرنسی معاشی نقطہ نظر سے

(ماہرین معیشت اور حکومتوں کا موقف، رفاہی اداروں،

تجار اور کمپنیوں کا طرز عمل)

کریپٹو کرنسی ماہرین اقتصادیات کی نظر میں

کریپٹو کرنسی کے تعلق سے ماہرین معاشیات کی آراء اور نقطہ ہائے نظر مختلف ہیں، جہاں ماہرین کی ایک جماعت اسے معیشت کے لیے بہتر سمجھتی ہے وہیں دوسری جماعت اس کو ایک غبارہ اور معیشت کے لیے سنگین قرار دیتی ہے۔اس کے مثبت اور منفی پہلوؤں کو دیکھتے ہوئے یہ معیشت دانوں کے یہاں بحث کا موضوع رہی ہیں، ڈاکٹر Anshu Siripurapu اپنے مقالہ میں رقم طراز ہیں:

کریپٹو کرنسی کے حامیوں کا کہنا ہے کہ کریپٹو ایک عوامی طاقت ہے جو مرکزی بینکوں اور وال سٹریٹ سے زر کی تخلیق اور کنڑول کو چھین رہی ہے وہیں ناقدین کا کہنا ہے کہ کریپٹو کرنسی کے قوانین کا فقدان مجرمانہ گروہوں، دہشت گرد تنظیموں اور بدقماش ریاستوں کو طاقت فراہم کرتی ہے،علاوہ ازیں قیمتوں کے عدم توازن کی بناپر عدم مساوات کا بھی شکار ہے، اس میں بجلی کا خرچ بہت ہے، دنیا بھر میں اس کے تئیں ضوابط کافی حد تک مختلف ہیں، کچھ حکومتیں انہیں اپناتی ہیں تو دوسری ان پر پابندی لگاتی ہیں یا حد بندی کرتی ہیں، فروری ۲۰۲۳ تک امریکہ سمیت ۱۱۴ ممالک کریپٹو کرنسی کے بڑھتے ہوئے اثرات سے نمٹنے کے لیے مرکزی بینک ڈیجیٹل کرنسی (CBDC) متعارف کرانے کے لیے غور کر رہے ہیں[1]

ہم ذیل میں ماہرین کی دونوں قسم کی آراء کا ذکر کرتے ہیں:

مثبت رائے کے حاملین:

Tyler Cowen. ایک مشہور ماہر اقتصادیات ہیں جن کو دا ایکونومسٹ اخبار نے ۳۶ اعلی ترین اقتصادیین کی فہرست میں شمار کیا ہے اور گذشتہ دہائی میں معاشیات کے باب میں ان کا بڑا اثر و رسوخ

---

[1] (www.cfr.org)

رہا ہے، انھوں نے ایک انٹرویو میں کہا ہے کہ ابتدا میں میں شک اور تردد کی حالت میں رہا؛ مگر اب مجھے اس میں امید نظر آتی ہے گو اسے بالجزم نہیں کہا جا سکتا؛ مگر مجھے اس میں جائز استعمالات کے ساتھ بہترین منافع کے مواقع نظر آتے ہیں، اور میرے خیال میں ان میں کامیابی کے بہتر مواقع اور امکانات ہیں، میں کریپٹو کی کارکردگی اور اس کی اعلی صلاحیتوں سے بے حد متاثر ہوں[۱]۔

پروفیسر Jesus Fernandez-Villaverde اپنے مقالہ میں لکھتے ہیں:

"طاقتور نئی کریپٹو گرافک الگورزم (von zur Gathen ۲۰۱۵) اور وسیع تر پیمانہ پر کریپٹو گرافک الگورزم کے امتزاج کے زیر اثر کریپٹو کرنسی کا ظہور ہوا، خواہ وہ پرائیویٹ گروپ کی طرف سے جاری ہو (جیسے بٹ کوئن اور ایتھر) یا مرکزی بینک کی طرف سے جسے CBDC کہا جاتا ہے، اور ان ترقیات کی انقلابی صلاحیتیں (بالعموم مصنوعی ذہانت A.I. اور ٹیکنالوجی سے وابستہ ارتقاءات کے تناظر میں) عظیم کساد بازاری کے خاتمہ کے دوران کلاسکی سونے کے معیار کے خاتمہ کے بعد مالیاتی نظام میں ہونے والی کسی بھی دوسری ترقی سے بڑھ کر ہے[۲]۔

لبنان کے سابق وزیر تجارت و معاشیات رائد خوری کا کہنا ہے کہ مستقبل کریپٹو کرنسی کا ہے[۳]۔

ایران کے معروف معیشت داں، HIS Markit[۴] کے چیف اکونومسٹ ناریمان بہراوش جن کی معاشیات پر مشہور کتابیں: A No-Nonsense Guide to اور Spin-free Economics: Today's Global economic Debates ہیں، اور وہ S&P Global Rating کے اندر ایک اکونومسٹ کی حیثیت سے کام کر چکے ہیں فرماتے ہیں:

---

[۱] (TechCrunch Indian express May ۲۸ ۲۰۲۲)

[۲] (cato.orgo)

[۳] (al-Arabiya.net)

[۴] (یہ امریکی ریٹنگ ایجنسی ہے جو کہ اسٹاک، بونڈز، کموڈیٹی پر ریٹنگ کا کام کرتی ہے)

"کرپیٹو کرنسیاں بلاک چین ٹیکنالوجی پر کام کرتی ہیں جو بڑی شفافیت کی حامل ہیں، اور یہ مستقبل قریب میں سبھی معاملات میں استعمال ہونے والی ہے، ہاں ان کا یہ بھی کہنا ہے ساری کرپیٹو کرنسیاں نہیں چلیں گی کچھ ہی ہیں جو باقی رہیں گی، اور یہ آنے والے دس سال میں عالمی مالی نظام کا حصہ بن رہے گی[1]"

کنیڈا میں واقع نیویارک یونیور سیٹی کے شعبہ معاشیات کے پروفیسر ڈاکٹر Andrea Podhorsky نے اپنے مقالہ (جوکہ ایشیائی ترقیاتی بینک (ADBI) کی طرف سے شائع ہوا ہے) کے اختتام پر خلاصہ بحث کے طور پر لکھا ہے:

"یہ مقالہ جزوی معاشیات کے طور پر بٹ کوائن پروٹوکول کے معاشی نظام کا تجزیہ کرنے کے لیے لکھا گیا ہے، بٹ کوائن کے پروٹوکول نے یہ ثابت کردیا کہ بٹ کوائن کی ایک بنیادی قدر ہے جو کان کنی کے آلات، بجلی کی لاگت، ان پر متوقع انعام اور فیس کے مساوی ہے، جب کہ بٹ کوائن غیر مرکزی فرد بہ فرد منتقلی کا ایک نظام ہے جس پر کسی مرکزی ادارہ کا تسلط نہیں۔اس میں سطح مشکل (Difficulty Level) کی تحدید کا جو نظام ہے وہ رسد کو منضبط کرنے کا بہترین نظام ہے، اسی وجہ سے طلب کی اچانک بہتات سے اس کی قیمتوں میں بے حد اضافہ ہو جاتا ہے، اور سطح مشکل کی تحدید کے اس نظام میں کسی طرح کی بھی ترمیم بڑے اجتماعی خسارہ کا باعث ہوگی، ہم دیکھتے ہیں اس کے نظام میں کان کنوں (Miners) کی لاگت، ان کا متوقع انعام یا فیس جیسی چیزیں اس میں شامل ہیں، اس کے بلبلہ ہونے کے لیے کوئی دلیل نہیں ہے[2]۔

ابتداء مقالہ میں ماحصل ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

---

[1] https://www.alarabiya.net

[2] (BURSTING THE BITCOIN BUBBLE: ASSESSING THE FUNDAMENTAL VALUE AND SOCIAL COST OF BITCOIN Page: ۴۴-۴۵)

میں اس کو ایک قابل تجارت کمیوڈیٹی کے طور پر دیکھتا ہوں، جو کان کنوں (Miner) کے ذریعہ تیار کی جاتی ہے، اور اس کی سپلائی کو پروٹوکول کے ذریعہ منظّم رکھا جاتا ہے۔

ڈاکٹر سیف الدین عموص جو فلسطین غزہ کے رہنے والے ہیں، مشہور ماہر معاشیات ہیں، معاشیات کے اوپر آپ کی مشہور کتاب Principle Of Economics ہے، بٹ کوائین کی تعلق سے آپ کی حمایت ووکالت مشہور ہے، بٹ کوائن کے معاشی نظام پر آپ کی کتاب ہے: Bitcoin standard The Decentralized Alternative to Central Banking: اس کتاب کا عربی زبان میں ترجمہ بھی ہوا ہے "معيار البتكوين البديل اللامركزى للنظام المصرفى المركزى" کے نام سے، اس کا ۳۷ زبانوں میں ترجمہ بھی ہوا ہے۔ اسی طرح مروجہ کرنسیاں اور بینکنگ نظام سے متعلق بھی آپ کی کتاب ہے:

The Fiat standard :The Debt Slavery Alternative to Human civilization (روایتی کرنسیاں انسانی معاشرہ کے لیے قرض کی صورت میں متبادل غلامی) ڈاکٹر سیف الدین مروجہ بینکنگ نظام اور روایتی کرنسیوں کے ناقد اور بٹ کوائین نظام کے حامی ہیں، ڈاکٹر صاحب کا کہنا ہے موجودہ بینکنگ نظام کے ذریعہ قرض کا جال پھیلا کر انسانوں کو غلام بنایا جارہا ہے، انفرادی ہی نہیں اجتماعی اور ملکی سطح پر بھی یہ استحصال ہورہاہے،ان اداروں کو کنڑول کرنے والے سیاست کے کھلاڑی اور سرمایہ داروں نے کس طرح بازار میں اجارہ داری قائم کر رکھی ہے، اشیاء ضروریہ سب ان کے کنڑول میں ہے، ان کی قیمتیں یہی لوگ طے کرتے ہیں، بٹ کوائین نظام اس کا بہترین متبادل ہے، کیوں کہ یہ بینکوں اور حکومتی اداروں کی دسترس سے آزاد ہے.

ڈاکٹر عموص نے فلسطین میں اپنے ایک خطاب کے درمیان بٹ کوائین کی بہتری سے متعلق کئی اسباب ذکر کیے ہیں، جس میں سے ایک اس کی یونٹ کا محدود ہونا ہے، یہ معلوم ہے کہ افراط زر معیشت کے لیے صحت مند نہیں، بعض مرتبہ حکومتوں کی ناقص پالیسیوں کی وجہ سے زیادہ نوٹ

چھپ کر آجاتے ہیں جو اشیا کی گرانی کا سبب ہوتے ہیں، بٹ کوائین کا نظام ایسا ہے کہ اس کی مقدار محدود ہے ۲۱ ملین اس کی یونٹ طے کر دی گئی ہے،اور مرور زمانہ کے ساتھ اس کی کان کنی مشکل ہوتی جائے گی، جس سے بٹ کوائین کی مائننگ کی رفتار سست ہو جائے گی، نیز یہ بلاک چین پر سیٹ کیا گیا ایسا پروگرام ہے جو آگے چل کر تبدیل نہیں کیا جاسکتا، اس لیے کوئی فرد، ادارہ یا حکومت اس کی اکائی میں ایک فرد کا اضافہ بھی کرنا چاہے تو نہیں کر سکتی، دوسری وجہ: ملکی اور بین الاقوامی رقم کی منتقلی میں سہولت، بٹ کوائین اور کریپٹو کرنسیوں میں بین الاقوامی رقم کی منتقلی اتنی ہی آسان ہے جتنا اپنے موبائل کے کسی ایپ سے کسی کو رقم ٹرانسفر کرنا، مزید یہ کہ بین الاقوامی ٹرانزیکشن میں حکومتیں ایک بڑی رقم فیس وغیرہ کے نام سے لے لیتی ہیں اس سے بھی نجات ہے، بٹ کوئین میں دشواری (Difficulty) کا جو نظام رکھا گیا ہے یہ اس کو تاریخ کی مشکل ترین کرنسی بناتی ہے، اور اس مشکل کی بنا پر بٹ کوئین کان کنی میں کمی آئے گی جس کی وجہ سے افراط زر سے کنڑول ہو گا، اس اعتبار سے یہ سونے سے مشابہ ہے۔ بل کہ دوسری جہات سے سونے سے بھی بہتر ہے،جب کہ روایتی کرنسیوں میں مرکزی اداروں کی دخل اندازی کی وجہ سے کرنسی کی اکائیاں کم زیادہ کی جاتی ہیں، یہی وجہ ہے کہ بٹ کوائین کی طلب زیادہ ہونے کی وجہ سے اس کی قیمت اوپر کی طرف جاتی ہے جب کہ روایتی کرنسیوں میں مزید نوٹ چھاپ کر اس کی قیمت کم کر دی جاتی ہے، ڈاکٹر عموص نے یہ بھی کہا کہ تیرہ سال کے اس عرصہ میں ہزار کوششوں کے باوجود بٹ کوئین کے ساتھ کبھی ہیکنگ کا معاملہ پیش نہیں آیا، اس کے نظام کو کوئی ہیک کر کے کوئی تبدیلی نہیں لا سکا، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کی قیمت محض طلب کے اضافہ کی وجہ سے بڑھتی ہے۔

نیز فرماتے ہیں: بٹ کوائین کے ذریعہ ہم مرکزی بینکوں سے چھٹکارا پا سکتے ہیں اور دنیا میں کہیں کسی بھی شخص کو پیسہ بھیج سکتے ہیں اس کے لیے صرف انٹرنیٹ کی ضرورت ہے اور یہ بات بہت اہمیت کی حامل ہے خاص طور پر فلسطینیوں کے لیے۔ ڈاکٹر صاحب نے انٹرنیٹ کے ذریعہ

ہونے والے خطرات پر بھی روشنی ڈالی، فرمایا کہ اس سے کوئی خطرہ نہیں ہے اس کے لیے قوانین موجود ہیں مرکزی بینکوں کی طرف سے ، امریکی ریزرو بینک، یورپ کا ریزرو بینک کی طرف سے اس کے جواز سے متعلق قوانین ہیں، بٹ کوائین ایک مالی سرمایہ ہے جو ادائیگی کی کسوٹی پر اترتا ہے، چھوٹی اور بڑی کمپنیاں اسے قبول کر رہی ہیں۔ موصوف نے اس بات کی بھی نفی کی ہے بٹ کوئین مستقبل قریب میں اس کی قیمت گرے گی، کیوں کہ بٹ کوائین کی تاریخ میں ہمیشہ ایسا ہی ہوا ہے کہ ہر چار سال میں اس کی قیمت اوپر گئی ہے، مجموعی اعتبار سے اس کی قیمت اوپر ہی جاتی رہی ہے۔ ڈاکٹر صاحب یہ بھی کہتے ہیں کہ بٹ کوئین سونے کا کامیاب بدل ہے، بلکہ سونے سے بڑھ کر ہے کیوں کہ سونا ہر جگہ منتقل نہیں کیا جاسکتا جب کہ بٹ کوائین دنیا میں جہاں چاہے وہاں بھیج سکتے ہیں، ڈاکٹر صاحب کا یہ بھی کہنا ہے کہ سیونگ اکاؤنٹ پانچ فیصد سے دو فیصد تک سود دیتے ہیں جو کہ در حقیقت لوگوں کی رقم چوس لیتے ہیں، کیوں کہ اس سے زیادہ تو پیسہ کی ویلیو گرجاتی ہے، اس لیے بٹ کوائین مالیت کو محفوظ کرنے کا بہترین متبادل ہے (بغیر سودی لین دین کے راقم) کیوں کہ مجموعی لحاظ سے اس کی قیمت بڑھتی ہی رہی ہے۔فرماتے ہیں کہ بٹ کوائین کی ایک پرائیویٹ کی ہوتی ہے اور ایک پبلک کی، پرائیویٹ کی کی حفاظت ہی اس کی حفاظت کی ضامن ہے، اگر پرائیویٹ کی کسی کو معلوم ہو جائے تو چوری کا خطرہ ہوتا ہے، چین کی بٹ کوائن مائننگ پر پابندی سے متعلق فرماتے ہیں کہ یہ ان کی تاریخی غلطی ہے، جن ملکوں میں معاشی آزادی ہے جیسے امریکا اور یورپ کے ممالک وہ کبھی اس کے خلاف نہیں ہوں گے، اس لیے کہ وہ جانتے ہیں کہ ابھرتی ٹیکنالوجی کے ساتھ چلنا اس کا مقابلہ کرنے سے بڑھ کر ہے، بٹ کوائین کو روکا نہیں جاسکتا اس پر پابندی لگانے کا مطلب اپنے دشمنوں کو ٹیکنالوجی سے زیادہ استفادہ کا موقع فراہم کرنا اور خود کو محروم کر دینا ہے[۱]۔

[۱] http://palthink.orgo

منفی نظریات کے حاملین:

جہاں ماہرین معاشیات کا ایک گروہ کرپٹو نظام کو معیشت کے لیے بہتر تصور کرتا ہے وہیں ماہرین کی ایک بڑی جماعت اس کو مضر اور نقصان دہ سمجھتے ہیں:

اردن کے ماہر اقتصاد ڈاکٹر باسم عوض اللہ جو کہ طموح کمپنی کے کار گزار صدر ہیں فرماتے ہیں کہ یہ بہت مشکل ہے کہ بٹ کوائین ایسی کرنسی بن جائے جس کی مضبوط بنیادیں ہو، ان کے زعم کے مطابق حقیقی معاشیات کسی نہ کسی کرنسی کے سہارے قائم ہوتی ہیں[1]۔

S&P Global کے نائب چیرمین بول شیرد کا کہنا ہے کہ کرنسی کے اوصاف ثلاثہ اکائیوں کی یکسانیت، ذریعہ مبادلہ ہونا، قیمتوں کا ذخیرہ ہونا کرپٹو کرنسی میں اب تک موجود نہیں ہیں، ممکن ہے کہ آگے چل کر صورت حال بدل جائے لیکن بینکی کرنسیوں کے مقابلہ میں کبھی نہیں آسکیں گی۔

Joseph Stiglitz جو کہ معاشیات کے حوالہ سے نوبل انعام یافتہ ہیں اور کولمبیا یونیورسیٹی کے پروفیسر ہیں، Nouriel Roubini جن کو ڈاکٹر ڈوم کے نام سے بھی جانا جاتا ہے، Rogoff جو کہ آئی ایم ایف کے سابق ماہر معاشیات ہیں ان تینوں نے بٹ کوائین کے خلاف اپنے خیالات کا اظہار کیا[2]۔

ڈاکٹر Joseph Stiglitz کا کہنا ہے کہ بٹ کوائین اس وقت فیل ہو جائے گی جب حکومتیں منی لانڈرنگ اور غیر قانونی سرگرمیوں کے خلاف محاذ کھولیں گی، انہوں نے کہا: جب آپ شفاف بینکنگ سسٹم بنانے کی کوشش کر رہے ہوں تو ادائیگی کے لیے کوئی ایسا طریقہ ممکن نہیں جو رازداری پر مبنی ہو۔ اگر آپ بٹ کوائین کی طرح ایک سوراخ کھول دیں تو تمام ممنوعہ

---

[1] www.alarabiya.net

[2] www.alarabiya.net

سر گرمیاں اس راستہ سے داخل ہو کر گزر جائیں گی، ظاہر سی بات ہے کہ کوئی حکومت اس کی اجازت نہیں دے سکتی۔

ڈاکٹر روبینی نے بٹ کوائین میں ایک اہم خامی کی طرف توجہ دلائی ہے جو اس کو مرکزی دھارے میں لانے سے روک دے گی وہ ہے اس کی قیمتوں کا بے تحاشا اتار چڑھاؤ، کہا کہ جو چیز ایک دن میں ۲۰ فیصد گر جائے اور اگلے دن ۲۰ فیصد اوپر چلی جائے وہ قیمتوں کا مستحکم ذخیرہ کیسے ہو سکتی ہے۔

ڈاکٹر Rogoff ہارورڈ یونیورسٹی کے پروفیسر ہیں کا کہنا ہے بٹ کوائین میں گمنامی اس کے زوال کا سبب ہو گی، اگلے دس سالوں میں اس کی قیمت صرف سو ڈالر تک گر جائے گی (فی الوقت اس کی قیمت ستائیس ہزار ڈالر سے متجاوز ہے) ارباب اقتدار اس کے لیے بالیقین قانون سازی کی طرف پیش رفت کریں گے[1]۔

نوبل انعام یافتہ امریکی ماہر معاشیات ڈاکٹر Paul Robin Kurgaman ۲۰۱۸ میں اپنے ایک مقالہ میں لکھا ہے:

"بٹ کوائن آزادی کی سوچ کے تحت تیکنیکی پردوں میں میں چھپا ہوا ایک بلبلہ ہے، انہوں نے اس پر تنقید کرتے ہوئے یہ بھی کہا کہ یہ ادائیگی کا سست اور مہنگا ذریعہ ہے جس کا استعمال زیادہ تر سیاہ بازار میں مال خریدنے کے لیے کیا جاتا ہے"۔

نوبل انعام یافتہ Richard Thaler بٹ کوائین کو غیر معقولیت کی بنا پر ایک بلبلہ قرار دیتے ہیں، ان کا کہنا ہے کہ ان کی قیمتوں میں بے تحاشا اتار چڑھاؤ اس کی غیر معقولیت کی بنا پر ہی ہے[2]۔

اس کے علاوہ James Heckman, Thomas Sargent, Angus Deaton, Oliver Hart نے بھی

---

[1] www.investopedia.com

[2] wikipedia

ایک بلبلہ اسے قرار دیاہے، اس کی وجہ ذاتی قیمت کا نہ ہونا، غیر قانونی سرگرمیوں میں استعمال، قیمتوں کا عدم استحکام اور کرنسی کے اوصاف ثلاثہ کا فقدان شمار کیا ہے[۱]۔

کرپٹو کرنسی کے متعلق خدشات:

جرائم میں استعمال:

کرپٹو کرنسی کے تعلق سے حکومتوں کو جس چیز سے سب سے زیادہ تشویش ہے وہ ہے کرپٹو کرنسی کا منشیات، اسمگلنگ، ٹیکس چوری کے لیے استعمال، جرائم پیشہ لوگوں کے لیے کرپٹو کرنسی ایک بہترین سہارا ہے کیوں کہ اس میں ملک وبیرون ملک جہاں چاہے جتنی رقم بھیجی جاسکتی ہے، ممنوعہ تنظیموں کی مالی امداد کی جاسکتی ہے، اپنی مالیت کو حکومت سے چھپاکر کرپٹو کرنسی میں رکھی جاتی ہے کیوں کہ کرپٹو اکاؤنٹ میں کسی بھی شخص کا جو ایڈریس ہوتا ہے وہ چند نمبرات اور حروف کا مجموعہ ہوتا ہے جس سے اس کے پیچھے موجود شخص کا تعین نہیں ہو سکتا، اس لیے حکومتیں بین الاقوامی ادارے کرپٹو کے تعلق سے قانون سازی کے لیے فکر مند اور کوشاں ہیں۔

قیمتوں کا اتار چڑھاؤ:

کرپٹو کرنسی میں ایک تشویشناک پہلو یہ ہے کہ اس کی قیمتوں میں استحکام نہیں ہوتا، اس کے ریٹ میں اتار چڑھ اؤ بہت ہوتا ہے، جس کی وجہ سے اس پر اعتماد کرنا ایک چیلنج ہے (چارٹ)

---

[۱] wikipedia

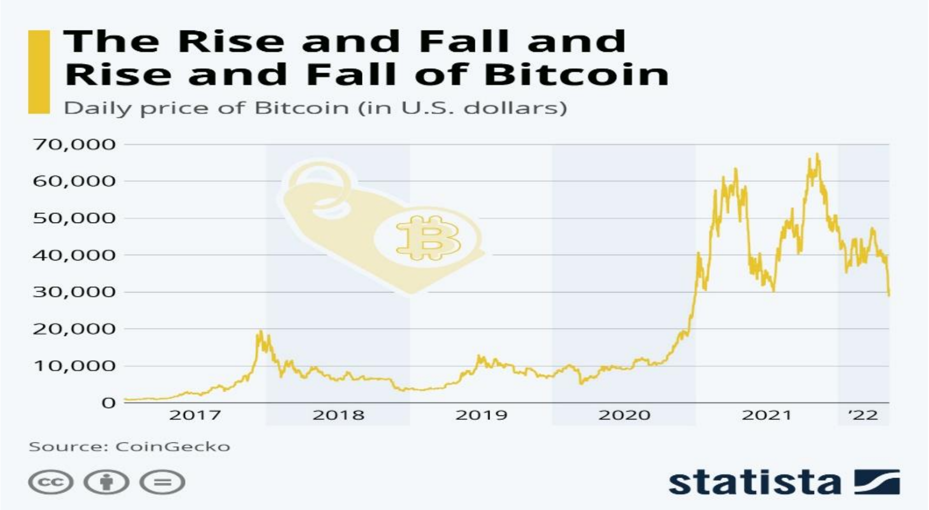

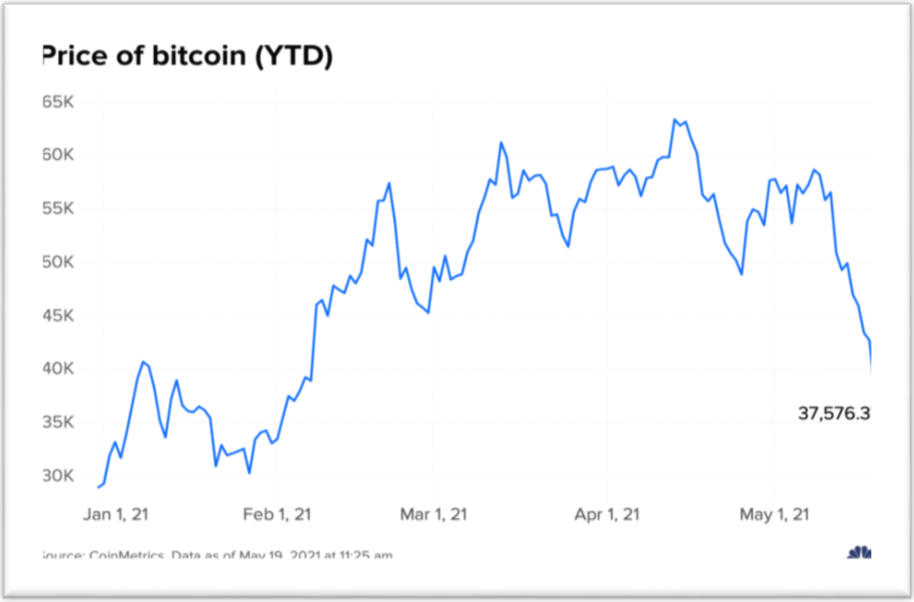

حکومتی پشت پناہی کا فقدان:

کرپٹو کرنسی میں ایک خامی یہ ہے کہ اسے حکومتی پشت پناہی حاصل نہیں ہے جس کی وجہ سے یہ کبھی جبری زر مبادلہ نہیں بن سکتا۔ نیز حکومتی دسترس سے باہر ہونے کی وجہ سے ان لوگوں کے

خلاف چارہ جوئی کے امکانات بھی بہت کم ہیں جو اس راہ سے فراڈ کرتے ہیں۔

فراڈ اور ہیکنگ:

کرپٹو کرنسی میں ایک بہت بڑا چیلنج یہ ہے کہ اس میں فراڈ اور ہیکنگ کے واقعات بکثرت پیش آتے ہیں، کتنے لوگوں کی رقم اس میں ضائع ہوگئی، اس کے متعلق ہم نے اس کتاب کے اخیر میں "کرپٹو اور غبن" باب کے تحت تفصیلی گفتگو کی ہے۔

مانیٹری پالیسیوں کا فقدان:

بینکنگ نظام میں یہ ہوتا ہے کہ جب مہنگائی بڑھ جاتی ہے اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ لوگوں کے پاس پیسہ زیادہ ہے اور اشیاء کم ہے جس کو معاشیات میں "افراط زر" سے تعبیر کیا جاتا ہے ایسے وقت میں حکومت اس طرح کی اسکیمیں لاتی ہیں جس سے پیسوں کی گردش کم ہو، مثلا شرح سود بڑھادی جائے تاکہ لوگ لون کم لیں، اور مرکزی بینک زیادہ شرح سود پر لوگوں سے قرض لیتا ہے تاکہ لوگوں کے ہاتھ میں پیسہ کم ہو اور افراط زر پر کنٹرول کیا جاسکے، اسی طرح ارزانی زیادہ ہو جائے جس کو "تفریط زر" سے تعبیر کیا جاتا ہے تو حکومتیں شرح سود کم کر دیتی ہیں اور حکومت اس طرح زر کو پھیلاتی ہے، کرپٹو کرنسی چوں کہ حکومتوں کی دسترس سے باہر ہے اس لیے حکومتوں کی اس نوع کی پالیسیوں سے محروم ہے۔

ماحولیاتی آلودگی کا سبب:

بٹ کوائین جو کہ پروک آف ورک پر کام کرتی ہے جس کے لیے انتہائی طاقتور کمپیوٹر کی ضرورت ہوتی ہے اور یہ کمپیوٹر بجلی کی کھپت بہت زیادہ کرتے ہیں، بٹ کوائین مائننگ اور اس میں خرچ ہونے والی بجلی کی مقدار کا موازنہ اکثر چھوٹے ممالک جیسے آئر لینڈ، نیزر لینڈ سے کیا جاتا ہے، اگست ۲۰۲۳ کے ایک سروے کے مطابق بٹ کوائین مائننگ میں بجلی کے عالمی کھپت کا تقریبا ۳۸ء۰ فیصد حصہ ہے۔؛ مگر یہ مسئلہ صرف بٹ کوائن میں ہے، ایتھیریم نے اسی وجہ سے

پروف آف ورک کے نظام کو چھوڑ کر پروف آف اسٹیک کو اختیار کر لیا ہے، جہاں نہ مائننگ کی ضرورت ہے نہ بجلی کی کھپت کا مسئلہ ہے۔

کرپٹو کرنسی کے فوائد

لامرکزیت:

کرپٹو کرنسی کی سب سے بڑی خصوصیت ہے کہ یہ ایک لامرکزی نظام کا حصہ ہے، ایک ایسا نظام جس کو کوئی ادارہ، فرد یا حکومت کنٹرول نہیں کر رہی ہے بل کہ اس کی جگہ پر بلاک چین کام کرتے ہیں جو اپنے دیے گئے اصول کے مطابق مکمل طور پر کاربند ہوتے ہیں اور مرکزی اداروں کی خرد برد سے محفوظ رکھتے ہیں۔

شفافیت:

کرپٹو کرنسی میں اسی لامرکزیت کے نظام کی وجہ سے بینکوں سے زیادہ شفاف مانے جاتے ہیں، کیوں کہ اس میں درج کی گئی معلومات میں کسی طرح کی ترمیم کسی کے لیے بھی ممکن نہیں ہے، اس لیے کسی کا کھاتہ منجمد کرنا جیسے کہ حکومتیں کر دیا کرتی ہیں یا کسی ایسے فرد کو قرض دے دینا جو ڈیفالٹ کر جائے جیسے کہ حکومتیں اپنے شخصی مفاد کے لیے کرتی ہیں ممکن نہیں۔

بین الاقوامی ٹرانزیکشن میں سہولت:

بین الاقوامی ٹرانزیکشن میں کئی طرح کی مشکلات کا سامنا پڑتا ہے، اس میں جہاں ایک طرف بھاری رقم ٹیکس اور فیس کے نام پر حکومتیں اور بینک لے لیتے ہیں وہیں حکومت کی نگاہ میں اگر مرسل الیہ شخص مشکوک ہے تو یہ ٹرانزیکشن بڑی مصیبت کا سبب بھی بن سکتا ہے، نیز اس میں وقت بھی کافی لگتا ہے، کرپٹو کرنسی میں ان تمام مسائل کا حل ہے، یہاں سیکنڈوں اور منٹوں میں رقم دنیا میں کہیں بھی رقم بھیجی جاسکتی ہے، جس پر بہت معمولی فیس لگتی ہے، اور بہ آسانی رقم

مطلوبہ شخص تک پہنچ جاتا ہے۔

ملکی معاشیات سے کرنسی کا آزاد ہونا:

ہماری روایتی کرنسیاں ملک کی معاشیات کے تابع ہوتی ہیں، اس لیے ملکی معاشیات کی ترقی سے کرنسی کی قدر بڑھتی ہے اور اس کے انحطاط سے کرنسی کی قدر بھی گھٹتی ہے۔ حکومتوں کی پالیسیاں اس پر اثر انداز ہوتی ہیں؛ مگر کرپٹو کرنسی میں ملکی اقتصادیات کا کوئی اثر نہیں ہوتا، اسی طرح جب بین الاقوامی ادارے کسی ملک پر معاشی پابندیاں عائد کرتے ہیں تو ان کی کرنسیاں کافی حد تک گرجاتی ہیں، نیز ان کے لیے دنیا کے ممالک سے تجارت منقطع ہو جاتی ہے، اس طرح کے ممالک کے لیے کرپٹو کرنسی بہترین متبادل ہے ہاں لیکن کرپٹو کرنسی رسد و طلب کے نظام پر قائم ہونے کی وجہ سے خود اس کی قیمتیں کافی غیر مستحکم اور غیر متوازن رہتی ہیں۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ کرپٹو میں جب لین دین عام ہو گا اور حکومتیں اس کو قوانین کے دائرے میں لائیں گی تو قیمتوں میں استحکام آسکتا ہے۔

عالمی تمویل میں سہولت:

کسی بھی ملک کی ترقی وہاں کی تجارت و معیشت کی ترقی پر موقوف ہے، اور تجارتی ترقی کے لیے سرمایہ درکار ہے، اور سرمایہ فراہمی کے لیے بینکنگ اور تمویلاتی اداروں کا نظام وجود میں آیا؛ مگر بینکنگ اور تمویلاتی اداروں کا یہ نظام عامۃ ملکی حدود تک ہے جب کہ کرپٹو کرنسی میں یہ نظام بین الاقوامی ہے اور ایسے دو شخصوں کے درمیان بھی ممکن ہے جو ایک دوسرے سے بالکل ناواقف ہوں، اور اس میں سمارٹ کنٹریکٹ کے نظام کی وجہ سے ڈیفالٹ کر جانے کا خطرہ بھی نہیں ہے۔

کرنسی کی قدر کی حفاظت اور سرمایہ کاری:

کرپٹو کرنسی کی قیمتوں میں اگرچہ اتار چڑھاؤ کافی زیادہ ہوتا ہے؛؛ مگر مجموعی لحاظ سے اس کی قیمتیں اونچائی کی سمت میں ہی سفر کرتی رہی ہیں، جب کہ روایتی کرنسیوں میں مجموعی لحاظ سے قیمتوں

کے گرنے کا تناسب زیادہ ہے، نیز بٹ کوائن کی یونٹ ۲۱ ملین تک محدود ہے جن میں ۹۳٪ مائن ہوچکی ہیں، اس کے بعد اب کوئی نئی یونٹ وجود میں نہیں آئے گی ، نیز مرورزمانہ کے ساتھ نئی یونٹ کے اخراج کی تعداد بھی کم سے کم ہوتی جارہی ہے۔اس لیے بھی کریپٹو کرنسی میں قدر کی حفاظت کی ضامن ہے۔اسی وجہ سے کریپٹو کرنسی کو کرنسی سے زیادہ Asset کی نظر سے دیکھا جاتاہے،اورزیادہ تراس کااستعمال سرمایہ کاری کے نقطہ نظر سے کیا جاتاہے۔(چارٹ)

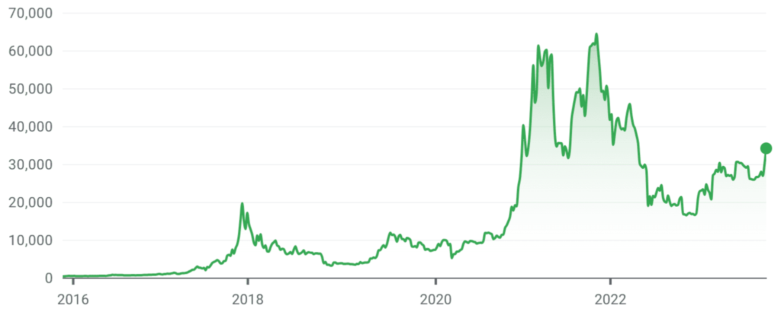

ڈالراور بین الاقوامی اداروں کی بالادستی کاخاتمہ:

اس وقت امریکہ جو پوری دنیاپر اپنی گرفت بنائے ہوئے ہے اور سیاسی ،سماجی اور اقتصادی اعتبار سے دنیاکے ممالک کواپنے شکنجہ میں لیے ہوئے ہیں، بین الاقوامی تجارت ومعیشت میں ڈالر کی بالادستی اور حکمرانی ہے، جب کوئی ملک امریکی مفادات کے خلاف کام کرتاہے تو یہ اس پر معاشی پابندیاں (Sanction) عائد کردیتاہے جس کی وجہ سے وہ ملک دنیاسے الگ تھلگ ہوجاتاہے،اس کی کرنسی کی ویلیو حد سے زیادہ گرجاتی ہے، اس کے لیے درآمد وبرآمد کے راستے بند ہوجاتے ہیں، پھر وہاں بے روزگاری، مہنگائی جیسے مسائل جنم لیتے ہیں۔کریپٹو کرنسی کے فروغ کوڈالر کی بالادستی کے خاتمہ کے طورپر دیکھا جارہاہے؛کیوں کہ اس میں گمنامی اور خفاکی وجہ سے ان ملکوں کے لیے کسی بھی ملک سے تجارتی سرگرمیاں جاری رکھنا ممکن ہے، کیوں کہ یہ کرنسیاں سرحدی حدود سے آزاد ہوکر

کام کرتی ہیں اور کسی ملک کی معاشیات سے جڑی ہوئی نہیں ہوتی ، اسی لیے کسی ملک پر معاشی پابندی لگ جانے کے بعد اس ملک کی کرنسی کی قدر جو بے حد گر جاتی ہے کریپٹو کرنسی ان کے لیے بہترین متبادل ہے، اسی بنا پر جن ممالک پر پابندیاں لگی ہیں انھوں نے کریپٹو کرنسی کو ایک بہتر متبادل کے طور پر استعمال کیا ہے، حال میں روس نے اپنے اوپر معاشی پابندیاں لگنے کے بعد کریپٹو کرنسی میں ٹریڈ بڑھادی ہے، ایران نے امپورٹ اور ایکسپورٹ کے لیے کریپٹو کرنسی استعمال کے لیے ایک بل پاس کیا ہے۔

مستقبل کے امکانات:

کریپٹو کرنسی کا مستقبل کیا ہوگا یہ تو آنے والا وقت ہی بتائے گا؛ لیکن ماہرین کے اس حوالے سے کیا خیالات ہیں اس کو ہم سپرد قرطاس کرتے ہیں۔ اس حوالہ سے تین طرح کے نظریات ہیں۔

پہلا نظریہ-کریپٹو ایک وقتی بلبلہ ہے:

ماہرین کی ایک جماعت کا کہنا ہے کہ کریپٹو کرنسی ایک وقتی بلبلہ ہے، اور ایک غبارہ کے مانند ہے جس کی ہوا کبھی بھی نکل سکتی ہے۔ کیوں کہ کریپٹو کی پشت پر نہ کوئی مادی سامان ہے، نہ حکومتی طاقت، نیز حکومتوں کے رجحانات کا مخالف ہونا، حکومتوں کا کریک ڈاؤن، قیمتوں کا عدم استحکام، مانیٹری پالیسی کا فقدان، بجلی کی بے تحاشا کھپت ایسے اسباب ہیں جو کریپٹو کو بہت جلد جڑ سے اکھاڑ پھینکیں گے۔

دوسرا نظریہ- مستقبل کریپٹو کرنسی کا ہے:

دوسرا نظریہ ہے زر اپنے ارتقائی سفر کو طے کرتے ہوئے جس طرح کرنسی تک پہنچا اس کی اگلی منزل کریپٹو کرنسی ہے، گلوبلائزیشن کی وجہ سے کریپٹو کرنسیاں روایتی کرنسیوں کی جگہ لے لیں گی۔ کیوں کہ مستقبل بلاک چین کے ذریعہ چلنے والے لامرکزی نظام کا ہوگا، بلاک چین کے کریپٹو

کرنسی کے علاوہ ڈاٹا محفوظ کرنے، سمارٹ کنٹریکٹ اور ڈی اپلیکیشن بنانے جیسے مواقع استعمال ہیں جو روز بڑھتے جارہے ہیں اور اس کے لیے کریپٹو کرنسی کا استعمال ناگزیر ہے۔ روایتی کرنسیوں کا ایک نقص یہ ہے کہ اس کی قیمت گرتی جاتی ہے، جب کہ جو اعلی کریپٹو کرنسیاں ہیں ان کی قیمتیں مجموعی لحاظ سے اوپر ہی جاتی رہی ہیں، اس لیے کریپٹو کرنسی نہ صرف کرنسی کی ویلیو کو بچانے کا ذریعہ ہے بل کہ سرمایہ کاری کے لیے بھی ایک بہترین محل ہے، اسی لیے زیادہ تر لوگ کریپٹو کرنسی سرمایہ کاری کے نقطہ نظر سے خریدتے ہیں۔ حکومت کے نامناسب قانونی چیرہ دستیوں سے چھٹکارا، بین الاقوامی ٹرانزیکشن میں سہولت۔ بڑھتے ہوئے گلوبلائزیشن کے اس دور میں بین ملکی رقم منتقلی کی ضرورت بہت بڑھ گئی ہے اور حکومتوں کے قوانین کی چیرہ دستیوں کی وجہ سے لوگ مرکزی اداروں کے بجائے اس نظام کو ترجیح دے رہے ہیں، ٹیکس کا غیر منصفانہ نظام بھی لوگوں کو اس کرنسی کی طرف مائل کررہاہے۔

جہاں تک بٹ کوائن میں بجلی کی کھپت کا مسئلہ ہے یہ مسئلہ دوسری کرنسیاں حل کردے رہی ہیں، اس کے علاوہ ایسے کمپیوٹر پر بھی کمپنیاں کام کررہی ہیں جو کم سے کم بجلی خرچ کرے، نیز دنیا گرین ایزجی کی طرف منتقل ہورہی ہے اس سے بھی اس مسئلہ کا حل نکل جائے گا، اور جہاں تک غیر قانونی استعمالات کی بات ہے تو KYC کے ذریعہ اس پر کافی حدتک کنٹرول کیا جاسکتاہے، اسی طرح فراڈ اور ہیکنگ پر بھی حکومتوں کی قانون سازی، KYC اور عوامی بیداری کے ذریعہ کنٹرول کیا جاسکتاہے۔ کریپٹو کرنسیاں عام ہونے کے بعد قیمتوں میں استحکام بھی پیدا ہوجائے گا۔

تیسرا نظریہ-روایتی کرنسیوں کے ساتھ کریپٹو کرنسیوں کا استعمال:

تیسرا نقطہ نظریہ ہے کہ روایتی کرنسیاں اپنی جگہ باقی رہیں گی اور ان کے پہلو بہ پہلو کریپٹو کرنسیاں بھی استعمال ہوتی رہیں گی، کیوں کہ روایتی کرنسیوں کی کچھ خوبیاں ایسی ہیں جو کریپٹو کرنسیوں میں نہیں ہے، اس لیے روایتی کرنسیوں سے دستبرداری ممکن نہیں، ساتھ ہی کریپٹو

کرنسی میں کئی ایسی خوبیاں ہے جو روایتی کرنسیوں میں نہیں اس لیے کریپٹو کا وجود بھی نا گزیر ہے۔

کریپٹو کرنسی کی حیثیت

اس میں کوئی شک نہیں کہ کریپٹو کرنسیاں اپنے اندر قیمت اور مالیت رکھتی ہیں، حکومتیں اس پر ٹیکس عائد کرتی ہیں، خیراتی ادارے اس میں عطیات قبول کرتے ہیں، بعض تجارتی ادارے اس میں لین دین بھی کرتے ہیں، اس لیے یہاں ضرورت پیش آئی کہ بٹ کوائن کو مال کے کس زمرے میں شامل کیا جائے۔ اس سلسلہ میں جو آراء سامنے آئی ہیں ہم انہیں قارئین کی نذر کرتے ہیں۔

۱۔**Digital Asset**: عام طور پر کریپٹو کرنسی کو ڈیجیٹل اثاثہ قراد دیا جاتا ہے، ویکیپیڈیا کے مطابق "بٹ کوائین ایک ڈیجیٹل ایسیٹ" ہے، انٹر نیشنل مانیٹری فنڈ (IMF) نے بھی اسے اثاثہ قرار دیا ہے[۱]، آئی آر ایس (Internal Revenue Service) جو امریکی ٹیکس ڈپارٹمنٹ کا ذمہ دار ہے، نے اسے ایسیٹ کا درجہ دیا ہے۔ جنوبی افریقہ ریوینیو سروس، لیجسلیشن آف کنیڈا، جمہوریہ چیک (Czech Republic) کی وزارت خزانہ وغیرہ نے اسے غیر مادی اثاثہ (Intangible Asset) قرار دیا ہے، آسٹریلیا، نیزرلینڈ، جرمنی میں اسے ایسیٹ قرار دیتے ہوئے ٹیکس طے کیا گیا ہے[۲]۔ انڈین بجٹ ۲۰۲۲ میں کریپٹو کرنسی کو Asset شمار کرتے ہوئے اس پر ۳۰ فیصد ٹیکس عائد کیا گیا ہے[۳]۔ ایسیٹ معاشیات میں اس مال کو کہا جاتا ہے جس کو تجارتی یا اقتصادی ادارے معیشت میں ترقی اور بہتری کے نقطہ نظر سے استعمال کرتے ہیں، جیسے زمین جائیداد، دکان میں موجود مال۔ بٹ کوائن کو زیادہ تر لوگ اس لیے خریدتے ہیں کہ اس کی قیمت مستقبل بڑھ جائے گی تو بیچ کر نفع حاصل کرلیں گے۔

---

[۱] F.۱۸ Record of Crypto assets in macroeconomics Stastistics ۳،۴،۵،۶ Published by IMF

[۲] Wikipedia Economics of bitcoin

[۳] bussinesstoday.in Crypto will potentially be treated like stocks

۲: **Investment target**: پی بی سی (People's Bank of China) جو کہ چین کا سینٹرل بینک ہے اس نے اسے انویسمنٹ ٹارگیٹ کا نام دیا ہے، ان کا کہنا ہے کہ یہ بنیادی طور پر کرنسی نہیں بل کہ انویسمنٹ ٹارگیٹ (سرمایہ کاری کا ہدف) ہے[1]۔

۳۔ **Crypto Token**: جرمنی کا سینٹرل بینک جو یوروپین سسٹم آف سینٹرل بینک (ECSB) کا ایک حصہ بھی ہے، نے اسے کریپٹو ٹوکن کا درجہ دیا ہے، ان کا کہنا ہے کہ بٹ کوائن ورچویل کرنسی یا ڈیجیٹل زر نہیں ہے، اس کے لیے کریپٹو ٹوکن کی اصطلاح استعمال کرنے کی سفارش کی ہے۔ دراصل کرنسی کی اصطلاح اس زر کے لیے ہوتی ہے جس کا اجراء حکومتیں کیا کرتی ہیں، اور ان کرنسیوں کا اجراء حکومتیں نہیں کرتی اس لیے اس کے لیے ٹوکن کا لفظ استعمال کرنے کی تجویز رکھی ہے[2]۔

۴۔ **Currency**: بعض حضرات نے اسے کرنسی قرار دیا ہے، دا اکانومسٹ ۱۳ جنوری ۲۰۱۵ کے لکھے گئے آرٹیکل کے مطابق بٹ کوائن میں زر کی تین کارآمد صفات پائی جاتی ہیں (۱) اس کا کمانا آسان نہیں (۲) سپلائی محدود ہے (۳) تصدیق آسان ہے[3]۔

ب۔ Digital Token, Digital currency: ریزرو بینک آف اسٹریلیا نے اسے ڈیجیٹل ٹوکن قرار دیا ہے، نیز اسے ڈیجیٹل کرنسی کی ایک قسم بتائی ہے[4]۔

۵۔ **Money**: دا اکانومسٹ ۱۵ مارچ ۲۰۱۴ کے لکھے گئے آرٹیکل کے مطابق ماہرین معاشیات نے زر کی تین صفات بیان کی ہیں (۱) ذریعہ مبادلہ ہو (۲) اس کی اکائیوں میں یکسانیت ہو (۳) قدر کا ذخیرہ

---

[1] Bloomberg ۱۰April ۲۰۱۴

[2] Regulation of Cryptocurrency Around the World, Wekipedia

[3] The magic of mining The Economist ۱۳ Jan ۲۰۱۶

[4] https://www.rba.gov.au

ہو۔ بٹ کوائین میں یہ صفات پائی جاتی ہیں[۱]۔

جولائی ۲۰۱۳ میں ٹیکساس کی ایک عدالت نے کہا کہ بٹ کوائن ایک کرنسی یا زر کی ایک شکل ہے[۲]۔

۶۔ **جزوی زر:** جولائی ۲۰۱۶ میں فلوریڈا کے ایک جج نے منی لانڈرنگ سے متعلق ایک کیس میں کہا تھا کہ بٹ کوائین میں زر کی کچھ صفات ہیں لیکن اہم پہلوؤں کے لحاظ سے وہ زر نہیں ہے، یہ یقینا مادی دولت نہیں ہے جسے سونے یا کیش کی طرح گدے کے نیچے چھپایا جاسکے[۳]۔

۷۔**Decentralized Virtual Currency** امریکی وزارت خزانہ نے اسے غیر مرکزی ورچول کرنسی قرار دی ہے[۴]۔

۸۔**Commodity** : کمیوڈیٹی فیوچر ٹریڈنگ کمیشن (CFTC) نے اسے کمیوڈیٹی قرار دیا ہے[۵]۔

علم معیشت میں کمیوڈیٹی اس بنیادی مال اور سامان کو کہا جاتا ہے جو بہ آسانی دوسرے سے تبدیل کیا جاسکتا ہو جیسے پٹرول، پٹرول کو لوگ کہیں سے بھی خریدتے ہیں اس لیے کہ سب جگہ اس کی کیفیت یکساں ہوتی ہے۔ کمیوڈیٹی کو اکثر دوسری اشیاء اور خدمات کی تیاری میں استعمال کیا جاتا ہے، اسی لیے خام مال کے لیے اس کا استعمال عام ہے۔

۹۔ **Collectible:** فاربس میگزین کے ایک صحافی Louis Woodhil نے اسے اپنے مقالہ میں Digital Collectible قرار دیا ہے[۶]۔ کلیکٹیبل کا ترجمہ محفوظ رکھنے کے قابل شی سے کیا

---

[۱] wekepedia www.economist.com

[۲] Forbes Federal Judge rules Bitcoin is Real Money : Jul ۲۰۱۳

[۳] Bloomberg ۲۵ july ۲۰۱۶

[۴] Statement of Jennifer Calvery Page ۲,۳

[۵] Wekepedia

[۶] Woodhil Louis Nov ۲۰۱۳ ۴ www.forbes.com

جاسکتاہے، اس سے مراد اس طرح کے سامان ہوتے ہیں جن کی قیمت خرید کے وقت سے بہت زیادہ بڑھ جاتی ہے، یہ عامۃ ایسی چیزیں ہوتی ہیں جن کو لوگ جمع کر کے رکھے رہتے ہیں کیوں کہ وہ شئ نادر ہوتی ہے، اور مستقبل میں زیادہ قیمت پر فروخت ہوتی ہے جیسے پرانے سکے، نوادرات وغیرہ۔

۱۰۔ **Money-like Informational Commodity:** ایمسٹرڈم یونیورسیٹی نیزرلینڈ کے کمپیوٹر سائنٹسٹ نے اس کے لیے Money-like Informational Commodity کی اصطلاح استعمال کی ہے[۱]۔

وہ کمپنیاں جو کریپٹو کرنسی کو بطور ادائیگی ثمن قبول کرتی ہیں:

بڑھتی ٹیکنالوجی اور ڈیجیٹلائزیشن کے اس دور میں رفتہ رفتہ کریپٹو کرنسی کا رواج عام ہورہاہے، گذشتہ چند سالوں میں اس کی مقبولیت میں کافی اضافہ ہواہے، فی الوقت (۲دسمبر ۲۰۲۳)اس کا مارکیٹ کیپ ۶۴ء۱ٹریلین امریکی ڈالر کے برابر ہے، ایک اندازہ کے مطابق ۲۰۲۳ میں ۴۲۰ ملین لوگ ہیں جو کریپٹو میں اپنی ملکیت رکھتے ہیں، جس میں سے ۹۳ ملین انڈیا سے ہیں، جو دنیا میں سب سے زیادہ ہیں (اس میں یہاں کی کثرت آبادی کا دخل ہے) کریپٹو یوزر انڈیا میں ۵۵ء۶ ہیں جب کہ امریکہ میں ۳۶ء۱۴ ہیں۔ کریپٹو کے اس سفر میں کئی ایسی کمپنیاں، ادارے اور ہوٹل وغیرہ سامنے آئے جو بعض کریپٹو کرنسیوں کو بطور ادائیگی قبول کر رہی ہیں، Fundera.com کے مطابق دنیا بھر میں ۱۵۱۷۴ کمپنیاں اور چھوٹے بڑے کاروباری ادارے ہیں جو بٹ کوائین میں ادائیگی کو قبول کرتے ہیں، جن میں سے ۲۳۰۰ صرف ریاستہائے متحدہ امریکہ میں ہے، دنیا بھر میں ۵۰۴۱ بٹ کوائین کے ATM ہیں، تقریبا ۱۳ ملٹی نیشنل کمپنیاں ہیں جو بٹ

---

[۱] https://arxiv.org/abs/۱۴۰۲.۴۷۷۸

کوائین پیمنٹ کو منظوری دے چکی ہیں۔ روزانہ ۳۲۸۳۰۷ بٹ کوائین کا یومیہ ٹرانزیکشن ہوتا ہے، فی گھنٹہ اوسطا ۱۳۶۸۲ بٹ کوائین ٹرانسفر کیے جاتے ہیں۔ ذیل میں ہم چند کمپنیوں کا ذکر کرتے ہیں جو بٹ کوائین یا کسی دوسری کریپٹو کرنسی میں بالواسطہ یا بلاواسطہ ادائیگی کو قبول کرتی ہیں۔

کریپٹو کرنسی کی دنیا میں سب سے زیادہ قدیم اور مدر آف کرنسیز کہا جانے والا کوئن بٹ کوائن ہے، اس لیے اس میں سرمایہ کاری بھی سب سے زیادہ ہے، فی الوقت ۳۸۷۰۳ بلین امریکی ڈالر کی سرمایہ کاری کی گئی ہے، اسی لیے لوگوں میں یہ سب سے زیادہ مقبول اور بھروسہ مند ہے، اس لیے کریپٹو کرنسیز میں سب سے زیادہ لین دین میں مقبول بٹ کوائن ہے، اس کے علاوہ متعدد ایسی کمپنیاں ہیں جو دیگر کریپٹو کرنسی کو بھی بطور ادائیگی قبول کرنے پر راضی ہیں۔ ذیل میں چند ایسی کمپنیوں کے نام ہم ذکر کرتے ہیں:

Pavilion Hotels & Resort: یہ ہانگ کانگ کی انٹرنیشنل ہوٹل ہے جو چالیس کریپٹو کرنسیوں میں ادائیگی کو قبول کرتی ہے جس میں بٹ کوائن اور ایتھیریم بھی شامل ہے، کوائن ڈائریکٹ (Coindirect) پلیٹ فارم کے ذریعہ ان چالیس کرنسیوں میں سے کسی بھی کرنسی کے ذریعہ ادائیگی کی جاسکتی ہے۔

Axa Insurance: یہ سوئزرلینڈ کی انشورنس کی کمپنی ہے جو بٹ کوائن میں بل قبول کرتی ہے۔

Microsoft: مائیکروسوفٹ سافٹ ویر کی سب سے معروف و مشہور کمپنی ہے، یہ کمپنی بھی اپنی اشیا اور خدمات کے بدلے بٹ کوائن کو قبول کرتی ہے، Bit Pay کے ذریعہ کریپٹو میں ادائیگی کی جاسکتی ہے۔ اس کے علاوہ بلاک چین سے متعلق کئی پروگرام میں مائیکروسوفٹ نے سرمایہ کاری بھی کی ہے۔

Wikipedia: ویکیپڈیا محتاج تعارف نہیں ہے، دنیا کا سب سے بڑا انسائیکلوپیڈیا پلیٹ فارم یہ بھی بٹ کوائن میں ادائیگی قبول کرتا ہے۔

Dell: یہ کمپیوٹر اور لیپ ٹاپ بنانے والی مشہور و معروف کمپنی ہے، یہ کمپنی بھی بٹ کوائن میں ادائیگی قبول کرتی ہے، Coinbase کے ذریعہ بٹ کوائن میں ادائیگی کی جاسکتی ہے۔

Express VPN: یہ VPN سروس فراہم کرنے والی مشہور کمپنی ہے، اس کی ممبر شپ بٹ کوائن کے ذریعہ لی جاسکتی ہے۔

Subway: یہ امریکن فاسٹ فوڈ ریسٹورینٹ فرنچائزی ہے جو سینڈوچ وغیرہ بناتی ہے، اس کی کچھ شاخیں بٹ کوائین کو قبول کرتی ہیں۔

AMC: امریکن مووی چین، یہ امریکی سنیما ہال چین ہے جو بٹ کوئن میں مووی ٹکٹ دیتی ہے۔

Gucci: یہ اٹلی کی کمپنی ہے جو فیشن اور آرائش سے متعلق مصنوعات تیار کرتی ہے، یہ کمپنی بھی کرپٹو کرنسی میں ادائیگی کو منظوری دے چکی ہے۔

Overstock: یہ فرنیچر بنانے والی کمپنی ہے یہ کمپنی بھی بٹ کوائن اور ایتھیریم کو بطور کرنسی ادائیگی میں قبول کرتی ہے۔

Shopify: یہ ای کامرس کی معروف کمپنی ہے، یہ بھی متعدد کرپٹو کرنسی کو قبول کرتی ہے، Bitpay, Coinbase, Coinpayment.net کا استعمال کرتے ہوئے کرپٹو میں ادائیگی کی جاسکتی ہے۔

Cocacola: یہ مشروبات کی معروف بین الاقوامی کمپنی ہے، آسٹریلیا اور سوئزرلینڈ میں دوہزار سے زائد ایسی مشینیں لگی ہوئی ہیں جن کے ذریعہ ان مشروبات کی ادائیگی کرپٹو کرنسی میں کی جاسکتی ہے۔

Lush: یہ ان بین الاقوامی کمپنیوں میں سے ہے جنہوں نے سب سے پہلے بٹ کوائن میں ادائیگی کو منظوری دی تھی، ۲۰۱۷ میں اس کمپنی نے یوکے میں بٹ کوائن میں ادائیگی کو منظوری دی۔ Bitpay.com کے ذریعہ اس کمپنی میں بٹ کوائن میں پیمنٹ کی جاسکتی ہے۔

Balenciage: یہ ایک فیشن سے وابستہ اشیاء بنانے والی کمپنی ہے، جیسے ریڈی میڈ کپڑے، جوتے چپل، ہینڈ بیگ وغیرہ بناتی ہے، اس کا ہیڈ کوارٹر پیرس فرانس میں ہے، مئی ۲۰۲۲ میں بٹ کوائین اور ایتھیریم میں ادائیگی قبول کرنے کا آپشن دیا ہے۔

Chepotle Mexician Grill,Inc: یہ ایک ریستورانوں کی چین ہے، اس کے ریسٹورینٹ امریکہ، برطانیہ، فرانس اور جرمنی میں پائے جاتے ہیں، اس نے امریکہ میں کرپٹو میں ادائیگی کو قبول کرنے کا اعلان کیا ہے۔

Burger King: یہ برگر بنانے والی ایک بڑی کمپنی ہے اس نے جرمنی اور فرانس میں بٹ کوائن میں ادائیگی کا تجربہ کیا، یہ کمپنی بٹ کوائن کے علاوہ ایتھر، شیبا اینو، ڈاج کوائن میں بھی ادائیگی قبول کرتی ہے۔

WordPress : یہ معروف بلاگنگ کی ویب سائٹ ہے، یہ کمپنی بھی بٹ کوائن کو قبول کرتی ہے۔

Hostinger: یہ ڈومین رجسٹریشن اور ویب ہوسٹینگ مہیا کرنے والی معروف و مشہور بین الاقوامی کمپنی ہے، جو بٹ کوائین، لائٹ کوائن، ٹرون، بی این بی وغیرہ میں ادائیگی قبول کرتی ہے۔

Hostsailor یہ بھی ویب ہوسٹنگ مہیا کرنے والی کمپنی ہے جس کا ہیڈ کوارٹر دوبئ میں ہے، یہ کمپنی بٹ کوائین، ایکس آر پی، ایتھر، لائٹ کوائین اور دیگر پچاس کرپٹو کرنسی میں ادائیگی قبول کرتی ہے۔

Namecheap: یہ ڈومن رجسٹریشن کی مشہور کمپنی ہے، یہ کمپنی بھی کرپٹو قبول کرتی ہے۔

Reeds Jewelers: یہ زیورات بنانے والی کمپنی ہے، یہ بھی بٹ کوائن میں پیمنٹ کو قبول کرتی ہے۔

Twitch: یہ لائیو گیم سروس مہیا کرنے والی کمپنی ہے، یہ کمپنی بٹ کوائن اور بٹ کوائن کیش دونوں کو قبول کرتی ہے۔

ChepAir: یہ امریکن آن لائن ٹراویل ایجنسی ہے ، یہ کمپنی بھی بٹ کوائن میں ادائیگی کو قبول کرتی ہے ، بٹ پے سرور کے ذریعہ ادائیگی کی جاسکتی ہے۔

Gyft: یہ آن لائن گفٹ کارڈ خریداری کے لیے بنائی گئی ویب سائٹ ہے یہ کمپنی بھی بٹ کوائن میں ادائیگی کو قبول کرتی ہے۔

BMW: برطانیہ اور امریکہ میں بی ایم ڈبلو کے بہت سارے ڈیلر اپنی کاری کی فروختگی میں بٹ کوائن کو قبول کرتے ہیں.

Etsy: یہ بھی ایک ای کامرس کمپنی ہے جو بٹ کوائین میں ادائیگی کا آپشن دیتی ہے۔

At&T یہ انٹرنیشنل ٹیلی کمیونیکیشن کمپنی ہے یہ کمپنی بھی بٹ کوائین میں ادائیگی کو منظوری دے چکی ہے، Bitpay کے ذریعہ بی ٹی سی میں ادائیگی کی جاسکتی ہے۔

Planet Express: یہ ایک بین الاقوامی شپنگ کمپنی ہے، جو دنیا بھر میں صارفین کو مصنوعات فراہم کرتی ہے، یہ بٹ کوائین سمیت کچھ دیگر کرنسیوں کو قبول کرتی ہے۔

Pizza Hut: یہ پزا بنانے والی مشہور کمپنی ہے، اس کمپنی نے وینزویلا میں بٹ کوائن کے ذریعہ پزا خریدنے کو منظوری دی ہے۔

ChraAir: یہ امریکن آن لائن ٹراویل ایجنسی ہے اس نے بھی بٹ کوائن میں ادائیگی کو منظوری دے دی ہے۔

NewEgg: یہ آن لائن کمپیوٹر ہارڈویر اور الیکٹرانک چیزیں فروخت کرتی ہے، یہ ان کمپنیوں میں سے ایک ہے جنہوں نے سب سے پہلے بٹ کوائن پیمنٹ کو قبول کیا تھا۔

Nafa: یہ انڈین آن لائن گفٹ کارڈ پلیٹ فارم ہے، جہاں نہ صرف بٹ کوائن، بل کہ لائٹ کوائن اور ایتھیریم بھی قبول کی جاتی ہے۔

Dallas mavericks: اس کے مالک Mark Cuban ہیں جو خود کریپٹو کرنسی کے بڑے حامی

ہیں، یہ گذشتہ دوسالوں سے بٹ کوائن قبول کرتے آئے ہیں اوراب ڈاج کوائن میں پیمنٹ کی منظوری کا بھی اعلان کر دیا ہے۔

Ferrari: یہ لگزری سپورٹ کار بنانے والی مشہور اٹالین کمپنی ہے،اس نے حال (اکتوبر ۲۰۲۳) ہی میں امریکہ میں کار کی خریداری کے لیے کرپٹو کرنسی کو منظوری دی ہے اور جلد ہی یورپ میں بھی اسے منظوری دینے والی ہے۔

Lamborghni: یہ مشہور لگزری اسپورٹ کار بنانے والی ایک ملٹی نیشنل کمپنی ہے، یہ کمپنی بھی کار کی خریداری کے لیے بٹ کوائین قبول کرتی ہے۔Crypto Emporium کے ذریعہ بٹ کوائین میں ادائیگی کی جاسکتی ہے۔

Tesla: یہ الیکٹرک کار بنانے والی ایلون ماسک کی مشہور کمپنی ہے،اس کمپنی نے مارچ ۲۰۲۱ میں کار کی خریداری کے لیے بٹ کوائن میں ادائیگی کو منظوری دی تھی، لیکن دو ہی مہینہ کے بعد ماحولیاتی آلودگی کا حوالہ دیتے ہوئے (بٹ کوائن مائننگ میں بجلی بہت زیادہ صرف ہوتی ہے جو کہ ماحولیاتی آلودگی کا سبب ہے) اسے ختم کر دیا،اس کے بعد ۱۴ جنوری ۲۰۲۲ء میں ایلون ماسک نے پھر اعلان کیا کہ اپنی کمپنی کے کچھ مخصوص سامانوں کے لیے وہ ڈاج کوائین کو قبول کریں گے۔

Kessler Collection: یہ لگزری ریسورٹ کمپنی ہے،اس نے مارچ میں ڈاج کوائن قبول کرنے کا اعلان کیا ہے، اس کے علاوہ دوسری کرپٹو کرنسیز میں بھی بٹ پے کے ذریعہ ادائیگی کی جاسکتی ہے۔

کرپٹو کرنسی میں چیریٹی اور ڈونیشن

لین دین کے علاوہ چیریٹی اور ڈونیشن میں بھی اس کا استعمال بڑھتا جارہا ہے، .Save children Red cross,Khan Academy, UNICEF, , Human Right Foundation, Humanity Road جیسے ادارے بھی کرپٹو کرنسی میں عطیہ قبول کر رہے ہیں، ہندستان کے حالیہ کووڈ بحران میں ایک بلین امریکی ڈالر کی قیمت کے برابر کرپٹو کرنسی مختلف لوگوں نے عطیہ میں دی تھی، جس

میں سے صرف ایتھیریم کے کو فاؤنڈر Vitalik Buterin نے پچاس ٹریلین شیبا اینو کوئن ڈونیٹ کیے تھے، اس کے علاوہ پانچ سو ایتھیریم ڈونیٹ کیے جن کی مجموعی قیمت $ ۱۴ء۱ بلین امریکی ڈالر ہیں، ٹرون کے کو فاؤنڈر Justin sun نے دو ملین ٹرون (Trx) ڈونیٹ کیے جن کی قیمت دو سو پچیس ہزار امریکی ڈالر زہیں۔ اس کے علاوہ اور بھی لوگوں نے بٹ کوائن یا دیگر کرپٹو کرنسیوں میں امداد بھیجی۔

کرپٹو کرنسی اور حکومتیں

اس وقت دنیا کے ممالک کرپٹو کرنسی کے حوالہ سے تین حصوں میں بٹے ہوئے ہیں:

۱۔ وہ ممالک جنھوں نے ان پر پابندی لگارکھی ہے جیسے چین، روس، سعودی عرب، قطر، بحرین وغیرہ؛ مگر روس پر معاشی پابندیاں لگنے کے بعد حکومت بین الاقوامی تجارت میں اسے استعمال کرتی ہے اور جازت بھی دیتی ہے، اسی طرح ایران نے بھی بین ملکی تجارت میں ایکسپورٹ وامپورٹ کے لیے کرپٹو کی اجازت سے متعلق ایک بل پاس کیا ہے۔

۲۔ وہ ممالک جنھوں نے اس میں ٹریڈ کی اجازت دی ہے، گو قانونا اس کو کرنسی کا درجہ نہیں دیا ہے، جیسے بڑے اور ترقی یافتہ ممالک امریکہ، جاپان، جرمنی، کنیڈا، برطانیہ، سنگاپور، ان ممالک میں کئی ایسی کمپنیاں ہیں جو بٹ کوائن اور دیگر کرپٹو کرنسی میں لین دین کرتی ہیں، دنیا کے بیشتر ممالک اسی خانہ میں شامل ہیں، ہندوستان میں آر بی آئی نے کرپٹو پر بین لگایا تھا؛ مگر سپریم کورٹ میں اس کا مقدمہ چلا، اور کرپٹو کرنسی کے حق میں فیصلہ آیا، اس لیے ہندوستان میں بھی ان ممالک کی طرح کرپٹو کی ٹریڈ اور اس کے ذریعے لین دین کی جاسکتی ہے؛ مگر اس کو لیگل ٹینڈر یعنی روپیہ کی طرح زر قانونی کا درجہ نہیں دیا گیا ہے، یونین بجٹ ۲۰۲۲ میں حکومت نے اسے ڈیجیٹل اثاثہ تصور کرتے ہوئے ۳۰ فیصد ٹیکس عائد کیا ہے۔

اس قسم کے تحت دو قسم کے ممالک ہیں (ا) وہ ممالک جو اس کی پذیرائی اور حوصلہ افزائی کرتے ہیں جیسے سویزر لینڈ، مالٹا (مالٹا کو بلاک چین جزیرہ کہا جاتا ہے)، کنیڈا، اسٹونیا، سنگاپور، جاپان، جنوبی

کوریا، جرمنی وغیرہ ان ممالک میں کرپٹو سے متعلق کافی حد تک قانون سازی بھی ہو چکی ہے (۲) وہ ممالک جو اس کی گو اجازت دیتے ہیں ؛ مگر اس کی حوصلہ شکنی بھی کرتے ہیں، جیسے ویتنام، برطانیہ، یورپی یونین۔ ہندوستان بھی اسی قسم میں شامل ہے۔

۳۔ وہ ممالک جنہوں نے کرپٹو کو زر قانونی (Legal Tender) قرار دیا ہے، جون ۲۰۲۱ء تک کسی نے اس کو زر قانونی کا درجہ نہیں دیا تھا، دنیا کے تمام ممالک مذکورہ بالا دو قسموں میں منحصر تھے؛ مگر جون ۲۰۲۱ء میں Elsalvdor دنیا کا پہلا ملک بنا جس نے اسے زر قانونی (Legal Tender) قرار دیا، اور اس کے وہاں پر جگہ جگہ اے ٹی ایم بھی لگائے جا چکے ہیں، اس کے بعد اپریل ۲۰۲۲ء میں سینٹرل افریقی جمہوریہ Central African Republic نے اسے زر قانونی کا درجہ دیا۔

بینک اور مالیاتی ادارے

جہاں تک ملکی یا بین الاقوامی بینک اور مالیاتی ادارے ہیں وہ اس کے مخالف ہیں اور ان کا مخالف ہونا بھی بدیہی ہے، کیوں کہ کرپٹو نظام بینکنگ نظام کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنے کے لیے قائم کیا گیا ہے، کولین سٹون جو ایک ماہر معاشیات ہیں بی بی سی کے ایک انٹرویو میں کہتے ہیں " حکومتیں، مرکزی بینک اور مروجہ مالیاتی نظام کا اس کے خلاف ہونا معقول سی بات ہے، کیوں کہ روایتی نظام میں رسد و طلب اور شرح سود طے کرنے کی اتھارٹی انہیں کے پاس ہے، کرپٹو نظام نے یہ بتایا کہ یہ سب بغیر کسی اتھارٹی کے ممکن ہے "[1]۔

کرپٹو کرنسی اور ٹیکس

کچھ ممالک کے علاوہ سبھی ممالک کے ریگولیٹرز، سینٹرل بینک، اور فیڈرل جج خواہ وہ کرپٹو کو ایسیٹ کا درجہ دیتے ہوں یا کچھ اور، خواہ وہ اس کے ترویج کے قائل ہوں یا اس پر قدغن عائد کرنے کے حق میں ہوں سبھی اس پر متفق نظر آتے ہیں کرپٹو پر ٹیکس عائد ہونا چاہیے، عام طور پر جو لوگ

---

[1] BBC العربیۃ ۵ Feb ۲۰۲۲

اس پر پابندی کے حق میں ہیں وہ اس بنا پر ہیں کہ اس کا استعمال منشیات اور غیر قانونی سر گرمیوں میں ہوتا ہے، اور چوں کہ حکومت کی نگرانی سے آزاد ہو کر یہ کرنسی چلتی ہے اس لیے بہت ساری حکومتیں اس کے اثر کو کم سے کم کرنے کے لیے کوشاں ہیں۔ امریکہ، کینڈا، آسٹریلیا نیزر لینڈ وغیرہ ممالک میں اس پر ٹیکس عائد ہیں، ہندوستان میں بھی نومبر ۲۰۲۲ بجٹ میں ہر حاصل ہونے والے نفع پر ۳۰ فیصد ٹیکس عائد کیا ہے جس میں نقصان محسوب نہیں ہوگا، وہیں دوسری طرف کچھ ایسے ممالک ہیں جو کرپٹو کو ٹیکس سے آزاد رکھے ہوئے ہیں جیسے بیلاروس، ایل سیلواڈور، سنگاپور، عرب امارت (؛ مگر سنگاپور اور یواے ای میں کسی بھی طرح کی سرمایہ کاری پر ٹیکس نہیں ہے)۔ جہاں کچھ ممالک اس کے ٹیکس میں سہولت دیتے ہیں جیسے جرمنی، سولوانیا، مالٹا وغیرہ، وہیں کچھ ممالک میں ٹیکس کے قوانین سخت ہیں جیسے انڈیا، اسپین، نیزر لینڈ، ڈنمارک (مگر آخر الذکر دونوں ممالک ٹیکس کے عمومی قوانین چوں کہ سخت ہیں اس لیے کرپٹو اس کے دائرہ سے باہر نہیں) کرپٹو پر ٹیکس پالیسیوں کے پیچھے کرپٹو کو فروغ دینا یا اس کی حوصلہ شکنی اور اثر کو کم کرنا مقصود ہے۔

باب سوم

کرپٹو کرنسی شرعی نقطہ نظر سے

(علماء عصر کی مختلف آراء اور تحلیل و تجزیہ)

کریپٹو کرنسی پر علماء عصر کی آراء

کریپٹو کرنسی کے متعلق معاصر علماء کی آراء مختلف رہی ہے، ہم ان آراء کو بنیادی طور پر تین قسموں میں منقسم کرتے ہیں: (۱) عدم جواز (۲) جواز (۳) توقف

عدم جواز

دار العلوم دیوبند:

سوال نمبر: ۱۴۶۷۴۴

عنوان: بٹ کوئن یا کسی بھی ڈیجیٹل کرنسی کا حکم؟

سوال: آپ نے بٹ کوئن (Bitcoin) کے بارے میں سنا ہوگا، یہ ڈیجیٹل کرنسی ہے اس کی قیمت سونے کی طرح اوپر نیچے ہوتی ہے، پانچ سال پہلے اس کی قیمت صرف پانچ ڈالر تھی اور اب ۷۵۰/ ڈالر ہے۔ اس کے بعد اور بہت ساری ڈیجیٹل کرنسیوں نے مارکیٹ میں جنم لیا جیسے اِتھیریوم (ETHEREUM)، داش (DASH) اور ایسی بیش بہا کرنسیاں وجود میں آئیں، یہ ساری کرنسیاں بٹ کوئن (bitcoin) کے عوض خریدی جاتی ہیں اور اوپر نیچے منافع کم کر کے بیچ دیئے جاتے ہیں۔ کچھ مشہور ویب سائٹس جہاں بٹ کوئن کے بارے میں آپ پڑھ سکتے ہیں وہ ویب سائٹ https://blockchain.info/\nhttps://www.coinbase.com جہاں بٹ کوئن کے عوض باقی کوئن کی خرید وفروخت ہوتی ہے وہ بھی کافی ہیں، کچھ مثال کے طور پر درج ذیل ہیں https://poloniex.com/ : exchange\nhttps://btc-e.com۔ اسی سے متعلق میرے دو سوالات ہیں: (۱) کیا میں اپنی کچھ رقم بٹ کوئن کی صورت میں محفوظ کر سکتا ہوں جیسے کہ لوگ سونا یا مال وزر کی صورت میں محفوظ رکھتے ہیں یا زمین جائداد کی صورت میں،

کیونکہ یہ بٹ کوئن کی اپنی قیمت بڑھا رہا ہے، پانچ سال پہلے ۵۰۰/ پاکستانی روپئے کا تھا اور آج ۷۰/ ہزار روپئے کا ہے۔ (۲) کیا اس بٹ کوئن کے عوض میں تجارت کر سکتا ہوں؟ مجھے علم ہے کہ فوریکس (forex) تو حرام ہے، شاید کچھ صورتیں اُس میں حلال ہوں؛ مگر میں شک کی بنیاد پر فوریکس (forex) نہیں کرتا؛ مگر کیا اس بٹ کوئن کی تجارت بھی حرام ہے جب میرا مقصد بٹ کوئن کے عوض کوئی کوئن خرید کر اس کو اپنے پاس رکھنا ہے اور جب اس کی قیمت بڑھ جائے تو واپس بیچ کر بٹ کوئن کی صورت میں منافع کمالینا ہے۔ میں نے ایکسچینج کے معاملے میں فتویٰ پڑھا ہے اور پوچھا بھی ہے کہ ڈالر اور پاؤنڈ یورو کے بارے میں، میں لوگوں سے سستا لے کر آگے مہنگا بیچتا ہوں، اُن علماء نے کہا کہ ایکسچینج جائز ہے۔ برائے مہربانی میرے بٹ کوئن کے معاملے میں رہنمائی فرمائیں، میں اپنی اضافی رقم بٹ کوئن کی صورت میں سنبھالنا چاہتا ہوں، کیونکہ یہ بھی زر اور زمین کی طرح اپنی مالیت کو بڑھاتا ہے اور منافع کا سبب بنتا ہے۔

جواب نمبر: ۱۴۶۷۴۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

Fatwa:۸۸۱-۲۳۸N=/۱۴۳۸/۸

(۱، ۲) : آج کل دنیا میں جو مختلف کرنسیاں رائج ہیں، وہ فی نفسہ مال نہیں ہیں، وہ محض کاغذ کا ٹکڑا ہیں، ان میں جو مالیت یا عرفی ثمنیت پائی جاتی ہے، وہ دو وجہ سے ہے؛ ایک تو اس وجہ سے کہ ان کے پیچھے ملک کی اقتصادی چیزیں ہوتی ہیں؛ اسی لیے ملک کی اقتصادی ترقی اور انحطاط کا کرنسی کی ویلیو پر اثر پڑتا ہے، یعنی: اقتصاد ہی کی وجہ سے ملک کی کرنسی کی ویلیو گھٹتی بڑھتی ہے۔ اور دوسری وجہ یہ ہے کہ ہر ملک عوام کے لیے اپنی کرنسی کا ضامن وذمہ دار ہوتا ہے؛ یہی وجہ ہے کہ جب کوئی ملک اپنی کوئی کرنسی بند کرتا ہے تو کرنسی محض کاغذ کا نوٹ بن کر رہ جاتی ہے اور اس کی کوئی ویلیو یا حیثیت باقی نہیں رہتی۔ اب سوال یہ ہے کہ ڈیجیٹل کرنسی کے پیچھے کیا چیز ہے جس کی وجہ سے اس کی ویلیو

متعین ہوتی ہے اور اس کی ترقی اور انحطاط سے کرنسی کی ویلیو گھٹتی بڑھتی ہے؟ اسی طرح اس کرنسی کا ضامن وذمہ دار کون ہے؟ نیز کرنسی کی پشت پر جو چیز پائی جاتی ہے، کیا واقعی طور پر اس پر کرنسی کے ضامن کا کنڑول ہوتا ہے یا یہ محض فرضی اور اعتباری چیز ہے؟ ڈیجیٹل کرنسی کے متعلق مختلف تحریرات پڑھی گئیں اور اس کے متعلق غور کیا گیا تو معلوم ہوا کہ ڈیجیٹل کرنسی محض ایک فرضی چیز ہے اور اس کا عنوان ہاتھی کے دانت کی طرح محض دکھانے کی چیز ہے اور حقیقت میں یہ فاریکس ٹریڈنگ وغیرہ کی طرح نیٹ پر جاری سٹے بازی اور سودی کاروبار کی شکل ہے، اس میں حقیقت میں کوئی مبیع وغیرہ نہیں پائی جاتی اور نہ ہی اس کے کاروبار میں بیع کے جواز کی شرعی شرطیں پائی جاتی ہیں۔

پس خلاصہ یہ کہ بٹ کوئن یا کوئی اور ڈیجیٹل کرنسی، محض فرضی کرنسی ہے، حقیقی اور واقعی کرنسی نہیں ہے، نیز کسی بھی ڈیجیٹل کرنسی میں واقعی کرنسی کی بنیادیں صفات نہیں پائی جاتیں، نیز ڈیجیٹل کرنسی کے کاروبار میں سٹہ بازی اور سودی کاروبار کا پہلو معلوم ہوتا ہے؛ اس لیے بٹ کوئن یا کسی اور ڈیجیٹل کرنسی کی خریداری کرنا جائز نہیں۔ اسی طرح بٹ کوئن یا کسی بھی ڈیجیٹل کرنسی کی تجارت بھی فاریکس ٹریڈنگ کی طرح ناجائز ہے؛ لہٰذا اس کاروبار سے پرہیز کیا جائے۔

قال اللّٰہ تعالی: وأحل اللہ البیع وحرم الربا الآیة (البقرة: ۲۷۵)، یأیها الذین آمنوا إنما الخمر والمیسر والأنصاب والأزلام رجس من عمل الشیطن فاجتنبوه لعلکم تفلحون (المائدة، ۹۰)، وقال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم: إن اللّٰہ حرم علی أمتي الخمر والمیسر (المسند للإمام أحمد، ۲: ۳۵۱، رقم الحدیث: ۶۵۱۱)، ﴿وَلَا تَأْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ﴾ أي بالحرام، یعني بالربا، والقمار، والغصب والسرقة (معالم التنزیل ۲: ۵۰)، لأن القمار من القمر الذي یزداد تارةً وینقص أخریٰ۔ وسمی القمار قمارًا؛ لأن کل واحد من المقامرین ممن یجوز أن یذهب ماله إلی صاحبه، ویجوز أن یستفید مال صاحبه، وہو حرام بالنص (رد المحتار، کتاب الحظر والإباحة، باب الاستبراء، فصل في البیع، ۹: ۵۷۷، ط: مکتبة زکریا دیوبند)۔ واللّٰہ تعالیٰ اعلم
دار الافتاء، دار العلوم دیوبند[1]

---

[1] darulifta-deoband.com

جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن:

جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کے فتوے دو طرح کے ہیں ایک عدم جواز دوسرا توقف، ممکن ہے توقف والا پہلے کا ہو۔

سوال

کرپٹو کرنسی میں پیسے لگانا حلال ہے یا حرام؟ اسلام میں اس کی کیا حیثیت ہے؟

جواب

کرپٹو کرنسی میں پیسے لگانا ناجائز ہے۔

تجارت کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا میں ہے:

"بٹ کوائن" محض ایک فرضی کرنسی ہے، اس میں حقیقی کرنسی کے بنیادی اوصاف اور شرائط بالکل موجود نہیں ہیں، لہذا موجودہ زمانے میں "کوئن" یا "ڈیجیٹل کرنسی" کی خرید وفروخت کے نام سے انٹرنیٹ پر اور الیکٹرونک مارکیٹ میں جو کاروبار چل رہا ہے وہ حلال اور جائز نہیں ہے، وہ محض دھوکا ہے، اس میں حقیقت میں کوئی مادی چیز نہیں ہوتی، اور اس میں قبضہ بھی نہیں ہوتا صرف اکاؤنٹ میں کچھ عدد آجاتے ہیں، اور یہ فاریکس ٹریڈنگ کی طرح سود اور جوے کی ایک شکل ہے، اس لیے "بٹ کوائن" یا کسی بھی "ڈیجیٹل کرنسی" کے نام نہاد کاروبار میں پیسے لگانا اور خرید و فروخت میں شامل ہونا جائز نہیں ہے۔ فقط واللہ اعلم (۲ / ۹۲)[1]

دار الافتاء التركية:

سؤال: هل يجوز التعامل بالعملات الافتراضية كالبيتكوين والإيثيريوم بهدف الاستثمار؟"

جواب: "من المعروف أن هذه العملات المشفرة ليست تحت سلطة مركزية وبالتالي فإنها لا تقع تحت ضمانة الدولة، وفي هذا السياق فإنه يمكن استعمالها في عمليات المضاربة وغسيل

[1] www.banuri.edu.pak

الأموال، مما يجعل من غير المناسب التعامل بها [١].

دار الافتاء الفلسطينية:

إنّ عملة البتكوين ليس لها وجود مادي ولا ارتباط بالمؤسسات المالية الرسمية، ولا الجهات المالية الوسيطة: من مصارف ونحوها ولا تخضع لسلطة رقابية فإنّ هذه العملة لا تتوفر فيها الشروط المعتبرة في العملات الحقيقية ولا تتحقق فيها الثمنية ولا تصلح أن تُعتمد مقياساً للأثمان التي تُقيّم السلع بها. لذا لا يجوز التعامل بهذه العملة لكونها ليست عملة معتبرة شرعاً ولما تتضمن من الغرر والجهالة الذّي يؤدي إلى ضياع حقوق كثير من الناس، وأكل أموالهم بالباطل فالجهالة تحيط بالبتكوين من كل الجهات: فهي تعتمد على مبادئ التشفير في جميع جوانبها، ولا يتضمن قانون التعامل بها أية معلومات عن الشخص أو بياناته؛ فالجهالة ترافقها بدءاً من اكتسابها واستعمالها

وكذلك لا يجوز التّعامل بباقي العملات الرقمية المشفرة لأنّه ليس لها كيان مادي ملموس، أو وجود فيزيائي.

(المجلس الإسلامي للإفتاء الداخل الفلسطيني [٢])

دار الإفتاء المصرية:

ترى أمانة الفتوى بدار الإفتاء المصرية أن تداول هذه العملات والتعامل من خلالها بالبيعِ والشراءِ والإجارةِ وغيرها حرامٌ شرعًا؛ لآثارها السلبية على الاقتصاد، وإخلالها باتزان السوق ومفهوم العمل، وفقدان المتعامل فيها للحماية القانونية والرقابة المالية المطلوبة، ولما فيها من الافتيات على وُلاة الأمور، وسلب بعض اختصاصاتهم في هذا المجال، ولِمَا تشتمل عليه من الضررِ الناشئ عن الغررِ والجهالةِ والغشِّ في مَصْرِفها ومِعْيارها وقِيمتها، وذلك يدخلُ في عموم قول النبي صلى الله عليه وآله وسلم: «مَنْ غَشَّنَا فَلَيْسَ مِنَّا». فضلًا عما تؤدي إليه ممارستُها من مخاطرَ عاليةٍ على الأفراد والدول، والقاعدة الشرعية تقرر أنه "لا ضرر ولا ضرار." [٣]

---

[١] www.arab-turkey.com

[٢] www.fatwah.net

[٣] https://www.dar-alifta.org

الهيئة العامة للشؤون الإسلامية والاوقاف للامارات العربية المتحدة:

" البيتكوين عملة رقمية لا تتوافر فيها المعايير الشرعية والقانونية التي تجعلها عملة يجري عليها حكم التعامل بالعملات القانونية الرسمية المعتبرة دولّيا. كما أنّها لاتتوافر فيها الضوابط الشرعية التي تجعل منها سلعة قابلة لمقايضة سلع أخرى بها. ولهذا، فإنه لا يجوز التعامل بالبيتكوين أو العملات الالكترونية الاخرى التي لا تتوافر فيها المعايير المعتبرة شرًعا وقانوًنا، وذلك أن التعامل بها يؤدي إلى عواقب غير سليمة، سواء على المتعاملين أو على الأسواق المالية والمجتمع بأكمله. وسواء اعتبرناها نقًدا أو سلعة، فالحكم يشملها في الحالتين .تأخذ هذه الفتوى في الحسبان كون العملات المشفرة عملات أو سلعا، وهي تعتبرها محرمة شرًعا وقانوًنا لعدم توفرها على المعايير الشرعية التي تبيح استخدام عملة ما في التبادل والقياس وحفظ القيم[1].

علماء کونسل انڈونیشیا:

انڈونیشیا کی علماء کونسل نے بھی اس سلسلہ میں ممانعت کا فتوی دیا ہے:

بٹ کوائن کریپٹو کرنسی کا حصہ ہے، ایک تجارتی کرنسی جس کی اصل قیمت واضح نہیں ہے۔ صرف نمبر اور برائے نام کا تبادلہ کیا جاتا ہے۔ ۹-۲۰۲۱/۱۱/۱۱ کو جکارتہ میں انڈونیشیا کی علماء کونسل کے فتویٰ کمیشن کے ۷ویں علمائے اجتماع میں ۱۷ نکات پر اتفاق ہوا، جن میں سے ایک کرپٹو کرنسی کا قانون تھا۔ ۱. قانون کی حکمرانی، کریپٹو کرنسی کا بطور کرنسی استعمال حرام ہے، کیونکہ اس میں غرر اور ضرر ہے اور یہ ۲۰۱۱ کے قانون نمبر ۷ اور ۲۰۱۵ کے بینک انڈونیشیا ریگولیشن نمبر ۱۷ کے خلاف ہے۔ ۲. ڈیجیٹل شے/اثاثہ کے طور پر کرپٹو کرنسی کا قانونی طور پر کاروبار نہیں کیا جاسکتا ہے کیونکہ اس میں

---

[1] اقتصاد العملات المشفرة لعثمان عثمانية واد بن قيراط ۱۵۶

غرر، ضرر اور قمار ہوتا ہے اور شریعت کے مطابق اثاثہ کے اوصاف اس میں پائے نہیں جاتے، اور وہ یہ کہ اثاثہ کے اندر عینیت، قیمت اور متعینہ مقدار ہوتی ہے۔ اثاثہ میں یقینی طور پر مالکانہ حقوق ہوتے ہیں اور خریدار کے حوالے کیے جا سکتے ہیں[۱]۔

دعوت اسلامی:

سوال : کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ کرپٹو کرنسی کے لین دین کا شرعی حکم کیا ہے؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب : دارالافتاء اہلسنّت کی مجلس تحقیقاتِ شرعیہ میں متفقہ طور پر یہ طے ہو چکا ہے کہ کرپٹو کرنسی کا لین دین ناجائز ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ اس میں دھوکے اور غرر کا عنصر واضح ہے۔ ہمیں ڈیجیٹل سروسز کی اہمیت سے انکار نہیں بلکہ بہت سی ڈیجیٹل سروسز ہیں جنہیں ہم روزمرہ کی بنیاد پر استعمال کرتے ہیں جیسے ویب سائٹ کے لئے سَروَر لیا جاتا ہے اور اس کی فیس دی جاتی ہے، ای میل ڈومین کی فیس دی جاتی ہے، ان ڈیجیٹل سروسز کی اپنی ایک اہمیت ہے، ان کا رواج اور عرف ہے اور ان میں کوئی غرر کا پہلو نہیں ہے لیکن کرپٹو کرنسی میں غرر اور دھوکے کا پہلو واضح ہے۔ لہٰذا اس کی خرید و فروخت ناجائز ہے، مسلمانوں پر لازم ہے کہ اس سے دور رہیں وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم[۲]۔

ڈاکٹر ابوزید عبدالعظیم قطر:

د. عبد العظیم إبو زید، إستاذ التمویل الإسلامی المشارک بکلیۃ الدراسات الإسلامیۃ، جامعۃ حمد بن خلیفۃ، عضو مؤسسۃ قطر لکھتے ہیں:

ولا تزال البيتكوين تفتقر إلى الخصائص الضرورية للعملة القانونية في ظل القبول المحدود لها، وبعض المشاكل المتعلقة بالأمان وسلامة الاستخدام، علاوة على تذبذب قيمتها بشكل كبير،

---

[۱] https://mui.or.id انڈونیشیائی زبان سے ترجمہ،

[۲] Darulifta @dawateislami.net

وعلى الرغم من توافر هذه السمات الثلاث في العملات الرقمية المشفرة إلى حد ما، إلا أنها ليست جلية أو متأصلة فيها لدرجة تؤهلها لأن تكون عملة صالحة. ومن الممكن مستقبلاً أن تتطور هذه العملات وتصبح عملة معترفاً بها عالمياً، ولربما حلّت محل العملات التقليدية، لكن هذا الأمر يحتاج إلى بعض الوقت ويتطلب إجراءات حوكمة مناسبة لتنظيمها وإخضاعها للرقابة والسيطرة بهدف تفادي المخاطر الكبيرة والمخاوف المرتبطة بالتعامل بهذه العملة. وقد جاء في بيان لبنك التسويات الدولية، الذي يعد المصرف المركزي لكل المصارف المركزية الأخرى: "في الوقت الذي تعد فيه العملات الرقمية أداة ثورية مبتكرة إلا أنه من الخطورة البالغة أن تُستخدم كعملة قانونية في الوقت الحالي.[1]"

استاذ باسم احمد عامر:

ڈاکٹر باسم احمد عامر استاذ کلیۃ الآداب جامعۃ البحرین الصخیر بٹ کوائین سے متعلق اپنے مقالہ "العملات الرقمية (البتكوين نموذجا) ومدى توافقها مع ضوابط النقود في الإسلام" میں بحث کے خلاصہ کے طور پر لکھتے ہیں:

"وقد خلص الباحث إلى أن هذه العمات الرقمية بصورتها الحالية المطروحة على لعتبارات متعددة مذكورة في ثنايا البحث، أبرزها أن هذه العمات الساحة محرمة شرعا غير متوافقة مع ضوابط النقود المقررة عند الفقهاء".

د. حمزة عدنان:

دکتور حمزہ عدنان اپنے مقالہ "النقود الرقمية من منظور اقتصادي اسلامي" میں خلاصہ بحث میں لکھتے ہیں:

"وتوصلت الدراسة الى ان الاسلام لم يشترط شكلا معينا للنقود، و انما اكد على ضرورة تحقق وظائفها بشكل كامل، و بالرجوع الى المعايير الاقتصادية الضابطة لكفاءة النقد تبين ان البتكوين لم تحصل شروط الكفاءة النقدية، و توصلت الدراسة ايضا الى ان الموقف الفقهى من البتكوين اذ يمنع تعدينها و التعامل بها، فانه لا يمنع من وجود نقود رقمية تحقق شروط

[1] (www.qf.org.qa)

الکفاءۃ النقدیۃ، واوصت الدراسۃ بضرورۃ وجود عملات رقمیۃ تصدر من سلطات مرکزیۃ[1]۔

د. أحمد بن هلال الشیخ:

ڈاکٹر احمد بن ھلال الشیخ مجمع الفقہ الاسلامی الدولی کے لیے لکھے گئے مقالہ "العملات الرقمیۃ المشفرۃ حقیقتھا وخصائصھا وصفتھا وحکمھا" میں رقم طراز ہیں:

لقد اختلفت انظار الاقتصادیین حول نقدیۃ العملات الرقمیۃ المشفرۃ حیث ذھب بعضھم الی انھا لیست نقودا، وانما ھی سلع، لانھا لا تمتلک وظائف النقد المعروفۃ، فلایمکن اعتبارہا نقودا، فھی تعد من انواع الاصول الاستثماریۃ، و ذھب رای ثالث الی انھا لیست نقودا، و لیست سلعا، لانھا بالاضافۃ الی انھا لاتتمتع بوظائف النقد فھی لیس لھا کیان ملموس حتی یمکن اعتبارہا سلعا بل ھی ارقام فقط ۔ ترتب علی اختلاف الاقتصادیین حول نقدیۃ العملات المشفرۃ اختلاف الفقہاء حول نقدیتھا ایضا، فقد ذھب اکثر المعاصرین الی انھا لیست نقودا، و ذلک ان النقود فی الفقہ الاسلامی یشترط فیھا اصدار الدولۃ لھا، فھذہ النقود تشبہ النقود المغشوشۃ وتراب الصاغۃ التی تحدث عنھا الفقہاء قدیما، فضلا عن انھا تحتوی علی کثیر من المخاطر التی تجمعھا لاتتمتع بالاستقرار النسبی، بینما ذھب البعض الی ان العملات الرقمیۃ ھی نقود فی حق من تعامل بھا، لان النقود تکسب ھذہ الصفۃ من حق المتعاملین علیھا

ڈاکٹر صاحب نے اول الذکر رائے کو ترجیح دی ہے۔ فرماتے ہیں: بعد عرض اقوال الاقتصادیین وادلتھم من مدی نقدیۃ العملات الرقمیۃ المشفرۃ و مناقشۃ مایستحق المناقشۃ منھا اری ترجیح قول القائلین بان العملات الرقمیۃ لیست نقدا و لا سلعۃ[2]۔

فتوی المجلس الاسلامی السوری:

"العملات المشفرة أنواع عديدة، ولا يزال الجدال محتدًما حول اعتبارها وتداولها قانونيًا، ولا يمكن إعطاؤها حكًما واحًدا عاًما، لذا لا بد من التفصيل بالنظر إلى اعتبارات مؤثرة؛ فبالنظر إلى العملات المشفرة، فإنّها تتشابه في العديد من الأمور، أهمها - : أن يتم إنتاجها برمجًيا في بيئة إلكترونية مشفرة، ويكون التعامل بها وتداولها إلكترونيًا، أي ليس لها وجود في الواقع، فهي غير محسوسة كالعملة الورقية؛ -إنّها لا مركزية ولا تصدر بموجب قانون ذي سلطة معتبرة، ولا ترعاها حكومة، بل تغلب عليها الجهالة في المصدر والنشأة،

---

[1] www.aliftaa.jo

[2] "العملات الرقمية المشفرة حقیقتھا وخصائصھا وصفتھا وحکمھا ص: ۲۵"

في حين أن العملات هي أحد أوجه السيادة والاستقلال في الحكم وفي الاعتبارات السياسية؛ -عدم وجود مرجعية لتقويمها في التداول والتسعير، ولا مرجعية في الرقابة على السيولة المتدفقة في الأسواق؛ -ليس لهذه االعملات المشفرة غطاء من الذهب أو سلةالعملات أو الاحتياطي الاجنبي، أو غير ذلك مما هو متعارف عليه في الاقتصاد النقدي، ما يحدد قيمة العملة وقوتها. ولذلك، لاتكتسب هذه االعملات المشفرة أي قوة ثمنية؛ -تحّف بهذه االعملات مخاطر كثيرة وشبهات واضحة؛ فعدم وجود اعتبار قانوني ولا ضوابط في تداولها والرقابة عليها يجعلها سوًقا رائجة لتجار االعملات بطرائق غير شرعية وللعصابات الدولية، وعصابات غسيل الأموال، ويقوي ذلك ما تتميز به من اللامركزية عموًما. كما أن من المخاطر المحفوفة بها اعتمادها على الشبكة العنكبوتية بالدرجة الاولى، وهذا يعني أن أي خطأ تقني في الشبكة أو وجود هاكر في التقنيات يؤدي إلى ضياع هذه االعملات الافتراضية المشفرة. بناء على ما تقدم من تصور، فإّن المجلس يرى حرمة التعامل بهذه االعملات المشفرة كالبيتكوين وغيرها في وضعها الحالي بما سبق بيانه، لتعدد المخاطر والأسباب المؤدية إلى التحريم من الجهالة والغرر وشبهة القمار. وإذا أزيلت المخاطر السابقة عن هذه االعملات بأن أصدرت عن مصارف مركزية أو مؤسسات موثوقة، واعُتمدت باعتبارها عملات لها قيمة مقدرة وفق آليات محددة، واشتملت على آليات واضحة لمنع التلاعب بها، واستخدامها بعمليات غير سليمة، فلا مانع من التعامل بها بعد النظر في حالها، ما لم يختلط بها ما يقتضي منعها من ربا أو غيره من المحرمات[1].

توقف

مجمع الفقہ الاسلامی الدولی جدہ:

مجمع الفقہ الاسلامی الدولی جدہ کے چوبیسویں اجلاس میں جو دبئی میں ۹،۸،۷ ربیع الأول ۱٤٤۱ھ- مطابق: ۰۴-۰۶نومبر ۲۰۱۹ء، منعقد ہوا یہ مسئلہ بھی زیر بحث رہا، لیکن اکیڈمی نے کوئی فیصلہ نہیں کیا بل کہ مزید غور و فکر کی دعوت دی ہے۔ ملاحظہ ہو اس اجلاس کی قرار داد:

[1] (اقتصاد العملات المشفرة عثمان عثمانیہ واد بن قیراط ۱۵۳-۱۵۴)

"من خلال الأبحاث المعروضة والمناقشات التي دارت تبين أن ثمة قضايا مؤثرة في الحكم الشرعي لا تزال محل نظر منها:

١. ماهية العملة المعمّاة (المشفرة) المرمزة هل هي سلعة أم منفعة أم هي أصل مالي استثماري أم أصل رقمي؟ ٢- هل العملة المشفرة متقومة ومتمولة شرعًا؟ ثالثًا: نظرًا لما سبق ولما يكتنف هذه العملات من مخاطر عظيمة وعدم استقرار التعامل بها؛ فإن المجلس يوصي بمزيد من البحث والدراسة للقضايا المؤثرة في الحكم. والله أعلم"[1].

اسلامک فقہ اکیڈمی انڈیا:

اسلامک فقہ اکیڈمی انڈیا کا اکتیسواں اجلاس جو سال گذشتہ نومبر (۲۰۲۲) میں منعقد ہوا، جس میں کریپٹو کرنسی کا مسئلہ بھی زیر بحث رہا، لیکن اس پر کوئی فیصلہ نہیں ہوا، بل کہ اس مسئلہ میں غور وفکر کے لیے ماہرین فن اور فقہاء کی ایک کمیٹی بنانے کی سفارش کی گئی ہے:

"ورچول کرنسی تبادلہ مال کی ایک نئی صورت ہے جس کا حسی وجود نہیں ہوتا، اس لحاظ سے وہ ثمن خلقی (سونا چاندی) اور ثمن اصطلاحی سے مختلف ہے، ابھی اس کرنسی کی تیکنیکی تفصیلات اور قانونی حیثیت واضح نہیں ہو سکی ہے، اس لیے ورچول کرنسی کے شرعی احکام سے متعلق موضوع کو ملتوی کیا جاتا ہے، اور اکیڈمی سے گزارش کی جاتی ہے کہ وہ اس پر غور کرنے کے لیے ماہرین اور فقہاء کی ایک کمیٹی بنائے، اور مزید تفصیلات فراہم ہونے کے بعد اس بارے میں فیصلہ کیا جائے[2]".

فتوى كلية الشريعة جامعة النجاح الوطنية دار الافتاء الفلسطينية:

تعد عملة البيتكوين مسألة حديثة وقد تضاربت الآراء وافترقت في بيان حكمها الشرعي، فمن قائل بجوازها قياساً على العملات الورقية ولتعارف الناس على استخدامها والعمل بها، ومن قائل بتحريمها لاختلافها عن النقود الورقية والذهب والفضة، بدليل عدم اعتراف دول العالم بها بشكل رسمي وان سمحت بتداولها. وهناك من توقف في اعطاء الحكم الشرعي مع انه اوجب الزكاة فيها اذا ملك منها النصاب وحال عليه الحول. وأنا أرى ان بيان الحكم الشرعي يحتاج الى محددات معينة والاجابة على بعض الاسئلة منها: تحديد معنى العملة ومدى أهمية دور الدولة في اصدارها، ما مدى الجهالة والمخاطرة التي تحيط بهذه العملة خاصة انها

---

[1] https://iifa-aifi.org

[2] تجاویز: ۳۱واں فقہی سیمینار ۲۰۲۲ منعقدہ برہان پور

تقوم على عملية برمجة وحل خوارزميات وأرقام سرية على جهاز الحاسوب وهذا معرض للهجمات الفيروسية واختراقها وانهاء كل الحسابات وضياعها ، لذلك فإنني أميل إلى التروي في اعطاء الحكم الشرعي في هذه المسألة لحين استقرار التعامل بها بين حكومات الدول خاصة ان هناك من مشايخ العصر من قلب رأيه في المسألة لعدم وضوح أبعاد هذه العملة أمامه، كما أرى ضرورة مشاركة خبراء البرمجة الالكترونية والتقنيات الحديثة وأهل الاقتصاد في توضيح المسألة قبل البت في الحكم الشرعي ليكون الحكم عن بينة [۱]۔

ڈاکٹر اسماء سالمین:

ڈاکٹر اسماء سالمین اپنے مقالہ "العملات الافتراضية حقيقتها وتكييفها وحكمها الشرعى" میں اپنے خلاصہ بحث کو بیان کرتے ہوئے رقم طراز ہیں:

"وخلص الباحث الى ثلاث نتائج رئيسية هى: ان العملات الافتراضية لاتتحقق فيها وظائف النقود، ولاشروطها، وانها تكيف باعتبارها سلعا الكترونية ، وان التعامل بها على صورتها الحالية مما يتوقف فيه[۲]"

جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن:

جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کا ماقبل میں ایک فتوی تحریم کا گذر چکا، دوسرا فتوی توقف کا ہے جو ہم یہاں ذکر کرنا چاہتے ہیں:

سوال: کیا بٹ کوئن کرنسی کا شرعی حکم کیا ہے؟

جواب "بٹ کوائن" یا دیگر ناموں سے متعارف ڈیجیٹل کرنسیوں کا معاملہ تا حال مشکوک اور تحقیق طلب ہے، اور تا حال پاکستان میں اسے قانونی کرنسی کی حیثیت بھی حاصل نہیں ہے، اس لیے اس کی خرید وفروخت نیز اس کے ذریعہ کاروبار کی کسی بھی شکل سے اجتناب کیا جائے [۳]۔

دار الإفتاء الإخلاص کراچی:

عنوان: کرپٹو کرنسی (Crypto Currency) کا حکم (No-۲۵۲۰)

---

[۱] كلية الشريعة, جامعة النجاح الوطنية دار الافتاء الفلسطينية، رقم الفتوى ٦٨١٠٦٨

[۲] (مجلة الحقوق والعلوم الانسانية المجلد ۱۴ العدد ۱۰ (2021) ص ۱۰۹)

[۳] www.banuri.edu.pk Fatwa No: ۱۴۴۴۲۰۶۲۰۰۶۵۱

سوال: مفتی صاحب! کرپٹو کرنسی خرید و فروخت کرنا حلال ہے یا حرام؟

جواب: کرپٹو کرنسی (Crypto Currency) چونکہ کرنسی کی ایک جدید ڈیجیٹل شکل ہے، جس کی حقیقیت ابھی مکمل طور پر واضح نہیں ہوئی، نیز اس کے ریٹ میں تیزی سے تبدیلی کی وجہ سے اس میں عدم استحکام اور بہت سے ملکوں میں حکومتوں کی پشت پناہی نہ ہونے اور اس قسم کے دیگر مختلف پہلوؤں سے علماء کرام تحقیق کر رہے ہیں؛ لیکن اب تک اس پر شرعی اصولوں کا اطلاق اور اس کی شرعی حیثیت پورے طور پر واضح نہیں ہو سکی ہے، اس لئے فی الحال اس کے ذریعے معاملات میں لین دین کرنے سے احتیاط کرنی چاہئے۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

دارالافتاء الاخلاص، کراچی[1]

د. يوسف بن عبدالله الشبلي

د. یوسف بن عبداللہ الشبلی عضو الجمعیۃ الفقہیۃ السعودیۃ، وعضو سابق بمجلس إدارۃ الجمعیۃ العلمیۃ للمصرفیۃ نے بھی اس سلسلہ میں توقف اختیار کیا ہے[2].

اسی طرح شیخ عبدالعزیز الفوزان نے بھی توقف اختیار کیا ہے[3].

دکتورہ لیلی بنت علی:

دکتورہ لیلیٰ بنت علی استاذ مساعد بقسم التخصص فی الفقہ کلیۃ الشریعۃ طائف اپنے مقالہ "العملات الرقمیۃ الالکترونیۃ" میں معاصر علماء کے تینوں موقف (عدم جواز، جواز، توقف) کو ذکر کرنے کے بعد رقم طراز ہیں:

"يترجح عندى الراى الثالث القائل بالتوقف، حتى يتحقق القبول العام، وتعتبر عملة نقد، ويكون التعامل بها عندئذ مباحا، كما يباح الان التعامل بالورق النقدى اضطرارا، وتصبح بديلا

[1] https://alikhlasonline.com/detail.aspx?=۲۵۲۰

[2] سوال و جواب Youtube

[3] دیکھیے قناۃ Muslim: https://youtu.be/۲n۲zFp۹r۸۲U?si=wYFVrcLRbCkgYJ۲m

مشابہا لہ، فتاخذ حکمہ وھو القول الوسط بین المجیزین والمانعین، ولان العبرۃ شرعا بقیام النقود بوظائفھا بان یتاجر بہا باعتبارہا وسیطا لا المتاجرۃ فیہا ،وتحویلہا الی سلعۃ والخروج بہا عن وظائفہا، وھذا ما فطن لہ الامام مالک یوم ان قال فرضا: "ولوجرت الجلود بین الناس مجری العین المسکوک لکرھت بیعہا بذھب اوورق نظرہ"[1]

تفصیل

تفصیل کرنے والوں نے مختلف لحاظ سے تفصیل کی ہے، کچھ لوگوں نے ان ملکوں میں جہاں حکومتوں نے اسے تسلیم کیا ہے وہاں اسے جائز اور جہاں تسلیم نہیں کیا ہے وہاں ناجائز۔ ملاحظہ ہو درج ذیل فتاوے:

دارالعلوم وقف دیوبند:

کرپٹو کرنسی کا شرعی حکم

سوال کرپٹو کرنسی کی خرید و فروخت کے جواز اور عدم جواز کے حوالے سے راقم نے دارالعلوم دیوبند، دارالعلوم وقف دیوبند کے علاوہ نصف درجن سے زائد دارالافتا سے استفسار کیا؛ لیکن صرف دارالافتا دارالعلوم وقف دیوبند سے ہی جواب آیا۔ ملک کے بعض نامور مفتیان کرام سے بھی براہ راست اور بالواسطہ رابطہ کیا گیا؛ لیکن کوئی جواب نہیں آیا۔ حتیٰ کہ بعض بڑے مفتیان کرام نے اس موضوع پر جواب دینے سے نہ صرف انکار کیا، بلکہ سوال کرنے پر یہ کہہ کر ناراضگی کا اظہار کیا کہ ان سب مسائل کو کیوں موضوع بحث بنایا جارہا ہے۔ ناچیز نے کرپٹو کی تاریخ اور حقیقت کے بارے میں جاننے کے لیے کافی ریسرچ کیا۔ بعد ازاں ایکس چینج میں اکاونٹ کھول کر عملی تجربہ سے گذرا۔ ساتھ ہی دارالعلوم دیوبند کے فتویٰ کو بھی سمجھنے کی کوشش کی۔ پھر ان تمام چیزوں کی روشنی میں

---

[1] (العملات الرقمیۃ الالکترونیۃ دراسۃ فقہیۃ مقارنۃ)

ایک استفتا ترتیب دے... بعد ازاں ایکس چینج میں اکاونٹ کھول کر عملی تجربہ سے گذرا۔ ساتھ ہی دارالعلوم دیوبند کے فتویٰ کو بھی سمجھنے کی کوشش کی۔ پھر ان تمام چیزوں کی روشنی میں ایک استفتا ترتیب دے کر ملک کے مختلف دارالافتا میں بھیجا، لیکن صرف دارالعلوم وقف دیوبند ہی کی طرف سے جواب آیا۔ وہ جواب درج ذیل ہے:

مفتیان کرام سے درج ذیل مسئلہ میں شرعی رہنمائی کی گذارش ہے:

"ڈیجیٹل کوڈ پر مبنی کرنسی جسے کرپٹو کرنسی کہاجاتا ہے، اور ڈالر یا روپیہ کی طرح اس کا کوئی خارجی وجود نہیں ہوتا، کو خریدنا اور بیچنا جائز ہے یا نہیں؟ وضاحت کے لیے عرض ہے کہ ۲۰۰۸ میں آئے عالمی کرائسیس کے بعد دنیا کے موجودہ معاشی نظام کے متبادل کے طور پر یہ کرنسی وجود میں آئی تھی، جس کا بنیادی مقصد یہ تھا کہ ایسی کرنسی بنائی جائے جس پر کسی ملک یا بینک یا تھرڈ پارٹی کا کنٹرول نہ ہو، جس طرح کہ روپیہ پر آر بی آئی بینک کا، کھاتہ میں جمع ہماری رقم پر بینک کا کنٹرول ہوتا ہے۔ دارالعلوم دیوبند کے فتویٰ میں ناجائز کہا گیا ہے اور دلیل یہ دی گئی ہے کہ اس مبیع کا وجود فرضی ہے، اس لیے ناجائز ہے۔ اسی طرح کہا گیا ہے یہ سٹہ اور جوا کی ایک قسم ہے۔ عملی تجربہ کے بعد یہ کہنے میں حق بجانب ہوں کہ اس میں کرنسی کے تبادلہ کی طرح لین دین ہوتا ہے، اس لیے جوا کی بات سمجھ میں نہیں آتی۔ اسی طرح مبیع کا اگرچہ خارجی وجود نہیں ہوتا، تاہم ڈیجیٹل کوڈ ہوتا ہے، جس کو بطور ثمن و نقد استعمال کیا جاتا ہے، جس طرح آن لائن ٹرانزیکشن میں ٹرانزیکشن آئی ڈی ہوتی ہے۔ علاوہ ازیں کرپٹو کرنسی کا لین دین اور چلن پوری دنیا میں عام ہوتا جارہا ہے، اور عین ممکن ہے کہ مستقبل قریب میں آن لائن پیمنٹ کی طرح رقم کے متبادل کے طور پر کرپٹو کرنسی استعمال کی جانے لگے؛ کیوں کہ کچھ موجودہ کرنسی والے ممالک بھی کرنسی چھاپنے کے ساتھ ساتھ، یا کرنسی کے متبادل کے طور پر کرپٹو کرنسی کا رواج دے رہے ہیں، اس میں یو ایس کا کرپٹو کرنسی اس کی مثال ہے۔

امید ہے کہ شرعی رہنمائی فرما کر عنداللہ ماجور ہوں گے۔ جزاکم اللہ خیرا و احسن الجزا۔

محمد یاسین جہازی ۲۳-۱۲- ۲۰۲۰

جواب از دار الافتادار العلوم وقف دیوبند:

واللہ الموفق: کسی بھی چیز کے کرنسی بننے کے لیے ضروری ہے کہ مقامی حکومت اور اسٹیٹ کی جانب سے اس کرنسی کو سکہ اور ثمن تسلیم کرکے اس کو عام معاملات میں زر مبادلہ کا درجہ دے دیا گیا ہو، ایسی کرنسی کو لوگ رغبت ومیلان کے ساتھ قبول کرنے کے لیے آمادہ بھی ہو جائیں اور اسے رواج عام مل جائے۔ مذکورہ وضاحت کی روشنی میں عرض ہے کہ موجودہ حالات میں کرنسی کے لیے خارجی وجود ضروری نہیں ہے؛ بلکہ قانونی حیثیت اور لوگوں میں رواج کی وجہ سے بھی اس کو ثمن تسلیم کرلیا جائے گا، جیسا کہ آج کل آن لائن ٹرانزیکشن میں ثمن میں کوئی خارجی وجود نہیں ہوتا ہے؛ لیکن اگر کسی کو ٹرانسفر کیا جائے اور اس کا خارجی وجود چاہے، تو ایسا کرنے پر قادر ہوتا ہے۔ کرپٹو کرنسی کی یہ صورت حال نہیں ہے، نہ ہی اس کا عام چلن ہے اور نہ ہی ہر جگہ اس کو قانونی حیثیت حاصل ہے، اس لیے جن ملکوں میں ان کو قانونی حیثیت حاصل ہو، اور لوگوں میں اس کا رواج بھی حاصل ہو، تو اس ملک میں کرپٹو کرنسی سے خرید وفروخت کرنا جائز ہے اور جہاں پر اس کو ابھی قانونی حیثیت حاصل نہیں ہے، وہاں پر اس کو ثمن کا درجہ حاصل نہیں ہوگا، اور نہ ہی اس سے خرید وفروخت کرنا درست ہوگا۔

حوالے: فتاویٰ شامی، مطلب فی النبیرۃ والزیوف، جلد ۵، ص/۲۳۳۔ البحر الرائق، کتاب البیع، جلد ۵، ص/۲۷۷۔ (طوالت کی وجہ سے عبارت حذف کردی گئی ہے)

واللہ اعلم بالصواب۔

کتبہ: امانت علی قاسمی

دار الافتادار العلوم وقف دیوبند[1] ۱۴-۵-۱۴۴۲ھ۔ (۳۰/ دسمبر ۲۰۲۰)

---

[1] https://jahazimedia.com

ڈاکٹر عبداللہ بن نجیم:

ڈاکٹر عبد اللہ بن نجیم استاذ کلیۃ الشریعۃ والقانون جامعۃ اعبوک اپنے مقالہ کے آغاز میں ماحصل کو ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"یجیب ھذا البحث عن حکم البتکوین وان الحکم فیہا یختلف من الدول الاسلامیۃ ومن غیر الدول الاسلامیۃ، لا یحق للرعیۃ ان یصدروا ھذہ العملات لاتفاق الفقہاء علی ان سلطۃ الاصدار خاصۃ بولی الامر، ھو یمنع من اصدار ھذہ العملات، وکذلک الدول الکافرۃ التی تمنع مواطنیہا من اصدارا ھذہ العملیات لان الکفار مخاطبون بفروع الشریعۃ علی القول الراجح، وکذلک ایضا مایقال فی الاصدار یقال فی التعامل بہا، الا ان ھناک دولا سمحت بہا، فھنا یجوز اصدارہا ویجوز التعامل بہا، بل ھی عملۃ رسمیۃ"[1]۔

مفتی عبدالقیوم ہزاروی:

سوال نمبر: ۴۵۲۳

بٹ کوئن کی ٹریڈنگ کا کیا حکم ہے؟

- **سائل:** محمد مدثر رضویمقام: راجکوٹ، انڈیا تاریخ اشاعت: ۷ انومبر ۲۰۱۷ء

جواب: دنیا کا تسلیم شدہ اصول ہے کہ ابتدائی، حقیقی اور اصل زَر (Money/ Currency) سونا و چاندی ہیں۔ زر کی دوسری شکل کاغذی زَر (Paper Currency) ہے جو بذاتِ خود مال نہیں ہے بلکہ اس میں جو مالیت پائی جاتی ہے وہ ملک کی اقتصادیات ہے۔ کیونکہ ملکی اقتصادی ترقی و تنزلی کا اثر فوری طور پر کرنسی کی قدر (Value) پر پڑتا ہے۔ اس کرنسی کی قدر کی ضمانت ملک کا مرکزی یا کرنسی جاری کرنے والا بینک دیتا ہے، یہی وجہ ہے کہ جب کوئی ملک اپنی کوئی کرنسی بند کرتا ہے تو کرنسی محض کاغذ کا ٹکڑا بن کر رہ جاتی ہے۔ زَر کی ایک تیسری صورت جو عصرِ حاضر میں سامنے آئی ہے وہ ڈیجیٹل کرنسی (Digital Currency) ہے۔ یہ کرنسی کسی خاص مرکز (حکومت یا سٹیٹ) کے تابع یا ملکیت نہیں ہے

---

[1] (البتکوین دراسۃ فقہیۃ۲)

بلکہ اس کی حیثیت ایک آزادانہ اور خود مختار زر کی ہے جو براہ راست عوام کی ملکیت ہے۔ یہ سکے یا کاغذی نوٹ کی بجائے کمپیوٹر سرور پر محفوظ ہے جس کا ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنے کا عمل انٹرنیٹ یا کسی ڈیجیٹل ڈیوائس کے ذریعے کیا جا سکتا ہے۔ اسی لیے اسے مجازی یا غیر مادی زر (Cryptocurrency/ Virtual Currency) کہا جاتا ہے۔ اس ڈیجیٹل کرنسی کی ایک شکل بٹ کوئن (Bitcoin) ہے۔

دیگر ڈیجیٹل کرنسیوں کی طرح بٹ کوئن کا وجود محض انٹرنیٹ تک محدود ہے، خارجی طور پر اس کا کوئی جسمانی وجود نہیں۔ اس کی تخلیق (Mining) اور لین دین (transaction) بلاک چین ٹیکنالوجی (Block-Chain Technology) سے ہوتا ہے۔ اسے تاحال عام کرنسی کی طرح کا قبولِ عام اور قانونی حیثیت بھی حاصل نہیں اس کا استعمال بہت سارے خدشات کو جنم دیتا ہے۔ اس کے پیچھے کوئی منظم ادارہ یا حکومت نہیں ہے، اس کی مارکیٹ میں طلب و رسد کا درست اور بروقت اندازہ لگانا مشکل ہوتا ہے جس کی وجہ سے اس کی حقیقی مالیت بھی صحیح طریقے سے معلوم نہیں ہو سکتی۔ کچھ ممالک میں بٹ کوئن سمیت دیگر ڈیجیٹل کرنسیوں کو قانونی طور پر تسلیم کیا گیا ہے۔ جن ممالک میں ڈیجیٹل کرنسی کے لین دین اور اس کے ذریعے معاملات طے کرنا قانوناً تسلیم شدہ ہے وہاں اس کے استعمال میں شرعاً کوئی حرج نہیں، البتہ جہاں یہ قانوناً ممنوع یا غیر تسلیم شدہ ہے وہاں اس کے لین دین اور اس کے ذریعے ٹریڈنگ سے احتراز کرنا بہتر ہے۔ **واللہ ورسولہ اعلم بالصواب۔**

مفتی: عبدالقیوم ہزاروی[1]

وہیں بعض لوگوں نے یہ تفصیل کی ہے کہ جن کرپٹو کرنسی سے وابستہ ناجائز پروجیکٹ ہیں

[1] www.thefatwa.com

جن کو حاصل کرنے کے لیے ان کرنسیوں کا استعمال ہوتا ہے وہ ناجائز ہیں جیسے ڈی فائی یعنی فائنانس میں استعمال ہونے والی کرنسیاں جیسے "کریپٹو حلال" پلیٹ فارم کے نگراں علماء۔ اس کے ذمہ دار ڈاکٹر محمد یوسف غزہ کے رہنے والے فلسطینی ہیں، ڈاکٹر صاحب نے فقہ مقارن اور خاص طور پر فقہ المعاملات میں تخصص کیا ہے اور "منتدی الاقتصاد الاسلامی" اور "رابطۃ علماء فلسطین" کے ممبر اور قضایا مالیہ کے شرعی حکم ہیں۔ اسی طرح "اتحاد المستثمرین العرب" اور بعض دیگر ادارے اس نہج پر تحدید و تقسیم کرتے ہیں۔

جواز

دکتور مصطفی قطب سانو:

ڈاکٹر مصطفی قطب سانو جنرل سیکریٹری مجمع الفقہ الاسلامی الدولی جدہ اپنے مقالہ " نقدية العملات الرقمية المشفرة" میں لکھتے ہیں:

لئن اسلفنا القول بان مفهوم مصطلح النقود فى الدرس الفقهى عرف جملة من التطورات و التغيرات عبر العصور والدهور حتى بات مفهوما شاملا لكل ما يستعمل وسيطا للتبادل، والتعامل، سواء اكان ذلك الشئ من ذهب ام من فضة، ام من نحاس، ام من جلود، ام من ورق، ام من غير ذلك، شريطة ان يقبل قبولا عاما مستنده فى الغالب القيمة الذاتية، كما الحال فى الذهب والفضة، او الادارة السلطانية، كما هو الحال فى الاوراق النقدية التى تصدرها الدول عبر مصارفها و مؤسساتها النقدية، او العرف المستقر لدى شريحة من الناس كالتجار والصناع كان تعارفوا على اعتماد نحاس او حديد، او رمز، او غير ذلك، بناء على هذا، فانه يمكننا تقرير القول الهادئ بان العملات الرقمية اليوم تعد فى الدرس الفقهى نقودا، لانها امست فى العصر الراهن وسيطا للتبادل و التعامل، و تلقى يوما بعد يوم قبولا عاما فى كثير من الاقطار و الامصار[1]۔

د۔ فیاض عبد المنعم:

ڈاکٹر فیاض عبد المنعم عضو مجمع الفقہ الاسلامی الدولی جدہ رقم طراز ہیں:

و بالنظر الى العملات الرقمية المشفرة و بالتحديد البتكوين، فانها تتناول كثمن فى

---

[1] الاستاذ الدكتور قطب مصطفى سانو، عضو مجمع الفقه الاسلامى الدولى، نقدية العملات الرقمية المشفرة ١٤

صفقات لشراء بعض السلع او دفع ثمن بعض الخدمات او دفع الضرائب للحکومات۔۔۔الخ، وهی فی کل ذلک تعد ثمنا، وهی من نوع النقود لاصطلاحیة او العرفیة، عند من یقبل الدفع للثمن بها۔ ووفقا لهذا المجتمع الخاص بهذه العملة الرقمیة المشفرة (البتکوین) فان المضاربة علی اسعارها من جانب المتعاملین، لایعنی انتفاء صفة النقد العرفیة عنها، فاننا نجد ان النقدین: الذهب والفضة قد اصبحت المضاربة علی اسعارها شیئا معتاد فی الاقتصاد المعاصر، وکذلک المضاربة علی اسعار صرف النقود الورقیة الحکومیة، کما نراه فی بورصات الصرف العالمیة[1]۔

د۔محی الدین علی القری:

ڈاکٹر محی الدین علی القری اپنے مقالہ "العملات المشفرۃ" میں لکھتے ہیں:

"النقود الرقمیة المشفرة هی نقود اذا انتشرت وتعارف الناس علی التعامل بها کنقود فانه تکون نقود یجوز التعامل بها فی البیوع والاجارات و جمیع عقود المبادلات، وتجب فیها الزکاة، ویقام الحد علی سارقها۔۔الخ، تماما کما تتعامل مع الریال والدولار والجنیه والیورو، ۔۔الخ، ولامستند لمن قال بحرمتها لان جمیع ایرادات المحرمین لاتنهض حجة للقول بالتحریم[2].

ڈاکٹر عبدالباری مشعل:

ڈاکٹر عبد الباری مشعل عضو مجمع الفقہ الاسلامی لکھتے ہیں:

"اظهر الواقع ان البتکوین و العملات الرقمیة المشفرة الاخری التی تلیها فی الاهمیة متمولة و متقوم شرعا، کما استعملت استعمال النقود و الاثمان فی المعاملات التجاریة، وان لم تحظ بالاعتراف القانونی کعملة قانونیة ملزمة فی الوفاء والابراء، غیر ان التعامل نها فی العدید من دول العالم لایعد امرا غیر قانونی، والجدید بالذکر تم الاعتراف بها کعملة قانونیة ملزمة فی دولة السلفادور۔ وفیما یتعلق بالتوکینز یلاحظ ان المشروع الذی تطرح من اجله لابد ان یکون مشروعا حتی تکون متقومة شرعا[3]"۔

ڈاکٹر احمد مهدی البلوافی:

ڈاکٹر احمد مہدی بلوافی اسے مال اور ثمن کے درمیان دائر مانتے ہیں، فرماتے ہیں:

---

[1] العملات الرقمیة المشفرة المفهوم والانواع والاصدار والتداول والتکییف الفقهی لها: ۹۷

[2] (العملات المشفرة ۱۱)

[3] القضایا المؤثرة فی حکم التعامل بالعملات الرقمیة المشفرہ ۵۶

"يتردد الوصف الفقهى للعملات الرقمية المشفرة بين امرين: عملة(ثمن) واصل (digital asset)التوصيف الاول يسنده اصل النشاة والمنطلق-كما ورد فى ورقة ساتوشى ناكاموتووفى بعض التقاريروالدراسات الاخرى-كمايدعمه التطبيق كذلك۔والتوصيف الثانى يدعمه الواقع العملى، والعديد من التقارير و الدراسات۔ وتبقى مسالة ايهما الاغلب(قاعدة الغلبة) تحتاج الى مزيد فحص و دراسة بناء على معطيات مدنية، و يبدو انه صعب المنال فى حدود اطلاع الباحث القاصر[1]

د۔ابونصر بن محمد شخار:

ڈاکٹر ابو نصر بن محمد شخار لکھتے ہیں:

"بينا فى المباحث السابقة بالوصف والتحليل و التاصيل مشروعية العملات المشفرة اللامركزية، باعتبارها اصولا مالية، ورجحنا ان لها صفة النقدية والثمنية بوجه من الوجوه، وتاخذ احكام النقدين فى الصرف والربا والزكاة، وتنضبط بضوابطها وقواعدها، لانها وسيلة للادخار وخزن القيمة، وكنز الثروة، واداة لتحويل الاموال شراء الذهب والنقود التقليدية، ولا تقتنى الا لهذه الاغراض، فليست عروض قنية للاستهلاک، على الرغم من ادائها لحد الآن لوظيفة وحدة الحساب، و تقويم المثمنات مباشرة بسبب جدتها و تقلب اسعارها، وهذا الوضع اشبه بوضع الذهب فى الوقت المعاصر بعد انفكاک العملة الرقمية عنه[2]۔

دکتوره شادیه محمد احمد کعکی:

دکتورہ شادیہ محمد احمد کعکی نے اسے فلوس کے درجہ میں قرار دیا ہے جیسے فلوس درھم اور دینار کے پہلو بہ پہلو چلتے تھے، فرماتی ہیں:

"المطلب الثالث: التكييف الفقهى للعملة الرقمية المشفرة: الذى يظهر لى والله اعلم انها فى الوقت الحاضر عملة مساعدة كما كانت الفلوس عملة مساعدة مع الدنانير والدراهم التى كانت العملة الاصلية فى ذلک الزمن، وقد اجاز الفقهاء استعمالها من عنصر غير النقدين كما انهم اجازوا العملة الورقية بعدها مع انها مجرد اوراق[3]۔

دکتوره میاده محمد حسن:

---

[1] ۔العملات الرقمية حيثيات معينة على تكييفها الفقهى ۳۵

[2] العملات الرقمية ۱۱۴-۱۱۵

[3] (العملة الرقمية المشفرة ۱۳)

دکتورہ میادہ محمد حسن عضو مجمع الفقہ الاسلامی الدولی واستاذ کلیۃ الدراسات جامعۃ الملک فیصل اپنے مقالہ "العملات الرقمیۃ المشفرۃ" کے نتائج بحث میں رقم طراز ہیں:

" تعد عملة البتكوين مالا متقوما، لانطباق محددات الما ل عليها، حيث يتمولها بعض الناس ولها قيمة عندهم، ولايوجد مانع من الانتفاع بها شرعا، اذالاصل فى الاشياء الاباحة، البتكوين ليست سلعة، اذلاينتفع بها فى اشباع الحاجات ولا مكملاتها، البتكوين نقد يقوم بدور الوسيط فى التبادل، وتقوم به الاشياء عند بعض الدول التى اقرته۔القول بحرمة التعامل بالبتكوين تجاهل لموجة صاعدة، ستجتاح عالم الاموال، والمسلمون اولى الناس بالافادة من ايجابياتها، وعليهم سن انظمة تحد من المخاطر المتوقعة منها[1]۔"

مفتی اویس پراچہ:

جامعۃ الرشید کراچی کے شعبہ افتاء کے استاذ مفتی اویس صاحب پراچہ جن کی اردو زبان میں "ورچول کرنسیوں کی شرعی حیثیت" نامی کتاب موجود ہے، اس کتاب کے خاتمہ میں خلاصہ بحث کے طور پر لکھتے ہیں:

"ورچوئل کرنسیاں بجلی کی طرح اپنا الگ وجود رکھتی ہیں، انہیں محفوظ کیا جاسکتا ہے، لوگ انہیں مال سمجھتے ہیں، لہذا یہ مالیت رکھتے ہیں، اور شرعا ان کے انتفاع سے کوئی مانع بھی موجود نہیں ہے۔ ان کی جنس، صفت اور مقدار کا معلوم ہونا بھی ممکن ہے اور یہ مالک کے مکمل اختیار اور قبضے میں ہوتی ہیں۔ یہ ان تمام شرائط کو پوری کرتی ہیں جو بیع میں مبیع یا ثمن میں پائی جانی ضروری ہیں، لہذا جب تک ان کا تعامل ہو تو یہ ثمن بننے کی صلاحیت رکھتی ہیں اور جب تعامل یا عرف موجود نہ ہو تو انہیں مبیع بھی بنایا جاسکتا ہے۔ ورچول کرنسیاں عموما مائننگ کے عمل سے وجود میں آتی ہیں لیکن یہ ضروری نہیں ہے، مائنر در حقیقت ہونے والی ٹرانزیکشن کی تصدیق کرتا ہے کہ ٹرانزیکشن ہر لحاظ سے درست ہے۔ اس

---

[1] (العملات الرقمیۃ المشفرۃ ص:۳۵)

کی تصدیق کے عوض اسے کچھ کرنسی ملتی ہے، شرعا اس کی تخریج "جعالہ" پر کی جا سکتی ہے، جو فقہائے مالکیہ، حنابلہ اور شوافع کے نزدیک جائز ہے۔ بعض اوقات حکومت کسی ورچول کرنسی پر پابندی لگا دیتی ہے۔ ایسی صورت میں شرعی حکم کے لیے دیکھا جائے گا کہ وہ پابندی کس بنیاد پر ہے؟ اس میں مصلحت پائی جاتی ہے یا نہیں؟ اور کس قسم کی مصلحت موجود ہے؟ اس چیز پر علمائے کرام متفقہ طور پر تحقیق اور غور کر کے فیصلہ کریں گے۔ ورچوئل کرنسیوں کے بارے میں تمام ابحاث کا بغور جائزہ لینے کے بعد ہماری رائے یہ ہے کہ یہ قابل قدر شئ ہے یعنی ویلیو ایبل چیز ہیں، انہیں زر سمجھا جا سکتا ہے اور ان کا استعمال جائز ہے۔[۱]

مفتی آدم فراز:

مفتی آدم فراز امانت فائنانس یو کے کے صلاح کار نے بت کوئین پر انگریزی زبان میں ایک مقالہ تحریر کیا جس میں آپ نے بٹ کوائین سے متعلق تین نظریات ذکر کیے (۱) یہ نہ مال ہے نہ کرنسی (۲) یہ مال تو ہے؛ مگر کرنسی نہیں ہے (۳) کرنسی ہے، اس کے بعد اپنی ذاتی رائے تحریر فرماتے ہوئے رقم طراز ہیں:

Hence, my personal view and opinion is that Bitcoins are in the ruling of a currency. They will be a currency as long as people use and exchange them. As a result, Zakat will be compulsory on Bitcoin due to their monetary nature and Thamaniyyah. The above view does not incorporate Bitcoin futures and derivatives. Nor are contracts of differences in Bitcoin included in the above analysis. These will be addressed separately[۲].

---

[۱] ورچوئل کرنسیوں کی شرعی حیثیت ۲۸۹-۲۹۰

[۲] www.finance.orgo www.darulfiqh.com

ترجمہ: لہذا، میرا ذاتی خیال اور رائے یہ ہے کہ بٹ کوائن کرنسی کے حکم میں ہے۔ جب تک لوگ ان کا استعمال اور تبادلہ کریں گے وہ ایک کرنسی ہی رہے گی۔ اسی بناپر، بٹ کوائن پر زکوۃ ان کی مالیاتی نوعیت اور ثمنیت کی وجہ سے لازم ہوگی۔ مندرجہ بالا نقطہ نظر میں Bitcoin مستقبل اور مشتقات (futures and derivatives) شامل نہیں ہیں۔ نہ ہی بٹ کوائن میں فروق کے معاہدے مندرجہ بالا تجزیہ میں شامل ہیں۔

مفتی ابو بکر جکارتہ:

مفتی ابو بکر بلوم فائنانس جکارتہ کے شریعہ صلاح کار نے اس پر اپنا ایک مقالہ بنام(Shariah Analysis of Bitcoin, cryptocuurency, and Blockchain)میں تحریر کیا ہے:

As far as the current Shariah status of bitcoin is concerned, the author agrees with the second view that bitcoin is permissible in principle as bitcoin is treated as a valuable which is reflected by its prevailing market price on global exchanges and it is accepted for payment at a wide variety of merchants, including bakeries, restaurants, and even large ecommerce retailers like Overstock.com.[1]

جہاں تک بٹ کوائن کی موجودہ شرعی حیثیت کا تعلق ہے، مصنف دوسرے نقطہ نظر سے اتفاق کرتا ہے کہ بٹ کوائن اصولی طور پر جائز ہے کیونکہ بٹ کوائن کو قیمتی گردانا جاتا ہے جیسا کہ عالمی تبادلے پر اس کی موجودہ مارکیٹ قیمت سے ظاہر ہے نیز اسے ادائیگی کے لیے قبول کیا جاتا ہے۔ بیکریوں، ریستوراں، اور یہاں تک کہ Overstock.com جیسے بڑے ای کامرس خوردہ فروشوں سمیت مختلف قسم کے تاجروں کے یہاں بھی اس میں ادائیگی قبول کی جاتی ہے۔

ڈاکٹر عبد القادر حلاق:

سر واویلتھ ایڈوائزر ڈاکٹر عبد القادر حلاق فرماتے ہیں:

---

[1] Shariah Analysis of Bitcoin, cryptocuurency, and Blockchain page:۲۲- www.blossomfinance.com

Volatility is not enough of a reason to consider crypto currency as haram. What matters is the motive of the investor. “If you’re not using any leverage or CFDs, and you’re not gambling and taking excessive risk – then this is what draws the line,” he said. “What is your goal behind investing in crypto? Is it to accumulate your wealth? Are you using crypto as a store of value? Then that’s okay.”
“Islamically, the use of an item that is deemed halal for an unlawful purpose does not make the original item halal.[1]”

قیمتوں کا عدم توازن کرپٹو کرنسی کو حرام قرار دینے کے لیے کافی نہیں ہے، سرمایہ کاری کرنے والے کے لیے محرک کیا ہے؟ اگر تم لیوریج یا سی ایف ڈی نہیں لے رہے ہو جوا اور زیادہ رسک نہیں لے رہے ہو تو یہی خط امتیاز ہے۔
آگے لکھتے ہیں: کرپٹو میں سرمایہ کاری کے پیچھے آپ کا مقصد کیا ہے؟ کیا مال حاصل کرنا یا آپ کرپٹو کو قدر کے ذخیرہ کے طور پر استعمال کرتے ہو؟ تو یہ درست ہے۔
ڈاکٹر حلاق کا کہنا ہے کہ کوئی چیز جو حلال ہو ناجائز مقصد میں استعمال کرنے سے حرام نہیں ہو جائے گی۔

[1] www.sarwa.co

تفصیل وتحلیل:

بٹ کوائن یا کرپٹو کرنسی کی شرعی حیثیت طے کرنا اس پر موقوف ہے کہ آیا یہ شرعی نقطہ نظر سے مال کے دائرے میں آتی ہیں یا نہیں، اگر یہ مال ہیں تو بلاشبہ دیگر اموال کی طرح اس میں سرمایہ کاری کرنا یا اس کے ذریعہ لین دین کرنا جائز ہوگا ورنہ نہیں۔ کیوں کہ شریعت میں جواز بیع کے لیے مال ہونا شرط ہے۔

مال کسے کہتے ہیں؟:

فقہ اسلامی میں مال کی تعریف مختلف الفاظ میں کی گئی ہے، ذیل میں ہم چاروں مکاتب فقہ کی جانب سے مال کی تعریف زیب قرطاس کریں گے۔

فقہ حنبلی:

منتہی الارادات میں ہے:

هوما يباح نفعه مطلقا[1]

اس کی شرح میں ابن قائد لکھتے ہیں: (وہو ما يباح نفعه) ای الانتفاع به، اعم من أن يكون عينا أو منفعة وعلى هذا التاويل فلا يكون المصنف ساكتا عن التعرض للمنفعة، بل أراد من المال ما يشملها، وہو المنتفع به عينا كان أو منفعة[2]۔

یعنی مال وہ ہے جس سے نفع اٹھانا جائز ہو مطلّقا خواہ وہ عین کی قبیل سے ہو یا منفعت کی قبیل سے۔

الشرح الکبیر علی المقنع میں ہے:

وهو - اي المال - ما فيه منفعة مباحة لغير ضرورة[3]۔

---

[1] منتہی الارادات ۲/ ۲۵۴

[2] حاشیۃ ابن قائد علی منتہی الارادات: ۲/ ۲۵۴

[3] الشرح الکبیر علی المقنع ۱۱/ ۲۳

اس کی شرح الانصاف میں ہے:

فتقييده بما فيه منفعة احتراز عن ما لا منفعة فيه كالحشرات ونحوها، وتقييده بالاباحة لغير ضرورة احتراز عن ما فيه منفعة مباحة للضرورة كا لكلب ونحوه، قاله ابن منجى، وقال: فلوقال المصنف: لغير حاجة لكان أولى، لأن اقتناء الكلب يحتاج إليه ولايضطر إليه، فمراده بالضرورة الحاجة، وقال الشارح وقوله لغير ضرورة احتراز من الميتة والمحرمات التى تباح فى حال المخمصة[1]۔

خلاصہ یہ کہ حنابلہ کے یہاں مال ہر اس چیز کا نام ہو جو اصالۃ مباح ہو ضرورت یا حاجت کے پیش نظر نہیں، خواہ وہ عین ہو یا منفعت

اسی وجہ سے حنابلہ کے یہاں بیع کی تعریف میں منفعت مباحہ کا بھی ذکر آتا ہے، شرح منتہی الارادات میں ہے:

مبادلة عين مالية۔۔ أو منفعة مباحة مطلقا، بأن لاتختص اباحتها بحال دون آخر، كممر دار، أوبقعة مطلقا۔۔ فيشمل نحو بيع كتاب بكتاب أو بممر فى دار، أو بيع نحو ممر فى دار بكتاب أو بممر فى دار اخرى[2]۔

علامہ مرادی رحمۃ اللہ علیہ الانصاف میں لکھتے ہیں:

هو عبارة عن تمليك عين مالية أو منفعة مباحة على التابيد بعوض مالي[3]۔

فقہ شافعی:

خود امام شافعیؒ نے مال کی تعریف یہ کی ہے:

لايقع إسم مال إلا على ما له قيمة يباع بها، وتلزم متلفه، وإن قلت، وما لا يطرحه الناس مثل الفلس وما أشبه ذلك[4]۔

---

[1] الانصاف ۲۷۰/۴

[2] شرح منتہی الارادات: ۱۴۰/۲

[3] الانصاف ۲۶۰/۴

[4] الاشباہ والنظائر للسیوطی ۳۲۷

علامہ زرکشی رقم طراز ہیں:

المال ما كان منتفعا به أي مستعدا به للانتفاع وهو إما أعيان أو منافع[1]

ان دونوں تعریفات کا بھی حاصل یہ ہے کہ مال شوافع کے یہاں وہ ہے جو قابل انتفاع ہو خواہ وہ عین ہو یا منفعت اور لوگوں کی نگاہ میں اس کی قیمت ہو یعنی اگر کوئی اسے تلف کردے تو لوگ اس کا تاوان لیتے ہوں۔

روضۃ الطالبین میں امام نوویؒ بیع کی شرائط ذکر کرتے ہوئے رقم طراز ہیں:

الشرط الثانی أن يكون منتفعا به فما لا نفع فيه ليس بمال فأخذ المال فى مقابلته باطل[2]۔

بیع کی صحت کے لیے دوسری شرط ہے اس کا قابل انتفاع ہونا، پس جس میں نفع نہیں ہے وہ مال نہیں، لہٰذا اس کے مقابلے میں مال لینا باطل ہوگا۔

ان کے یہاں بھی مال کے لیے عین ہونا شرط نہیں ہے، اسی وجہ سے حنابلہ کی طرح ان کے یہاں بھی بیع کی تعریف میں منفعت دائمی بھی شامل ہے۔ ملاحظہ ہو درج ذیل تعریفات:

ابن حجر ہیتمیؒ نے بیع کی تعریف کرتے ہوئے لکھا ہے:

حد البيع هو عقد يفيك ملك عين أو منفعة على التأبيد على وجه مخصوص[3]۔

علامہ شمس الدین الرملیؒ بیع کی تعریف میں رقم طراز ہیں:

هو عقد يفيد ملك عين أو منفعة على التأبيد على وجه مخصوص[4]۔

علامہ شربینی خطیبؒ فرماتے ہیں:

وحده بعضهم بأنه عقد معاوضة مالية يفيد ملك عين أو منفعة على التأبيد[5]۔

---

[1] المنثور فی القواعد ۳/۲۲۲

[2] روضۃ الطالبین ۳/۳۵۲

[3] تحفۃ المحتاج فی شرح المنہاج ۴/۴۲۵

[4] نہایۃ المحتاج ۴/۱۰۸

[5] مغنی المحتاج للشربینی ۲/۳۲۳

علامہ رافعیؒ شرائط بیع کے تحت فرماتے ہیں:

الشرط الثانی: کون المبیع منتفعا به، وإلا لم یکن مالا، وکان أخذ المال في مقابلته قریبا من أکل المال بالباطل، ولخلو الشئ عن المنفعة سببان: أحدهما القلة کالحبة من الحنطة والحبتین والزبیبة وغیرهما، فإن ذلک القدر لا یعد مالا، ولا یبذل فی مقابلته المال، ولا ینظر الی ظهور الانتفاع إذا ضم ظهور هذا القدر إلی أمثاله، ولا إلی ما یفرض من وضع الحبة الواحدة فی الفخ، ولا فرق فی ذلک بین زمان الرخص والغلاء، ومع هذا فلا یجوز أخذ الحبة والحبة من صبرة الغیر إذ لو جوزناه لانجر ذلک إلی أخذ الکثیر، ولو أخذ الحبة ونحوها فعلیه الرد، فإن تلفت فلا ضمان، إذ لا مالیة لها، وعن القفال أنه یضمن مثلها، والثانی: الخسة کالحشرات[1]۔

اس عبارت کا حاصل یہ ہے کہ کسی شئ کے جواز بیع کے لیے مال ہونا شرط ہے اور مالیت کا مدار قابل انتفاع ہونے پر ہے، اور کسی شئ کے قابل انتفاع ہونے سے دو ہی چیز مانع ہو سکتی ہے: (۱) اس کا بہت قلیل ہونا جیسے ایک مٹھی گیہوں (۲) دوسرے اس کا خسیس ہونا جیسے حشرات الأرض۔

غرضیکہ شوافع کے یہاں بھی مال ہونے کے لیے عین ہونا ضروری نہیں، بل کہ اس کا قابل انتفاع ہونا اور عرف میں قابل قیمت ہونا کافی ہے۔

فقہ مالکی:

مالکیہ کے مشہور عالم علامہ شاطبی موافقات میں لکھتے ہیں:

وأعنی بالمال ما یقع علیه الملک ویستبد به المالک عن غیره إذا أخذه من وجهه[2] یعنی وہ چیز جس پر ملکیت آتی ہو اور مالک نے اگر اسے جائز طریقہ سے حاصل کیا ہو تو وہ دوسرے کے عمل دخل سے کلیۃً آزاد ہو، اور ملکیت اسی چیز پر آتی ہے جو عرفا اور شرعا مال ہو یعنی عرف میں لائق ملکیت سمجھا جاتا ہو اور شریعت نے بھی اس کے تملک پر قدغن عائد نہ کی ہو۔

---

[1] الشرح الکبیر ۴/۲۶

[2] الموافقات ۲/۲۳

ابن العربی مالکیؒ لکھتے ہیں:

وتحقیق المال ما تتعلق به الأطماع، ویعتد للانتفاع به[1]۔

مال وہ ہے جس سے لوگوں کی طمع اور خواہشات وابستہ ہو اور انتفاع کے لائق ہو

آگے لکھتے ہیں:

ہذا رسمه فی الجملة، وفیه تفصیل۔ وتحقیق بیانه فی کتب المسائل یترتب علیه أن منفعة الرقبة فی الإجارة مال، وأن منفعة التعلیم للعلم کله مال[2]

اس سے معلوم ہوا کہ مالکیہ کے یہاں بھی مال کے لیے عین ہونا ضروری نہیں۔

مالکیہ کے یہاں بیع کی تعریف ابن عرفہ کے حوالہ سے معروف و مشہور ہے: عقد معاوضة علی غیر منافع ولا متعة لذة[3]۔

وہ عقد جو منافع پر نہ کیا جائے اور نہ ہی لذت حاصل کرنے کے لیے کیا گیا ہو۔

اس تعریف کی رو سے اجارہ خارج ہو جائے گا کیوں کہ یہ منافع پر ہوتا ہے، نیز نکاح بھی اس سے خارج ہو جائے گا کیوں کہ یہ متعہ لذت پر منعقد ہوتا ہے۔

اس تعریف کا ظاہر یہ ہے کہ مالکیہ کے یہاں مال اعیان میں منحصر ہے اور منافع مال کی تعریف سے خارج ہیں، لیکن مفتی تقی عثمانی دامت برکاتہم فرماتے ہیں کہ منافع جس کو بیع کی تعریف سے خارج کیا گیا ہے اس سے مراد منافع غیر مؤبدہ ہیں تاکہ اجارہ اور کرایہ داری اس سے خارج ہو جائیں، جہاں تک منافع موبدہ کی بات ہے تو مالکیہ نے ایسے بہت سے منافع کی بیع جائز قرار دی ہے جیسے حق تعلی، حق غرز الخشب علی الجدار، حق شرب وغیرہ، ان فروع سے معلوم ہوتا ہے کہ مالکیہ بعض منافع مؤبدہ اور حقوق کو مال میں داخل مانتے ہیں جس کی بیع و شراء جائز ہے[4]۔

---

[1] احکام القرآن ۱/۴۹۷

[2] أحکام القرآن ۱/۴۹۸، ۴۷۹

[3] منح الجلیل ۴/۴۳۳

[4] فقه البیوع ۱/۲۷

ملاحظہ ہوں درج ذیل جزئیات:

علامہ دردیر اپنی شرح میں لکھتے ہیں:

وجاز بيع (هواء) بالمد أي فضاء (فوق هواء) بأن يقول شخص لصاحب أرض بعني عشرة أذرع مثلا فوق ما تبنيه بأرضک (إن وصف البناء) الأسفل والأعلى لفظا أو عادة للخروج من الجهالة والغرر، ويملک الأعلى جميع الهواء الذي فوق بناء الأسفل، ولكنه ليس له أن يبني ما دخل عليه إلا برضا الأسفل۔۔ وجاز عقد على (غرز جذع) إى جنسه فيشمل المتعدد (فى حائط) لآخر بيعا أو إجارة وخرق موضع الجذع على المشتري أو المكتري[1]۔

علامہ مواق لکھتے ہیں:

يجوز فى قول مالک شراء طريق فى دار رجل و موضع جذوع من حائط يحملها عليه إذا وصفها[2]۔

مذکورہ بالا دونوں عبارتوں میں حق تعلی، حق غرز الخشب فی الجدار کا جواز مذکور ہے، اس کے علاوہ مدونہ کبری کی درج ذیل عبارت سے حق شرب کی بیع کا جواز بھی معلوم ہوتا ہے:

"قلت: أرأيت إن بعت شرب يوم أيجوز ذلک أم لا؟ قال: قال مالک: ذلک جائز قلت: فإن بعت حظي بعت أصله من الشرب، وإنما لي فيه يوم من اثني عشر يوما أتجوز فى قول مالک؟ قال: نعم، قلت: فإن لم ابع أصله ولكن جعلت ابيع منه السقي إذا جاء يومي بعت ما صار لي من الماء ممن يسقى به أيجوز ہذا فى قول مالک؟ قال: نعم[3]۔

مذکورہ عبارت ذکر کے شیخ الاسلام حضرت مفتی تقی صاحب دامت برکاتہم رقم طراز ہیں:

"ان عبارتوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ فقہاء مالکیہ کے نزدیک ان حقوق کی بیع جائز ہے اور ممکن نہیں ہے کہ ان عبارات کو اعیان کی بیع پر محمول کریں جن کے ساتھ یہ حقوق متعلق ہیں، اس لیے کہ حق شرب کی بیع کو اس مسئلہ میں پانی کی بیع سے الگ ذکر کیا گیا ہے اور دونوں کو الگ الگ

---

[1] الشرح الکبیر مع حاشیۃ الدسوقی ۱۴/۳

[2] کتاب التاج والاکلیل ۸۴/۶

[3] المدونۃ الکبری ۳۱۲/۳

عبارتوں میں جائز کہا گیا ہے حالاں کہ حق شرب کا حصہ حق مجرد ہی ہے، اور اس لیے بھی کہ مجرد فضا کی بیع مالکیہ کے یہاں جائز نہیں ہے الا یہ کہ تعمیر کی غرض سے ہو، چناں چہ المدونۃ الکبری میں آیا ہے:

"قلت: أرأئيت إن باع عشرة أذرع من فوق عشرة أذرع من هواء هوله، أيجوز هذا فى قول مالک؟ قال: لايجوز هذا عندي، ولم أسمع من مالک فيه شيئا، إلا أن يشترط له بناء يبنيه، لان يبنى هذا فوقه فلا بأس بذلک[1]۔

علامہ زرقانی نے منفعت کی بیع کو بھی بیع کے اقسام میں ذکر کیا ہے، چناں چہ وہ لکھتے ہیں:

"البيوع جمع بيع، وجمع لاختلاف أنواعه، كبيع العين وبيع المنفعة[2]"۔

ان تمام عبارتوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ جن منافع کو ابن عرفہ نے بیع کی تعریف سے خارج کیا ہے وہ مؤقت منافع ہیں جن کو اجارہ یا کرایہ داری کہا جاتا ہے، جہاں تک منافع مؤبدہ (دائمی منافع) کا تعلق ہے تو اس کی بیع مالکیہ کے یہاں بھی جائز ہے۔ واللہ سبحانہ وتعالی أعلم[3]۔

خلاصہ یہ کہ مالکیہ کے یہاں منافع مؤبدہ بھی مال شمار ہوتے ہیں اور ان کی خرید وفروخت جائز ہے۔

فقہ حنفی:

علامہ ابن نجیمؒ مال کی تعریف میں الکشف الکبیر کے حوالہ سے لکھتے ہیں:

المال مايميل اليه الطبع ويمكن ادخاره لوقت الحاجة، والمالية تثبت بتمول الناس كافة أوبعضهم، والتقوم يثبت بها وباباحة الانتفاع شرعا[4]۔

مال وہ ہے جس کی طرف طبیعت کا میلان ہو اور وقت ضرورت کے لیے اس کی ذخیرہ

---

[1] المدونۃ الکبری ۲۶۵/۳

[2] شرح الزرقانی علی المؤطا ۳۷۹/۳

[3] فقہی مقالات ۱/۱۸۰، ۱۸۱

[4] البحر الرائق ۲۷۷/۵

اندوزہ ممکن ہو، اور کسی چیز کا مال ہونا طے ہوتا ہے لوگوں کے مال بنانا نے سے چاہے تمام لوگ اسے مال قرار دیں یا بعض، اور تقوم مالیت کے ذریعہ اور شرعا اس سے انتفاع جائز ہونے کے ذریعہ ثابت ہوتا ہے۔ پس وہ چیز جس سے نفع اٹھانا مباح ہو لیکن لوگ اسے بطور مال استعمال نہ کرتے ہوں وہ متقوم تو ہے ؛ مگر مال نہیں جیسے گیہوں کا ایک دانہ، اور جو بطور مال مستعمل ہے لیکن شرعا اس سے انتفاع جائز نہ ہو وہ مال تو ہے ؛ مگر متقوم نہیں، جیسے خمر۔

؛ مگر اس تعریف پر اشکال ہے کہ سبزیاں اور پھل ان کی ذخیرہ اندوزی ممکن نہیں کیوں کہ یہ جلدی خراب ہو جاتے ہیں ؛ مگر بلاشبہ یہ مال ہیں، اسی طرح دوائیں اور زہر جن سے طبیعت اباء کرتی ہے بلاشبہ مال ہیں، اس لیے مال کی دوسری تعریف جو فقہاء نے ذکر کی ہے وہ ہم سپرد قرطاس کرتے ہیں:

صاحب بحر حاوی قدسی کے حوالہ سے لکھتے ہیں:

المال اسم لغير الآدمي خلق لمصالح الآدمي، وأمكن احرازه والتصرف فيه على وجه الاختيار[1]۔

مال انسان کے علاوہ ہر اس چیز کو کہتے ہیں جسے انسانی مصالح کے لیے پیدا کیا گیا ہو اور اسے اپنی حفاظت کے میں لینا اور مرضی کے مطابق تصرف کرنا ممکن ہو۔

اس تعریف کا حاصل یہ ہے کہ مال ہر وہ چیز ہے جو انسانی مصالح کے لیے پیدا کی گئی ہو اور ان کا احراز کرنا اور حسب مرضی اس میں تصرف کرنا ممکن ہو۔

دکتور وہبہ الزحیلی نے مال کے تحت بڑی اچھی بحث کی ہے، فرماتے ہیں:

”المال فی اللغة كل مايقتنى ويحوزه الإنسان بالفعل سواء أكان عينا أم منفعة، كذهب أو فضة أو حيوان أو نبات أو منافع الشئ كالركوب واللبس والسكنى، اما مالا يحوزه الإنسان فلايسمى مالا فى اللغة كالطير فى الهواء والسمك فى الماء، والأشجار فى الغابات، والمعادن فى باطن الأرض۔

---

[1] البحر ۵/۲۷۷

وأما فی اصطلاح الفقهاء ففی تحدید معناه رأیان:

أولا: عند الحنفية: المال هو كل ما يمكن حيازته وإحرازه وينتفع به عادة، أي أن المالية تتطلب توفر عنصرين:

١- إمكان الحيازة والإحراز: فلا يعد مالا: ما لا يمكن حيازته كالأمور المعنوية، مثل العلم والصحة والشرف والذكاء، وما لا يمكن السيطرة عليه كالهواء المطلق وحرارة الشمس وضوء القمر۔

٢- إمكان الانتفاع به عادة فكل ما لا يمكن الانتفاع به أصلا كلحم الميتة والطعام المسموم أو الفاسد، أو ينتفع به انتفاعا لا يعتد به عادة عند الناس كحبة قمح أو قطرة ماء، أو حفنة تراب لا يعد مالا، لأنه لا ينتفع به وحده، والعادة تتطلب معنى الاستمرار بالانتفاع بالشئ فی الأحوال العادية، أما الانتفاع بالشئ حال الضرورة كأكل لحم الميتة عند الجوع الشديد (المخمصة) فلا يجعل الشئ مالا، لأن ذلك ظرف استثنائي۔

وتثبت المالية بتمول الناس كلهم أو بعضهم، فالخمر أو الخنزير مال لانتفاع غير المسلمين بها، وإذا ترك بعض الناس تمول مال كالثياب القديمة فلا تزول عنه صفة المالية إلا إذا ترك كل الناس تموله[1]۔

اس عبارت کا ما حصل یہ ہے:

۱۔ لغت میں مال ہر اس چیز کو کہتے ہیں جو احراز کے قابل ہو اور بالفعل آدمی نے اس پر قبضہ کیا ہوا ہو، خواہ وہ عین ہو جیسے سونا چاندی جانور نباتات وغیرہ یا منفعت جیسے رکوب لبس سکنی، پس جس چیز کا انسان احراز نہ کر سکتا ہو اس کو مال نہیں کہا جائے گا جیسے پرندہ ہواء میں، مچھلی پانی میں، جنگل میں درخت، زیر زمین کانیں۔

۲۔ فقہاء حنفیہ کے یہاں مال ہر اس چیز کا نام ہے جس کا احراز ممکن ہو اور عادۃ اس سے نفع اٹھایا جاتا ہو

یعنی کسی چیز کی مال ہونے میں دو عنصر کارفرما ہوتے ہیں:

۱۔ احراز اور قبضہ ممکن ہونا، پس امور معنویہ جیسے علم، شرف، ذہانت جیسی چیزوں کو مال نہیں

[1] الفقہ الإسلامی وأدلتہ ۴/۲۸۷۵، ۲۸۷۶

کہا جائے گا کیوں کہ ان کا احراز ممکن نہیں، اسی طرح جس پر انسان کا قابو پانا ممکن نہ ہو اس کو بھی مال نہیں شمار کیا جائے گا جیسے فضاء میں کھلی ہوا، سورج کی حرارت، چاند کی روشنی۔

۲۔ مالیت میں دوسرا عنصر عادۃً اس سے انتفاع ممکن ہونا ہے، پس جس سے سرے سے انتفاع نہ ہوتا ہو جیسے مردار، زہر آلود کھانا یا سڑا ہوا کھانا اسے مال نہیں کہا جائے گا، اسی طرح جس سے انتفاع تو ہوتا ہو؛ مگر وہ معتدبہ انتفاع نہ ہوم تو اسے بھی مال شمار نہیں کیا جائے گا جیسے گیہوں کا ایک دانہ، پانی کا ایک قطرہ، یا ایک مٹھی مٹی، کیوں کہ صرف ایک دانہ گیہوں یا ایک قطرہ پانی عادۃً قابل انتفاع نہیں ہے، نیز قابل انتفاع ہونے سے مراد عام حالات میں وہ قابل انتفاع رہے، پس جو کسی مجبوری اور ضرورت کے تحت قابل انتفاع ہو وہ بھی مال کی تعریف سے خارج ہے جیسے مخمصہ کے وقت خنزیر کا کھانا کیوں کہ یہ استثنائی حالت ہے۔

۳۔ کسی چیز کے مالیت تمام لوگوں کے مال بنانے سے یا بعض لوگوں کے مال بنانے سے ثابت ہوتی ہے، یعنی مال ہونے کے لیے تمام لوگوں کے یہاں مال ہونا ضروری نہیں، پس خمر اور خنزیر مال ہیں کیوں کہ غیر مسلموں کے یہاں یہ قابل انتفاع ہیں۔

۴۔ کسی چیز کی مالیت اس وقت ختم ہوتی ہے جب تمام لوگ اس کو مال کے طور پر استعمال کرنا چھوڑ دیں، بعض لوگوں کے چھوڑ دینے سے مالیت ختم نہیں ہوتی، جیسے پرانے کپڑے جو امراء استعمال کر کے چھوڑ دیتے ہیں وہ بھی مال کہلائیں گے کیوں کہ غرباء اسے استعمال کرتے ہیں۔

مال کی مذکورہ بالا تعریفات سے یہ معلوم ہوا کہ مال وہ ہے جسے عام لوگ یا کوئی مخصوص طبقہ مال گردانتا ہو، جس کی حفاظت ممکن ہو اور حسب مرضی تصرف کیا جا سکتا ہو، بعض فقہی جزئیات سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ کسی چیز کے مال ہونے کے لیے اس کا مباح الانتفاع ہونا بھی ضروری ہے، جیسا کہ مندرجہ ذیل جزئیات میں ہے:

بدائع میں ہے: ولا بيع لحم السبع، لأنه لايباح الانتفاع به شرعا، فلم يكن مالا، وروي عن ابی حنيفة علیہ الرحمہ أنه يجوز بيعها اذا ذبح لأنه صار طاهرا بالذبح۔ وأما جلد السبع والحمار والبغل فان كان مدبوغا او مذبوحا يجوز بيعه؛ لأنه مباح الانتفاع به شرعا فكان مالا، وان لم يكن مدبوغا ولا

مذبوحا لاینعقد بیعه؛ لأنه اذا لم یدبغ ولم یذبح بقیت رطوبات المیتة فیه فکان حکمه حکم المیتة [1]۔ دوسری جگہ فرماتے ہیں: ویجوز بیع السرقین والبعر علی الاطلاق، فکان مالا، ولاینعقد بیع العذرة الخالصة لأنه لایباح الانتفاع بها بحال، فلاتکون مالا الا اذا کان مخلوطا بالتراب، والتراب غالب، فیجوز بیعه لأنه یجوز الانتفاع به [2]۔ ایک جگہ لبن المرأة کے عدم جواز کی وجہ تحریر کرتے ہوئے فرماتے ہیں: وأما المعقول فهو لأنه لایباح الانتفاع به شرعا علی الاطلاق بل لضرورة تغذیة الطفل، وماکان حرام الانتفاع به شرعا الا لضرورة لایکون مالا کالخمر والخنزیر، والدلیل علیه ان الناس لایعدونه مالا، ولایباع فی سوق من الأسواق دل أنه لیس بمال فلایجوز بیعه [3]۔

جب کہ مذکور الصدر عبارات میں اسے متقوم کا مفہوم بتایا گیا ہے؛ مگر نتیجہ کے اعتبار سے کچھ خاص فرق نہیں ہوگا، کیوں کہ انعقاد بیع کی شرائط میں فقہاء نے مال کے ساتھ تقوم کی بھی شرط لگائی ہے: علامہ ابن نجیمؒ انعقاد بیع کی شرائط کے ذیل میں رقم طراز ہیں: وأما شرائط المعقود علیه فأن یکون موجودا مالا متقوما مملوکا فی نفسه الخ [4]

صاحب ہدایہ نے مال کے سلسلہ میں پہلی تعریف کو ہی اختیار کیا ہے، اور تقوم کے سلسلہ میں ان کے کلام کا حاصل یہ ہے کہ جس شئ کی بیع ہو رہی ہو اگر اس کا مبیع بننا طے ہو تو مال اور متقوم دونوں ہونا ضروری ہے، ورنہ بیع باطل ہو جائے گی، اور اگر اس کا ثمن قرار دینا ممکن ہو تو اس صورت میں بیع باطل نہیں ہوگی بل کہ فاسد ہوگی اور مال غیر متقوم کا تسمیہ فاسد ہوگا بل کہ اس کی جگہ پر مبیع کی قیمت (بازاری دام) دینا ہوگی، کیوں کہ ثمن مقصود نہیں ہوتا، مبیع مقصود بالذات ہوتی ہے۔ چناں چہ لکھتے ہیں: وأما بیع الخمر والخنزیر ان کان قوبل بالدین کالدراهم والدنانیر فالبیع باطل، وان کان قوبل بعین فالبیع فاسد حتی یملک مایقابله بالقبض وان کان لایملک عین الخمر والخنزیر ووجه الفرق ان الخمر مال وکذا الخنزیر مال عند اهل الذمة الا انه غیر متقوم لما ان الشرع امر

[1] بدائع الصنائع: ۱۴/۵

[2] بدائع الصنائع ۱۴۴/۵

[3] بدائع ۱۴۵/۵

[4] البحر الرائق ۲۷۹/۵

باہانتہ وترک اعزازہ، وفی تملکہ بالعقد مقصودا اعزاز لہ، وہذ الانہ متی اشتراہما بالدراہم والدنانیر فالدراہم غیر مقصودۃ لکونہا وسیلۃ لما انہا تجب فی الذمۃ، وانما المقصود الخمر فسقط التقوم اصلا، بخلاف ما اذا اشتری الثوب بالخمر وفیہ اعزاز للثوب دون الخمر فبقی ذکر الخمر معتبرا فی تملک الثوب، لافی حق نفس الخمر، حتی فسدت التسمیۃ، ووجبت قیمۃ الثوب دون الخمر وکذا اذا باع الخمر بالثوب مقایضۃ؛ لانہ یعتبر شراء الثوب بالخمر لکونہ مقایضۃ[1]۔)

علامہ ابن عابدین شامی نے بھی اس تفصیل کو اختیار فرمایا ہے[2]۔

الحاصل ایک مسلمان کے حق میں صحت بیع کے لیے جانبین میں مال ہونا اور اس کا شرعا مباح الانتفاع ہونا ضروری ہے، مال کا لفظ ثمن سے عام ہے، ثمن مال ہی کا ایک فرد ہے بحر میں ہے: لأن المال کما روي عن محمد کل ما یتملکہ الناس من نقد و عروض وحیوان وغیر ذلک[3]۔

مال کی مذکورہ تعریفات سے یہ معلوم ہوا کہ کسی چیز کا مال ہونا عین ہونے پر منحصر نہیں ہے، لیکن بعض فقہی تعریفات سے مال کا عین ہونا ضروری سمجھ میں آتا ہے، صاحب در مختار علامہ علاء الدین حصکفیؒ مال کی تعریف میں لکھتے ہیں: المراد بالمال عین یجری فیہ التنافس والابتذال[4]۔

مال سے مراد عین مادی اور محسوس چیز ہے جس کے بارے میں لوگوں کے درمیان رغبت اور حرص پائی جائے اور وہ استعمال میں آتی ہو۔

شیخ الاسلام مفتی تقی عثمانی دامت برکاتہم فرماتے ہیں کہ مال کی تعریف میں اس بات کی صراحت کہ وہ اعیان میں سے ہونی چاہیے اگرچہ حصکفی کے علاوہ کسی اور حنفی فقیہ کے یہاں اتنی وضاحت سے نہیں ملتی، لیکن متاخرین فقہائے احناف کے کلام اور ان کی تعریفات سے یہ بات مستنبط ہوتی ہے کہ کہ مال کی تعریف میں عینیت کی قید ملحوظ ہے، اسی لیے شیخ مصطفیٰ زرقاء نے ان تعریفات پر تنقید کرتے ہوئے مال کی ایک دوسری تعریف کی ہے وہ یہ لکھتے ہیں: المال ہو کل عین

---

[1] ہدایۃ

[2] دیکھیے رد المحتار ۵/۵۰

[3] البحر الرائق / باب زکاۃ المال ۲/۲۴۲

[4] الدر المنتقی بہامش مجمع الأنہر

ذات قيمة مادية بين الناس مال ہر وہ عین ہے جو لوگوں کے درمیان مادی قیمت رکھتا ہو[1]۔

لیکن دوسری طرف ایسی بھی جزئیات ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے مال عین میں منحصر نہیں ہے، فرماتے ہیں: ولكن يظهر من عدة فروع الحنفية أنهم أجازوا بيع بعض المنافع المتعلقة بالأعيان، مثل حق المرور، فألحقوها بالأعيان فی کونها مالا[2]۔

حضرت شیخ الاسلام دامت برکاتہم نے پہلی تعریف کو یعنی عین کی شرط نہ ہونے کو راجح قرار دیا ہے، چناں چہ لکھتے ہیں:

والواقع أنه لم يرد نص فی القرآن الکريم والسنة النبوية يحدد المال او يعرفه بصفة دقيقة، وانما تركته الشريعة على العرف المتفاهم بين الناس، ولذلك يقول ابن عابدين رحمه الله والمالية يثبت بتمول الناس كافة أو بعضهم، فما عرف كونه مالا فيما بين الناس بصفة عامة يعد مالا، الا اذا ورد النص بخلافه، كما فی الخمر والخنزير، أما تقييده بالأعيان المادية فلم يرد بذلك نص، ولم يطرد هذا التقييد فی كثير من المسائل كما ذكرنا[3]۔

حقیقت یہ ہے کہ قرآن کریم یا حدیث نبوی میں مال کی کوئی حد بندی نہیں کی گئی ہے اور نہ ہی کوئی اس کی دقیق اوصاف سے تعریف کی گئی ہے، شریعت نے اسے عام لوگوں کے فہم اور عرف پر چھوڑ دیا ہے، اسی وجہ سے ابن عابدین شامیؒ فرماتے ہیں: مالیت تمام لوگوں کے یا بعض لوگوں کے مال بنانے سے آتی ہے، پس جس کا مال ہونا لوگوں میں عمومیت کے ساتھ معروف نہ ہو اسے مال نہیں شمار کیا جائے گا، الا یہ کہ نص اس کے خلاف وارد ہو، جیسے شراب اور خنزیر، رہی بات مادی عین کے ساتھ مال کو مقید کرنے کی بات تو یہ کسی نص میں نہیں آئی ہے، اور یہ قید بہت سے مسائل میں پائی بھی نہیں جاتی، جیسے کہ ہم نے ذکر کیا۔

آگے فرماتے ہیں:

”وان الكهرباء والغاز أصبحا اليوم من أعز الأموال التي يجري فيها التنافس، ويصعب

---

[1] فقہی مقالات ۱/۱۳۸

[2] فقہ البیوع ۱/۲۶

[3] فقہ البیوع: ۲۷،۲۶

ادخالهما فی الأعیان القائمة بنفسها، ومع ذلک یجوز بیعهما وشرائهما، وقد تعامل الناس بذلک من غیر نکیر، فما ذکرنا عن ابن عابدین من تعریف المال ہو الراجح بدون تقییده بالأعیان القائمة بنفسها، وما لیس بعین لا یحکم بعدم جواز بیعه لمجرد أنه لیس بعین ما لم یلزم منه محظور آخر[1]۔

بیشک بجلی اور گیس آج کے زمانے میں قیمتی مال میں شمار ہوتے ہیں جن میں لوگوں کے درمیان رغبت اور حرص پائی جاتی ہے، جب کہ ان کو قائم بالذات اعیان میں رکھنا مشکل ہے، اس کے باوجود ان کی بیع جائز ہے، اور لوگوں میں بلا نکیر اس کا رواج ہے، لہٰذا ابن عابدین کے حوالہ سے جو ہم نے مال کی تعریف کی ہے جس میں اعیان کی قید نہیں ہے وہی راجح ہے، اور جو عین نہیں ہے اس کے عدم جواز کا حکم نہیں لگایا جاسکتا تا وقتیکہ کوئی دوسرا محظور اس میں نہ پایا جائے۔

دکتور علی محی الدین قرہ فرماتے ہیں:

والقید الوحید فی المالیة ہو المنفعة حسب العرف السائد، فمدار المالیة علی المنفعة المعتبرة فی العرف السائد، ولذلک نری الفقهاء یقولون: کل ما فیه منفعة یجوز بیعه، وما لا فلا، وإن الحکم والمعیار فی اعتبار المنفعة ہو العرف الذی قد یتغیر من زمن الی زمن آخر، ومن بلد إلی آخر، فقد یکون الثعبان السام الذی لیس فیه منفعة سوی فی سمه الیوم مالا فی عصرنا الحاضر، ولم یکن مالا فی الأعراف السابقة[2]۔

غرضیکہ جو چیز قابل انتفاع ہو اور عام حالات میں اس کے استعمال کی شرعا اجازت ہو اور تمام لوگ یا کوئی طبقہ اسے قابل قیمت سمجھتا ہو وہ مال ہے خواہ وہ عین ہو یا عین سے وابستہ منفعت دائمہ۔

موجودہ دور کے قوانین میں مال کی تعریف:

"کل حق له قیمة یمکن تقریرها بمبلغ من النقود[3]

شیخ وہبہ الزحیلی فرماتے ہیں: وأما المال عند جمهور الفقهاء غیر الحنیفیة: فهو کل ما له قیمة یلزم

---

[1] ۔ فقہ البیوع: ۱/۲۷

[2] المال فی الإسلام دراسة فقهیة تاصیلیة

[3] الوافی فی شرح القانون المدنی: ٦۵۸، حمایة المال العام بالدولة الحدیثة: ۹

متلفه بضمانه، وہذا المعنی ہو المأخوذ به قانونا، فالمال فی القانون وہو کل ذي قیمة مالیة[1]۔

حاصل تعریفات:

۱۔ کتاب وسنت میں مال کی کوئی حد بندی نہیں کی گئی ہے۔

۲۔ جو چیز قابل انتفاع ہو اس پر قبضہ ممکن ہو اس کو مال کہا جائے گا۔

۳۔ انتفاع عام ہے خواہ بذات خود اس شئ سے انتفاع ہو یا اسے صرف کر کے کوئی چیز حاصل کی جائے جیسے اثمان.

۴۔ کسی چیز کے مال ہونے کا مدار عرف اور تعامل ناس پر ہے، الا یہ کہ شریعت نے اسے صراحۃ منع کیا ہو تو غیر متقوم ہونے کی وجہ سے مسلمان کا استعمال حلال نہ ہو گا۔

۵۔ مالیت کے لیے حکومتی اور قانونی منظوری ضروری نہیں۔

۶۔ کسی چیز کے مال ہونے کے لیے تمام لوگوں میں بطور مال اس کا مقبول و متداول ہونا ضروری نہیں ہے، بلکہ مخصوص طبقہ کے نزدیک بھی اس کا مال ہونا ضروری ہے۔

۷۔ کسی چیز کے مال ہونے کے لیے ہر زمانہ میں بطور مال اس کا مقبول ہونا ضروری نہیں بل کہ موجود زمانہ میں کافی ہے۔

۸۔ کسی چیز کی مالیت اس وقت تک باقی رکھتی ہے جب تک تمام لوگ اس کو ترک نہ کر دیں، بعض طبقے یا بعض علاقے کے لوگوں کے ترک سے مالیت ختم نہیں ہوتی۔

۹۔ ائمہ ثلاثہ کے یہاں مال کی تعریف میں عین ہونا ضروری نہیں ہے، بعض فقہاء احناف کے یہاں یہ قید ملتی ہے؛؛ مگر راجح قول کے مطابق احناف کے یہاں بھی غیر عین کو بھی عرفا مال کا درجہ دے دیا گیا ہو تو اسے مال ہی شمار کیا جائے گا۔

کیا بٹ کوائن مال ہے؟

[1] الفقہ الاسلامی وأدلتہ ۴/۲۸۷۷

مال کی مذکورہ بالا اوصاف دیکھا جائے تو بٹ کوائن میں بلاشبہ پائے جاتے ہیں، بٹ کوائن کو خصوصا سینٹرل افریقی جمہوریہ اور لاطینی امریکہ کے ایک ملک (Elselvador) نے جب اسے زر قانونی (Legal Tender) کا درجہ دے دیا تب سے وہ ڈالر یا روپیہ کی طرح ایک کرنسی ہو گئی، اسی طرح وہ تمام کرپٹو کرنسیاں جن کو مارکیٹ میں استحکام حاصل ہو چکا ہے، ان کے ذریعہ مبادلہ ہو رہا ہے اور انہیں مال کی طرح ذخیرہ کیا جا رہا ہے۔

کرپٹو کرنسی قابل انتفاع ہے، بلاک چین ٹیکنالوجی پر کام کرتی ہے جس سے انتفاع شرعا منع بھی نہیں ہے، قابل قبض ہے لوگ اس میں اپنی مالیت محفوظ کر رہے ہیں اور بڑھا رہے ہیں، گو تمام لوگ نہیں لیکن دنیا میں انٹرنیٹ پر ایک بڑی تعداد اس کو مال سمجھ رہی ہے، اس وقت (جون ۲۰۲۳) کرپٹو یوزر کی تعداد ۵۱۶ ملین ہے، یعنی اکیاون کروڑ ساٹھ لاکھ ہیں[1]، والمالیۃ تثبت بتمول الناس کافۃ اوبعضہم[2]، مالیت کے لیے سبھی لوگوں کا مال سمجھنا ضروری نہیں، بعض کے یہاں مال ہونا کافی ہے، اس وقت کرپٹو میں ۱۳۹۰۹۲ٹریلین امریکی ڈالر کی مالیت کی سرمایہ کاری ہوئی ہے، اوپر ہم نے کئی ایسی کمپنیاں ذکر کیں جو بٹ کوائن اور دیگر کرنسیوں کو قبول کرتی ہیں، ان کے ذریعہ ان کمپنی کی اشیاء اور خدمات حاصل کی جاسکتی ہیں، نیز ان پر ٹیکس عائد کرنا یہ اس بات کی غمازی کرتا ہے کہ یہ مال ہے۔ رہی یہ بات کہ عین نہیں ہے اوپر تعریف میں یہ بات آچکی ہے کہ مال کے لیے عینیت کی قید صرف بعض علماء احناف کے یہاں ملتی ہے راجح قول کے مطابق احناف کے یہاں بھی اس کی قید نہیں۔ نیز مالیت کے لیے ہر زمان اور ہر مکان میں اس کا مال ہونا ضروری نہیں ہے۔ دکتور علی محی الدین قرہ کی تحریر اوپر گذر چکی:

والقید الوحید فی المالیۃ ہو المنفعۃ حسب العرف السائد، فمدار المالیۃ علی المنفعۃ المعتبرۃ فی العرف السائد، ولذلک نری الفقہاء یقولون: کل ما فیہ منفعۃ

---

[1] www.statista.com

[2] ردالمحتار ۵۰۱/۴

يجوز بيعه، ومالا فلا، وإن الحكم والمعيار في اعتبار المنفعة هو العرف الذي قد يتغير من زمن الى زمن آخر، ومن بلد إلى آخر، فقد يكون الثعبان السام الذي ليس فيه منفعة سوى في سمه اليوم مالا في عصرنا الحاضر، ولم يكن مالا في الأعراف السابقة[1]

اس کے علاوہ بیع کی دیگر شرائط مال ہونا متقوم ہونا مملوک ہونا، مقدور التسلیم ہونا، معلوم ہونا یہ تمام صفات بٹ کوائن اور کریپٹو کرنسی میں پائی جاتی ہیں۔

موجودہ قانون کی رو سے بھی کریپٹو ایک مال کی حیثیت رکھتا ہے، چناں چہ آئی ایم ایف نے کریپٹو کے بارے میں لکھا ہے:

''Crypto asset are digital representations of value that rely only on cryotographi, and decentralized peer-to-peer archeticture based on distributed ledger technology (DLT) which enable two parties to directly transact with each other without the need for trusted intermediaries[2]."

کریپٹو اثاثے قدر کی ڈیجیٹل نمائندگی ہے جو کریپٹو گرافی پر مبنی ہیں، نیز لامرکزیت کی حامل منقسم کھاتہ پر مبنی فرد بہ فرد منتقلی کا ایسا نظام ہے جو بغیر کسی بھروسہ مند ثالث کے توسط کے براہ راست رقم منتقلی کے قابل بناتا ہے۔

آئی ایم ایف نے اسے Asset کا درجہ دیا ہے، ہماری حکومت ہند اور بیشتر حکومتوں نے اسے Asset ہی مانا ہے، اس کے علاوہ دوسری حیثیتیں بھی اس کی طے کی گئی ہے وہ سبھی مالیت کی آئینہ دار ہیں، جیساکہ ماقبل میں ہم نے ذکر کیا ہے[3]۔ اسی لیے دنیا کے سبھی ممالک اسے مال گردانتے ہیں

---

[1] المال في الإسلام دراسة فقهية تاصيلية

[2] The recording of Crypto Assets in Macroeconomic stastics Published by IMF ۱۸ F

[3] دیکھیے صفحہ:

اور بیشتر ممالک اس پر ٹیکس عائد کرتے ہیں اور غیر قانونی استعمالات کی روک تھام کے لیے قانون سازی کے بارے میں فکر مند ہیں۔

اور جب یہ مال ہے تو اس کی بیع دیگر شرائط بیع کا لحاظ کرتے ہوئے جائز ہوگی، ماسبق میں ہم نے کرپٹو میں کمائی کرنے کے متعدد طریقے ذکر کیے تھے سطور ذیل میں ہم ان کے شرعی حکم پر روشنی ڈالیں۔

انوسمنٹ کا حکم:

جو کرنسیاں مال کے دائرہ میں آچکی ہیں ان کی بیع وشراء یقینا درست ہوگی، انویسمنٹ خرید وفروخت کا سادہ طریقہ ہوتا ہے جس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ آدمی کوئی کرنسی سال دو سال رکھنے کی نیت سے خریدے پھر جب مناسب سمجھے بیچ دے، اس میں لیوریج، مارجن اور فیوچر وغیرہ کا کوئی عنصر نہیں ہوتا، خرید وفروخت کی تمام شرائط پائی جاتی ہیں، اس لیے یہ طریقہ درست ہے۔

اسپاٹ ٹریڈنگ کا حکم:

یہ بھی بیع وشراء کی سادہ اور عام قسم ہے۔ یعنی کسی کوئن کو مناسب قیمت پر خریدنا اور نفع ملنے پر بیچ دینا، اس میں کوئی اضافی شرط یا لیوریج وغیرہ کچھ نہیں ہوتی، اس میں اور انوسمنٹ میں اس کے سوا کوئی فرق نہیں ہے کہ انویسمنٹ طویل مدت کے لیے خریدنے پر بولا جاتا ہے جب کہ اسپاٹ ٹریڈنگ مختصر مدت کے لیے خریدنے پر بولا جاتا ہے وہ ایک ہفتہ، دن، گھنٹہ، منٹ بھی ہو سکتا ہے اس لیے جو کرنسیاں مال کے دائرہ میں آچکی ہیں ان میں یہ قسم بھی جائز ہوگی۔

فیوچر ٹریڈنگ کا حکم:

شیئر مارکیٹ کی طرح کرپٹو میں بھی فیوچر ٹریڈنگ ہوتی ہے، دونوں کی صورت ایک ہی جیسی ہے، قمار اور غرر، بیع مالا یملک اور شرط فاسد جیسے مفاسد پر مشتمل ہونے کی وجہ سے ناجائز اور حرام ہے۔

آپشن ٹریڈنگ کا حکم:

یہ جائز نہیں، کیوں کہ یہ قمار اور جوے پر مشتمل ہے، اس میں ایک مخصوص رقم دے کر مشتری بائع کو پابند کرتا ہے کہ فلاں تاریخ کو فلاں کرنسی اتنے ریٹ پر دے گا، چاہے مارکیٹ میں اس کی قیمت کچھ بھی ہو، اس کے بعد مشتری چاہے فلاں تاریخ پر خریدے یا نہ خریدے وہ ایڈوانس دی ہوئی رقم بائع لے لیتا ہے، یعنی یہ رقم صرف پابندی عہد کا عوض ہوتی ہے۔ مجمع الفقہ الاسلامی الدولی کی قرار داد نمبر ا-۶۳/۷ میں ہے: ان عقود الخيارات غير جائزة شرعا لأن المعقود عليه ليس مالا، و لا منفعة، و لا حقا ماليا يجوز الاعتياض عنه، ومثله عقود المستقبليات والعقد على المؤشر[1]۔

ییلڈ فارمنگ کا حکم:

روایتی بینکنگ نظام کی طرح کرپٹو میں بھی سودی قرض کا نظام ہے جس کو ڈی فائی کہا جاتا ہے اور اس سے حاصل ہونے والی آمدنی کو ییلڈ فارمنگ کے نام سے جانا جاتا ہے۔ سود پر مشتمل ہونے کی وجہ سے بلاشبہ ناجائز ہے۔

مائننگ کا حکم:

مائننگ میں ملنے والی رقم دراصل اپنے عمل (تصدیق، اور ہیش لگانے) کا معاوضہ ہے، اور یہ جعالہ ہے، کیوں کہ بلاک کے ہیش تک رسائی کے لیے سسٹم سے وابستہ سارے مائنر کوشش کرتے ہیں اور جو سب سے پہلے بلاک بنالیتا ہے اسے ہی نئی بٹ کوائن ملتی ہے۔ اور جعالہ محقق قول کے مطابق جائز ہے[2]۔

اسٹیکنگ کا حکم:

---

[1] مجمع الفقہ الاسلامی الدولی رقم قرار ۶۳، ۱/۷

[2] جعالہ کا مطلب یہ ہے کہ کسی عمل میں نتیجہ کے تحقق پر معاوضہ کو معلق کیا جائے، جیسے جو کوئی میرا گم شدہ سامان لاکر دے تو اسے یہ یہ انعام، ائمہ ثلاثہ کے نزدیک اور احناف کے یہاں راجح قول کے مطابق جائز ہے، اس کا ماخذ آیت کریمہ: "ولمن جاء به حمل بعير وانا به زعيم" ہے (تفصیل کے لیے دیکھیں: اسلام اور جدید معاشی مسائل ۱۲۱/۴-۱۲۲-۱۲۳)

اسٹیکنگ مائننگ کا متبادل ہے (تفصیل کے لیے دیکھیے فورجنگ اور پروف آف سٹیک ص:)

اسٹیکنگ میں تصدیق کنندہ کو دراصل اپنی کچھ رقم سسٹم پر روک کے رکھنی ہوتی ہے تاکہ اگر تصدیق میں اگر کوئی فراڈ کرے تو ضبط کرلی جائے، اور تصدیق کنندہ کو جو اجرت ملتی ہے وہ درحقیقت ٹرانزیکشن کرانے والوں سے ملنے والی فیس سے دی جاتی ہے، جو درحقیقت اس کے عمل کی اجرت ہے۔اس کو جعالہ نہیں کہا جائے گا، کیوں کہ یہاں تصدیق کے لیے ہر کوئی ایک ساتھ کوشش نہیں کرتا بل کہ الگ الگ بنیادوں پر ہر کسی کو موقع دیا جاتا ہے، جس کو موقع ملے وہ تصدیق کرکے اپنی اجرت وصول لیتا ہے۔

نوٹ: یہاں اس بات کا خیال رکھنا بہت ضروری ہے کہ اسٹیکنگ کی اصل اصطلاح تو اسی معنی میں ہے جو اوپر ذکر کی گئی ہے، اور یہ طریقہ ایتھیریم جیسی مضبوط کرنسیوں میں استعمال ہوتا ہے؛ مگر مطلق کرنسی روک رکھنے کے لیے بھی اس کا استعمال بہت ہوتا ہے جیسے کوئی اپنی کرنسی سسٹم میں لگا کر رکھا ہو اور وہ سودی قرض کے لیے استعمال ہوتی ہے، نیٹ ورک مارکیٹنگ جیسی اسکیموں میں بھی اپنی رقم کرنسی والوں کو دے کر ماہانہ طے شدہ نفع حاصل کرنے کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے، اس لیے اسٹیکنگ کے اطلاق سے حکم میں عجلت نہیں کرنا چاہیے بل کہ معاملہ کی پوری تحقیق ضرور کرلینا چاہیے۔

این ایف ٹی کا حکم:

این ایف ٹی کا معنی ہے: (Non-Fungible Token) نا قابل استبدال ٹوکن، کرپیٹو کرنسی کی اکائیاں باہم مساوی اور یکساں ہوتی ہیں جیسے روپیہ ڈالر، ڈالر کی ہر اکائی دوسری اکائی کے برابر ہے؛؛ مگر این ایف ٹی کا مطلب ایسی اکائی جس کے مساوی کوئی دوسری اکائی نہ ہو، اور یہ اس لیے ممکن ہوتا ہے کہ اس ٹوکن کی پشت پر کوئی مادی یا ڈیجیٹل چیز ہوتی ہے جیسے آرٹ، میوزک، ویڈیو، کسی نے کوئی پینٹنگ بنائی جو بڑی ندرت کی حامل ہے اب اسے اس سے ممتاز رکھنے کے لیے کہ کوئی اس کی جیسی دوسری نہ بنالے اس پینٹنگ کے نام سے بلاک چین پر رجسٹریشن کرواتا ہے جس سے ایک

ٹوکن کا اجراء ہوتا ہے دونوں مل کر این ایف ٹی کہلاتے ہیں۔ این ایف ٹی کا حکم یہ ہوگا کہ ٹوکن سے وابستہ شئ اگر ایسی ہو جو شرعا جائز ہو تو وہ جائز ہوگی اور اگر وہ ایسی چیز ہو جو ناجائز ہو جیسے گانے کی ویڈیو یا آڈیو کی این ایف ٹی، ناجائز تصویر کی تو ایسی این ایف ٹی ناجائز ہوگی۔

ریفرل کا حکم:

ریفرل یعنی حوالہ کرنا، کسی کو اگر کوئی کسی ایکسچینج پر آنے کی دعوت دیتے ہوئے لنک بھیجے اور وہ شخص اس کے ذریعہ شریک ہو جائے اس کی بناپر کچھ کرنسی بطور انعام دی جاتی ہے، اس کی مختلف صورتیں ہیں (۱) صرف شریک ہونے والے کو ایکسچینج اپنی طرف سے دے (۲) شریک کرنے والے اور ہونے والے دونوں کو ایکسچینج اپنی طرف سے دے، یہ دونوں جائز ہے بشرطیکہ اس کے لیے کچھ دینا نہ پڑے، نیز وہ سسٹم صرف ناجائز عقود جیسے ڈیفائی اور ملٹی لیول مارکیٹنگ پر مشتمل نہ ہو، نیٹ ورک مارکیٹنگ میں ریفرل پر ملنے والی رقم دینے والی کی طرف سے نہیں ہوتی بل کہ شامل ہونے والے کی ہی رقم سے کچھ حصہ شامل کرنے والے کو دیا جاتا ہے اور بعض مقامات پر کئی کئی لیول تک چلتا ہے، یہاں کوئی کاروبار نہیں ہوتا صرف اسی رقم کی ہیرا پھیری سے پورا سسٹم چلایا جاتا ہے۔ (۳) ایک شکل ریفرل کی یہ ہوتی ہے کہ شامل ہونے والے کے ہر ٹریڈ سے لی جانے والی فیس کا کچھ حصہ شامل کرنے والے کو دیتے ہیں، یعنی ایکسچینج ٹریڈ پر جو فیس لیتے ہیں اس کا کچھ فیصد شامل کرنے والے کو دے دیتے ہیں، شامل ہونے والا جتنا زیادہ ٹریڈ کرے گا شامل کرنے والے کو اتنا ہی زیادہ ملے گا، اور اگر نہیں کرے گا تو کچھ نہیں ملے گا اس طریق میں اصول اجارہ کے لحاظ سے یہ خامی ہے کہ اجرت مجہول ہے اور غرر ہے، نیز اس میں شریک ہونے والا ناجائز اور جائز عقد (جیسے فیوچر مارجن) جو کچھ کرے گا اس کی فیس کا فیصد بھی ملے گا جو کہ ناجائز ہے۔

آئی سی او، آئی ڈی او، آئی ای او، اور آئی ایس او کا حکم:

ان سب کا مشترکہ مفہوم معمولی فرق کے ساتھ [1] یہ ہے کہ کسی کرنسی کے منصہ شہود پر آنے سے پہلے پیسہ لگا کر اس میں حصہ لینا تاکہ جب کرنسی وجود میں آئے تو ایک اچھی مقدار میں کرنسی بے حد کم قیمت میں مل جائے، جب ڈیولپر کسی کرنسی کو لانچ کرنا چاہتے ہیں تو وائٹ پیپر جاری کرتے ہیں جس میں وجود میں آنے والی کرنسی کے پروجیکٹ، اس کے ایکو سسٹم اور طریقہ کار کا ذکر ہوتا ہے لوگوں کو اس میں شامل ہونے کی ترغیب دی جاتی ہے، لوگ اس امید پر کہ آنے والی کرنسی کی قیمت کافی زیادہ ہوگی اور کم قیمت میں ابھی وافر مقدار میں مل جارہی ہے شرکت کرتے ہیں، اس میں اکثر وبیشتر فراڈ ہوتا ہے۔ شرعی اعتبار سے بھی یہ جواز کے دائرہ سے خارج ہے۔ کیوں کہ (۱) کرنسی ابھی وجود میں آئی نہیں ہے پس معدوم کی بیع ہے (۲) مستقبل میں بھی اس کا وجود موہوم ہے، پس یہ فقہی اعتبار سے "غرر" کے دائرہ میں بھی داخل ہے (۳) مستقبل میں مالیت آئی بھی تو اس کی قیمت کیا ہوگی، مجہول ہے، یہ بھی "غرر" کا ایک پہلو ہے (۴) اس بیع کے نتیجہ میں اچھی خاصی مالیت بھی آسکتی ہے اور لگایا ہوا مال ضائع بھی ہو سکتا ہے، اس لیے اس میں "قمار" کا بھی عنصر ہے۔ (۵) اس کرنسی کے تحت ایسا پروجیکٹ بنایا جارہا ہو جو کہ ناجائز امر پر مشتمل ہے جیسے سودی قرض کا نظام تو اعانت علی المعصیت کا پہلو ہے۔ غرضیکہ آئی سی او میں شرکت جائز اور درست نہیں۔ اس کو شرکت پر اس لیے محمول نہیں کر سکتے کہ شرکت میں آنے والے ہر نفع و نقصان میں شرکاء شریک ہوتے ہیں جب کہ یہاں شرکاء کو کرنسی بننے کے بعد حسب وعدہ مقرر کردہ مقدار میں کرنسی دے دی جاتی ہے، باقی اس سسٹم سے جو کچھ حاصل ہوتا ہے اس کا فائدہ نقصان ڈیولپرز تک محدود رہتا ہے۔ اس لیے اگر کوئی فرد یا چند لوگ مل کر کوئی ایسا ایکو سسٹم بنائیں جو کسی محظور شرعی پر مشتمل ہو تو ناجائز ہوگا ورنہ جائز ہوگا۔

ایئرڈروپ اور گیووے کا حکم:

اس کی شکلیں بڑی مختلف اور متنوع ہوا کرتی ہیں اس لیے اس میں کوئی عمومی حکم نہیں لگایا

---

[1] تفصیل کے لیے دیکھیں: ص

جاسکتا۔

P۲E کا حکم:

اس کا مطلب ہے Play to earn کمانے کے لیے کھیلو، یعنی بلاک چین پر بنے ہوے ایسے گیم جن کو کھیل کر کریپٹو کرنسی بطور انعام حاصل کی جاسکتی ہے، اس کا حکم واضح ہے کہ اگر اس گیم میں کوئی منکر شی نہیں ہے اور اس سسٹم سے وابستہ کوئی شرعی محظور نہ ہو تو جائز ہو گا ورنہ ناجائز۔

بٹ کوائن اور کریپٹو کرنسی کی ممانعت کے قائلین کے دلائل اور ان کا تجزیہ:

جو حضرات بٹ کوائن اور کریپٹو کرنسی کو مال نہیں قرار دیتے ذیل میں ہم ان کے دلائل ذکر کرتے ہیں، اور پھر ان کا تجزیہ پیش کرتے ہیں
بٹ کوائن اور کریپٹو کرنسی کو جن بنیادوں پر ناجائز کہا گیا ہے وہ حسب ذیل ہیں:

(۱) یہ فرضی کرنسی ہے اس کا کوئی وجود نہیں ہے:

ورچوئیل کرنسیوں کے عدم جواز کے قائلین کی ایک دلیل یہ ہے کہ محض فرضی اعداد اور آنکڑے ہیں ان کا کوئی وجود نہیں۔

جواب: یہ اگر کہا جائے کہ ورچوئیل کرنسیوں کا مادی وجود نہیں ہوتا یعنی اس کا کوئی جرم نہیں ہے جس کو ہم خارج میں پکڑ سکیں چھو سکیں تو یہ بات صحیح ہے؛ مگر کسی چیز کے مال ہونے کے لیے وجود ضروری ہے، اس کا عین ہونا اور خارج میں ملموس ہونا ضروری نہیں، اوپر مال کی تعریف میں ہم وضاحت کر چکے ہیں مال کے لیے عین ہونے کی شرط نہیں ہے، شرائط انعقاد بیع کے تحت مبیع میں موجود ہونے کی قید لگائی ہے ذی جسم ہونے کی نہیں، شامی میں ہے: وشرط المعقود علیه ستتة:کونه موجودا مالا متقوما مملوكا فی نفسه، وكون الملك فيما يبيعه لنفسه وكونه مقدور التسليم فلم ينعقد بيع المعدوم وماله خطر العدم كالحمل واللبن فی الضرع معقود علیہ میں بیع کے انعقاد کے لیے چھ شرطیں ہیں: (۱) مبیع کا موجود ہونا (۲) مملوک ہونا (۳) مال متقوم ہنا (۴) اپنی ذات میں مملوک ہونا یعنی اس پر کسی کی ملکیت ہو مباح الأصل نہ ہو (۵) اپنے لیے اگر بیچ رہا ہو تو اپنی ملکیت کا ہونا (دوسرے کے لیے بیچ رہا ہو تو یہ شرط نہیں ہے جیسے فضولی کی بیع) (٦) مقدور التسلیم ہونا (ردالمحتار ۴/۵۰۵) کریپٹو کرنسی میں یہ تمام صفات پائی جاتی ہیں۔

آج کل جتنے کمپیوٹر سافٹ ویئر ہیں وہ سب ڈیجیٹل شکل میں ہی ہوتے ہیں، ان کا خارج میں کوئی

وجود نہیں ہوتا وہ محض کمپیوٹر پر ہی کام کرتے ہیں؛ مگر ان کو بالاتفاق مال ہی سمجھا جاتا ہے اور ان کی خرید وفروخت ہوتی ہے، اسی طرح بینک کھاتے میں رکھے ہوئے روپیے بھی آنکڑے ہی ہوتے ہیں اور لین دین میں انہیں آنکڑوں کا ہی تبادلہ ہوتا ہے؛ مگر بالاتفاق اسے مال ہی سمجھا جاتا ہے، نیز اگر یہ فرضی آنکڑے ہوتے تو ایسی آنکڑے کوئی بھی بنالیتا اور کئی ایک بٹ کوائین بناکر کروڑ پتی بن جاتا اس وقت ایک بٹ کوائن کی قیمت چونتیس لاکھ روپیے کے آس پاس ہے، روایتی کرنسیوں کے جعلی نوٹ تو بہت چھاپے جاتے ہیں اور پکڑے جاتے ہیں لیکن کریپٹو کرنسی میں کوئی بھی شخص ایک جعلی کرنسی بنانا چاہے تو نہیں بناسکتا ہے، کیوں کہ بلاک چین ٹیکنالوجی اسے ناممکن بناسکتی ہے، نیز کوئی اسے مرکزی ادارہ کنٹرول بھی نہیں کرتا اس لیے ساز باز کے ذریعہ بھی ایسا کرنا ممکن نہیں۔ پیچھے ہم بلاک چین سسٹم کی تفصیلات ذکر کر چکے ہیں۔

نیز ڈیجیٹل دنیا ایک اپنی نوعیت کی منفرد دنیا ہے جو جدید دور کی ایجاد ہے، اس لیے کسی شئ کا ڈیجیٹل وجود ڈیجیٹل دنیا میں ایک عین کی طرح متصور ہوتا ہے، عین کی طرح اس کی خرید وفروخت ہوتی ہے، ملکیتوں کا تبادلہ ہوتا ہے جیسے آج کل کے جدید سافٹ ویئر، کریپٹو کرنسی بھی ایک سافٹ ویئر ہی ہے، انہیں ڈیجیٹل عین قرار دیا جائے تو کیا استبعاد ہے۔

کریپٹو کرنسی کو معدوم کہنے والوں کی ایک دلیل یہ بھی ہے کہ یہ محض ایک عدد کا نام ہے جس کے پیچھے مالیت لگی ہوئی ہے، یعنی لوگوں نے پیسہ لگاکر اس میں تقوم پیدا کیا ہے، اسی لیے اس کا کوئی سریل نمبر نہیں ہوتا؛ مگر یہی بات بعینہٖ روایتی کرنسیوں پر بھی صادق آتی ہے، کیوں کہ ڈیجیٹل ٹرانزیکشن کی صورت میں یہاں بھی محض اعداد کا تبادلہ ہوتا ہے، ان کا کوئی سیریل نمبر نہیں ہوتا، دونوں میں فرق صرف اتنا ہے کہ اس ٹرانزیکشن کو بینک کنٹرول کرتا ہے اور کریپٹو ٹرانزیکشن کو بلاک چین، دوسرا فرق یہ ہے کہ روایتی کرنسیوں کی پشت پر حکومت ہے؛ مگر کریپٹو کرنسی کی پشت پر نہیں، لیکن کیا یہ آخری وجہ اس کو مالیت سے خارج کرنے کے لیے کافی ہے؟ اس پر گفتگو آگے آرہی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ روایتی کرنسیوں کی طرح کریپٹو کرنسی میں بھی خرید وفروخت

ہوتی ہے، مالیت کا ذخیرہ کیا جاتا ہے، حکومتیں ان پر ٹیکس عائد کرتی ہیں، ان کو روایتی کرنسیوں میں تبدیل کیا جاسکتا ہے، دنیا کے کئی ممالک میں ان کے اے ٹی ایم بھی لگ چکے ہیں جہاں کرپٹو کرنسی کو روایتی کرنسیوں میں تبدیل کر کے نکالا جاسکتا ہے، دنیا کے دو ملکوں (ایل سیلواڈور، سینٹرل افریقی جمہوریہ) نے اسے زر قانونی کا درجہ دے دیا ہے، اگر یہ معدوم شی ہے تو یہ سب باتیں کیوں کر ممکن ہے؟

(۲) کرپٹو کرنسی پر قبضہ نہیں ہوتا:

کرپٹو کرنسی کے مانعین جواز کے قائلین کی ایک دلیل یہ ہے کہ اس کرنسی پر قبضہ نہیں ہوتا

جواب: یہ بات دراصل پچھلے خیال پر متفرع ہے، پچھلے سطور میں ہم واضح کر چکے ہیں کہ یہ ڈیجیٹل کرنسی ہے، ڈیجیٹل کرنسی کا قبضہ اسی کے شایان شان ہوگا، جس طرح بینک کے کھاتے میں پیسہ آنے کے بعد ان پیسوں پر قبضہ مانا جاتا ہے، کمپیوٹر سافٹ ویئر پر قبضہ بھی ڈیجیٹل ہوتا ہے، شیئر مارکیٹ میں ڈیمیٹ اکاؤنٹ میں شیئر آنے کے بعد قبضہ متحقق تصور کیا جاتا ہے اور آگے اس کو فروخت کرنا جائز ہو جاتا ہے، اسی طرح کرپٹو کرنسی میں اپنے والیٹ میں آنے کے بعد یا اپنے ایمیل اکاونٹ سے منسلک ایکسچینج پر آنے کے بعد ان پر قبضہ متحقق مانا جائے گا کیوں کہ اس جگہ سے وہ کرنسی آدمی کے کنٹرول میں آجاتی ہے وہ چاہے اسے بیچ سکتا ہے یا منتقل کرنا چاہے تو منتقل کر سکتا ہے، اور چاہے تو ملکی کرنسی میں تبدیل کر سکتا ہے، نیز اس میں آنے کے بعد دوسرے کے دست برد سے محفوظ ہو جاتی ہے، اور اس کے بعد وہی شخص اس کے نفع نقصان کا مالک ہوتا ہے، ٹھیک بینک اکاؤنٹ کی طرح، رہی بات ہیکنگ کے خطرہ کی تو یہ خطرہ انٹرنیٹ پر موجود ہر نظام میں موجود ہے، بینکنگ کھاتے کے ساتھ بھی یہ ممکن ہے گو مشکل ہے، اور اس کی وجہ سے قبضہ یا مالیت پر کوئی فرق نہیں پڑے گا۔

(۳) حکومت کی پشت پناہی نہ ہونا:

مانعین کے منجملہ دلائل میں سے ایک دلیل یہ ہے کہ اس کرنسی پر کسی حکومت کی پشت پناہی

نہیں ہے، جب کہ مروجہ کرنسیوں پر حکومتی پشت پناہی ہوا کرتی ہے۔

جواب: اوپر مال کی تعریف میں یہ بات گزر چکی کہ کسی چیز کے مال ہونے پر حکومت کی پشت پناہی ضروری نہیں، بل کہ لوگوں کا تعامل کافی ہے، فقہاء نے کہیں بھی کسی شئ کی مالیت کے لیے اور مبیع ہونے کے لیے قانونی منظوری کو شرط قرار نہیں دیا ہے، بل کہ آج کل بھی بہت ساری ایسی چیزیں ہیں جن پر حکومت کی پشت پناہی نہیں بل کہ حکومت ان کے خلاف ہے اس کے باوجود وہ مال ہیں۔ فلوس، ستوقہ، بنہرجہ، عدالی، غطارفہ جن میں سونا یا چاندی بالکل نہیں ہوتا تھا یا برائے نام ہوتا تھا ان کو فقہاء نے ثمن اس وجہ سے قرار دیا تھا کہ لوگوں میں اس کا تعامل اور رواج تھا، علامہ سرخسی لکھتے ہیں: ان صفة الثمنية فی الفلوس ليست بصفة لازمة، ولا ہو ثابت بأصل الخلقة، بل بعارض اصطلاح الناس[1]۔ دوسری جگہ لکھتے ہیں: ثم الزيوف ما زيفه بيت المال ولكن يروج فيما بين التجار[2]۔ تبر کے بارے میں مضاربت کے تحت لکھتے ہیں چوں کہ صحت مضاربت کے لیے شیخین کے یہاں دراہم اور دنانیر ہونا ضروری ہے؛ مگر تبر سے کیا مضاربت صحیح ہوگی، اس سلسلہ میں مختلف فیہ اقوال میں وجہ تطبیق ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں: والحاصل أن ذلك يختلف باختلاف البلدان فی الرواج، ففي كل موضع يروج التبر رواج الأثمان تجوز المضاربة به، وفی كل موضع لا تروج ہو بمنزلة السلع لا تجوز المضاربة به كالمكيل والموزون[3]۔

اس سے معلوم ہوا کہ مالیت کی طرح کسی چیز کے ثمن ہونے میں بھی مدار عرف ہے، پس جو شئ عرف میں بحیثیت ثمن یا بحیثیت مال رائج ہو جائے وہ مال ہے، خواہ اس کی پشت پناہی حکومت کرے یا نہ کرے۔

(۴) حکومت کا منظور نہ کرنا:

---

[1] المبسوط ۱۲/ ۱۳۷

[2] المبسوط ۱۲/ ۱۴۴

[3] المبسوط للسرخسی ۲۲/ ۲۱

کچھ لوگوں کا یہ خیال ہے کہ کرپٹو کرنسیوں کا لین دین ان ملکوں میں جائز ہے جہاں اس کی اجازت ہے اور جہاں اس کی اجازت نہیں وہاں ناجائز ہے۔

جواب: یہ بات بھی درست نہیں، کیوں کہ اوپر فقہاء کی تصریحات سے یہ بات سامنے آچکی ہے کہ کسی چیز کے مال ہونے کے لیے کسی طبقہ میں بطور مال متعارف ہونا کافی ہے، بطور ثمن رائج ہونا بھی ضروری نہیں، اور نہ ہی کسی حکومت کی منظوری ضروری ہے، اور نہ ہی کسی حکومت کے پابندی عائد کرنے سے اس کی مالیت پر کوئی فرق پڑتا ہے، آج بہت سے علاقوں میں ریت کے کاروبار پر حکومتیں پابندیاں عائد کیے ہوئے ہیں؛ مگر اس کی وجہ سے اس کے مال ہونے پر کوئی فرق نہیں پڑتا، ہاں زیادہ سے زیادہ حکومت کی مخالفت لازم آتی ہے جو جائز ہے یا نہیں ایک الگ مسئلہ ہے اور اس سے کرپٹو کرنسی یا کسی بھی شئ مالی حیثیت پر کوئی فرق نہیں پڑتا۔ چوں کہ کرپٹو کرنسی کا نظام ہی حکومتوں اور بینکوں کے مقابل ہو کر وجود میں آیا ہے لوگ اس کے ذریعہ ٹیکس کی بچت کر رہے ہیں، حکومتوں سے اپنی مالیت چھپا رہے ہیں، بینکوں سے اپنی مالیت نکال رہے ہیں جن سے پورے موجودہ نظام کو خطرات لاحق ہیں، اس لیے حکومتوں کا منفی رویہ اپنانا فطری امر ہے، ظاہر ہے یہ کسی شئ کی مالیت پر اثر انداز وجہ نہیں ہے بل کہ یہ عین مال ہونے کی دلیل ہے، کیوں کہ اگر یہ بے حیثیت اور فرضی آنکڑے ہوتے تو اس سے منی لانڈرنگ کا تحقق کیسے ہوتا؟ اور اگر یہ فرضی آنکڑے ہیں مالیت نہیں تو ان پر ٹیکس کیوں؟ نیز مذکورہ وجوہ روایتی کرنسیوں اور منشیات میں بھی پائی جاسکتی ہیں؛ مگر کیا اس کی وجہ سے ان کی مالی حیثیت بدل جاتی ہے؟

حکومتوں کے نامنظور کرنے کا مطلب:

یہاں یہ بھی واضح کر دینا ضروری ہے کہ حکومتوں کا اسے کرنسی نہ ماننا اور حکومتوں کا اسے ممنوع قرار دینا دونوں میں بہت فرق ہے، زیادہ تر حکومتوں نے گو اسے اپنی ملکی کرنسی کے طور پر قبول نہیں کیا ہے لیکن مال کے طور پر تسلیم کیا ہے، اس کے ذریعہ لین دین کر سکتے ہیں، خرید وفروخت کر سکتے ہیں۔ اسی لیے سبھی حکومتیں اس پر ٹیکس عائد کرنے کے حق میں ہیں، جن ملکوں

نے اسے مکمل طور پر ممنوع قرار دیا ہے ان کے علاوہ سبھی ممالک میں خواہ وہ اس کو اپنی ملکی کرنسی کے طور پر قبول کریں (جیسے ایل سیلواڈور اور سینٹرل افریقی جمہوریہ) یا اسے ملکی کرنسی کے طور پر قبول نہ کیا ہو جیسے باقی ممالک، ان تمام ممالک میں کریپٹو کا لین دین، اس کے ذریعہ تجارت سب کر سکتے ہیں، ماقبل میں جہاں ہم نے ان کمپنیوں کا ذکر کیا جو کریپٹو میں ادائیگی کو قبول کرتی ہیں وہ انہی ممالک سے تعلق رکھتی ہیں، ہندوستان بھی اسی قسم میں داخل ہے، کریپٹو کرنسی گو زر قانونی (Legal Tender) نہیں ہے لیکن اس میں لین دین اور تجارت ممنوع نہیں ہے، البتہ ۳۰ فیصد ٹیکس ادا کرنا ہوگا۔

اسی اعتبار سے علم معیشت میں زر کی تین قسمیں ذکر کی گئی ہیں (۱) زر قانونی (Legal Tender) جسے ملک کی حکومت نے منظور کیا ہو جیسے ہر ملک کی اپنی کرنسی (۲) زر غیر قانونی (illegal tendr) یعنی قانون نے جسے بطور زر استعمال پر بندش عائد کی ہو (۳) غیر زر قانونی (Non-Legal Tender) اس سے مراد وہ زر ہے جو اس ملک کی کرنسی تو نہ ہو لیکن اس میں لین دین کی اجازت ہو، لازم نہ ہو۔ کریپٹو کرنسی اسی نوعیت کی حامل ہے۔ ہندوستان کے فائنانس سیکریٹری ٹی وی سومناتھن نے اپنے بیان میں کہا ہے: "پرائیویٹ ڈیجیٹل کرنسیاں کبھی بھی انڈیا میں لیگل ٹینڈر نہیں مانی جائیں گی، پرائیوٹ کریپٹو انوسمنٹ میں کسی بھی طرح کے خسارہ پر حکومت ذمہ دار نہیں ہوگی، لیکن کریپٹو میں ٹریڈنگ کرنا غیر قانونی نہیں ہے کیوں کہ یہ ٹیکس کے تحت آگئی ہے[۱]۔ مزید کہتے ہیں:

Bitcoin Ethereum, or NFT will never become legal tender. Crypto asset are asset whose value will be determined between two people. You can buy gold, diamond, crypto, but that will have note have the value authorization by government[۲].

---

[۱] Hindustan Times ۲Feb ۲۰۲۲, dnaindia.com

[۲] ANI ۲Feb ۲۰۲۲ , Hindustan Times ۲-۲-۲۰۲۲

بٹ کوائین ایتھیریم این ایف ٹی کبھی بھی لیگل ٹینڈر نہیں ہو سکتے ، کرپیٹو اثاثے ایسے اثاثے (asset) ہیں جن کی ویلیو دو آدمیوں کے درمیان طے ہو گی، تم سونا، ڈائمنڈ، کرپیٹو خرید سکتے ہو لیکن اس کی قدر حکومت کی طرف سے مستحکم نہیں ہو گی۔

حکومتی ممانعت کی وجوہات:

یہاں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ حکومتوں کی پابندیاں لگانے یا سخت رویہ اپنانے کی کئی وجوہات ہیں (۱) ممنوعہ مواقع میں استعمال (۲) ٹیکس چوری (۳) بینکنگ نظام کا مقابلہ اور حکومتی دسترس سے آزادی، اس نظام کی وجہ سے بینکنگ نظام کو خطرات لاحق ہیں کیوں کہ یہ اسی کو ختم کرنے کے لیے وجود میں آیا ہے (۴) ممکنہ ضرر سے حفاظت جیسے مارکیٹ میں زیادہ اتار چڑھاؤ جس کی وجہ سے عام لوگوں کے نقصان کا ڈر ہوتا ہے (۵) لاعلمی : عام آدمی چوں کہ اس کی حقیقت سے واقف نہیں ہوتا اس کے لیے اس کی کرنسی کوئی بھی چوری کر لیتا ہے، یا عیاری سے اس سے حاصل کر لیتا ہے، کچھ لوگ پونزی اسکیم اور ملٹی لیول مارکیٹنگ کا طریقہ اس میں استعمال کرتے ہیں جس کی تفصیل ہم نے آگے چوتھے باب میں ذکر کی ہے، آئی سی او کے نام پر لوگوں سے پیسے لے کر فرار ہو جاتے ہیں۔اول الذکر تین وجوہات حکومت کے مفاد میں سو فیصد ہیں لیکن علی الاطلاق عوامی مفاد میں نہیں، بل کہ بعض اعتبار سے عوامی مفاد کے خلاف ہیں، جب کہ آخر الذکر دونوں وجوہ کا تعلق استعمال کرنے والے کی لاعلمی اور جہالت سے ہے، اس کا صحیح حل آگاہی دینا ہے نہ کہ پابندی، جب کوئی نووارد بغیر سیکھے اور بغیر کسی کی رہنمائی میں قدم رکھتا ہے تو اسے اس طرح کے خطرات لاحق ہوتے ہیں، لیکن جو ماہر ہوتے ہیں یا کسی ماہر کی نگرانی میں کام کرتے ہیں وہ ان سے بچاؤ کا سد باب کر لیتے ہیں۔

(۴) کرپٹو کرنسیوں کی پشت پر کچھ بھی نہ ہونا:

مانعین کی ایک دلیل یہ ہے کہ کرپٹو کرنسی کی پشت پر کوئی چیز نہیں ہے جب کہ روایتی کرنسیوں کے پشت پر ملک کی اقتصادیات ہوتی ہیں، اس لیے یہ محض فرضی چیزیں ہیں۔

جواب: اوپر ہم عرض کر چکے ہیں کہ کسی چیز کے مال ہونے کے لیے لوگوں کا بطور مال اسے قبول کرلینا کافی ہے، اس کی پشت پر کچھ ہونا ضروری نہیں، ماضی میں سوکھی روٹیاں، درخت کے چھال اور پتے بطور زر رائج رہیں، اسی طرح کوڑیاں، ہاتھی کے دانت بطور زر رائج رہے جب کہ ان کی پشت پر بھی کچھ نہیں ہوتا تھا، علامہ تقی الدین مقریزیؒ تاریخ میں رائج مختلف دور کے نقود سے متعلق لکھتے ہیں: وقد كانت الأمم فى الإسلام وقبله لهم أشياء يتعاملون بها بدل الفلوس كالبيض والكسر من الخبز والورق ولحاء الشجر والودع الذي يستخرج من البحر ويقال له الكوري وغير ذلک[1]۔

اسلام میں اور اس سے پہلے لوگ فلوس کے بجائے دیگر اشیاء سے تبادلہ کیا کرتے تھے جیسے، انڈے، روٹی کے ٹکڑے، درختوں کی چھالیں، اور سمندر سے نکالی جانے والی سیپیاں ہیں جنہیں کوڑی کہا جاتا ہے۔

دکتور علی محی الدین قرہ فرماتے ہیں:

والقيد الوحيد فى المالية هو المنفعة حسب العرف السائد، فمدار المالية على المنفعة المعتبرة فى العرف السائد، ولذلک نرى الفقهاء يقولون: كل ما فيه منفعة يجوز بيعه، وما لا فلا، وإن الحكم والمعيار فى اعتبار المنفعة هو العرف الذى قد يتغير من زمن الى زمن آخر، ومن بلد إلى آخر، فقد يكون الثعبان السام الذى ليس فيه منفعة سوى فى سمه اليوم مالا فى عصرنا الحاضر، ولم يكن مالا فى الأعراف السابقة[2]۔

ماہرین معیشت کے یہاں بھی کسی چیز کے زر ہونے کے لیے اس کی پشت پر کچھ ہونا ضروری نہیں بل کہ اسے بطور زر قبول کرلینا کافی ہے:

پروفیسر جیوفری کراتھر لکھتے ہیں:

"The only essential requirement is general acapibility. Money as we have seen, need not it self br valuable"

---

[1] رسائل المقریزی ۱۷۴

[2] المال فی الاسلام دراسۃ فقہیۃ تاصیلیۃ

واحد لازمی طور پر مطلوب صفت عوام میں قبول ہونا ہے، زر کا اپنی ذات میں قیمتی ہونا ضروری نہیں ہے جیسا کہ ہم دیکھ چکے ہیں[1]۔

(۵) کرپٹو کرنسی کی اپنی ذات میں کوئی قیمت نہ ہونا:

مانعین کا ایک دلیل یہ ہے کہ کرپٹو کرنسی کی اپنی ذات میں کوئی قیمت نہیں ہے اور اس کے پیچھے کوئی قیمتی شی نہیں ہے اس لیے اس کی بیع جائز نہیں۔

جواب: فقہاء کی عبارات سے معلوم ہوتا ہے کہ کسی چیز کی قیمت لوگوں کے قیمتی سمجھنے اور اس کو مال قرار دینے سے آتی ہے، چاہے لوگوں میں ایک طبقہ ہی ایسا کرے، والمالیۃ تثبت بتمول الناس کافۃ أو بعضہم"[2] آج لوگ کرپٹو کرنسی کو مال سمجھ رہے ہیں اور اس کے پیچھے اپنی دولت لگائے ہوئے ہیں، آج کرپٹو کرنسی میں ایک سو سیئتیس ٹریلین ڈالر سے زیادہ رقم لگی ہوئی ہے، صرف بٹ کوئن کا مارکیٹ کیپ ۱۸۶۰۷۱۹۹۶۱۳ ۷۶ امریکی ڈالر کے برابر ہے، حکومتیں اس کی آمدنی پر ٹیکس لگا رہی ہیں اگر لوگوں کی نگاہ میں اس کی قیمت نہیں تو ایسا کیوں؟ کسی چیز کی مالیت کا مدار اسی پر ہے لوگ اس کو اس قابل سمجھتے ہیں کہ اس کو مال دے کر حاصل کیا جائے اگر ہاں تو وہ مال کہلائے گا، اور اگر نہیں تو نہیں، غور کیجیے کہ ایک مٹھی گیہوں اور ایک کلو گیہوں ماہیت میں کیا فرق ہے؛؛ مگر اول الذکر مال نہیں ہے اور ثانی الذکر مال ہے، علامہ شامی مال متقوم کی تعریف پر تفریع کرتے ہوئے لکھتے ہیں: فمایباح بلاتمول لایکون مالا کحبۃ حنطۃ، و مایتمول بلا إباحۃ انتفاع لایکون متقوما کالخمر[3]. اس فرق کی بنا اس کے علاوہ اور کچھ نہیں ہے کہ ایک مٹھی گیہوں کو لوگ اس قابل نہیں سمجھتے کہ اس کے بدلے میں مال دیں جب کہ ایک کلو کو قابل عوض اور قابل قیمت گردانتے ہیں۔ ماضی میں روٹی کے سوکھے ٹکڑے، کوڑیاں بھی بطور ثمن استعمال ہوتے آئے

---

[1] An Outine of Money P:۳۶

[2] شامی ۴/۵

[3] ردالمحتار ۵۰۱/۴

ہیں ظاہر ہے جو کہ اپنی ذات میں کوئی قیمت نہیں رکھتے ؛ مگر وہ صرف اس لیے ثمن بنے کہ وہ اس وقت ان کے یہاں قابل قیمت تھے۔ اسی لیے صاحب بدائع نے بیع کی تعریف میں مبادلۃ المال بالمال میں مال کی جگہ مبادلۃ شئ مرغوب بشئ مرغوب[1] کہا ہے، اسی تعریف کو صاحب در مختار نے اختیار کیا ہے، اور اس کی تشریح کرتے ہوئے علامہ شامی رقم طراز ہیں: مرغوب فیه أی ما من شانه أن ترغب إلیه النفس وہو المال، ولذا احترز به الشارح عن التراب والمیتة فإنہا لیست بمال، فرجع إلی قول الکنز والملتقی: مبادلة المال بالمال؛ ولذا فسره الشارح بقوله: أی تملیک شئ مرغوب فیه بشئ مرغوب فیه، فقد تساوی التعریفان فافہم[2] ماہرین معیشت بھی کسی چیز کے ثمن ہونے کے لیے اس کی اپنی ذات میں قیمتی ہونے کو ضروری نہیں قرار دیتے، پروفیسر جیوفری کراتھی لکھتے ہیں:

"The only essential requirement is general acceptability. Money as we have seen, need not it self be valuable[3]"

واحد لازمی طور پر مطلوب صفت عوام میں قبول ہونا ہے، زر کا اپنی ذات میں قیمتی ہونا ضروری نہیں ہے جیسا کہ ہم دیکھ چکے ہیں۔

غرضیکہ کسی چیز کی مالیت کا مدار اس پر ہے کہ لوگ اس کو قابل عوض اور قابل قیمت سمجھتے ہیں یا نہیں، اگر اسے سمجھتے ہیں تو وہ مال ہے چاہے فی حد ذاتہ اس کی کوئی حیثیت ہو یا نہ ہو۔

(٦) غرر اور خطر کا ہونا:

مانعین کی منجملہ دلائل میں ایک دلیل یہ ہے کہ بٹ کوائن اور کرپٹو کرنسی میں غرر ہوتا ہے اس لیے جائز نہیں

---

[1] بدائع الصنائع ۱۳۴/۵

[2] (رد المحتار ۵۰۲/۴)

[3] An Outine of Money P:۳۶

جواب: اس بات کے درج ذیل مطالب ہو سکتے ہیں:

(۱) اس بات کا امکان کہ کوئی جعلی بٹ کوائن بنالے، سو یہ امر ناممکن ہے، کرپٹو کرنسی بلاک چین ٹیکنالوجی پر کام کرنے کی وجہ سے اتنی سیکور ہے کہ کوئی بھی اگر جعلی کرنسی بنانا چاہے تو نہیں بنا سکتا، اس کی تفصیل بلاک چین کے ضمن میں آچکی ہے، اسے کوئی سینٹرل اتھارٹی کنٹرول نہیں کرتی اس لیے ساز باز کر کے بھی یہ ممکن نہیں۔ اس کے بر خلاف روایتی کرنسیوں کے جعلی نوٹ چھاپے جاتے ہیں اور مارکیٹ میں عام بھی کر دیے جاتے ہیں، اگر بالفرض یہ ممکن بھی ہوتا تو کیا اس کی وجہ سے اس کی مالیت پر فرق آجاتا، اگر روایتی کرنسیوں میں جعلسازیوں کی بنا پر اس کی مالیت میں فرق نہیں آتا تو کرپٹو میں کیوں؟

(۲) یہ ممکن ہے کہ کوئی شخص کسی سے دھوکہ دے کر بٹ کوائن کے نام پر کچھ اور دے جائے، اس طرح کے فراڈ کرپٹو میں ہوئے بھی ہیں؛ مگر اس فراڈ کے شکار ناواقف اور سادہ لوح لوگ ہوتے ہیں اور یہ کرپٹو ہی نہیں، دیگر چیزوں میں بھی ہوتا ہے، زمین جائداد میں آج کل یہ بہت ہوتا ہے؛ لیکن اس سے شئ کی مالیت پر کوئی فرق نہیں آتا۔

(۳) کوئی کسی کی کرپٹو کرنسی ہیک کر لے جائے۔ یہ امر بھی اس کی مالیت پر اثر نہیں ڈالتا، چوری اور ڈاکہ زنی کا احتمال کس چیز میں نہیں ہے، کہیں کم ہے تو کہیں زیادہ، ڈیجیٹل دنیا میں اس کے امکانات زیادہ ہوتے ہیں لیکن اس کے بچنے کے راستے بھی ہیں مثلاً لیزر والیٹ استعمال کرے اس سے یہ خطرہ ٹل جاتا ہے، غرضیکہ یہ چیز اس کی حفاظت کا مسئلہ ہے اس سے اس کی مالیت پر کوئی فرق نہیں آتا، بل کہ یہ اس کی قدر کی غمازی کرتا ہے کیوں کہ اگر وہ قابل قیمت مال نہ ہوتا تو کوئی اس کو ہیک کرنے کی زحمت ہی کیوں اٹھاتا۔

(۴) یہ احتمال کہ کسی کرنسی کی ویلیو زیرو ہو جائے، اس کی توضیح یہ ہے کہ کرپٹو کرنسی کو چوں کہ کوئی ادارہ کنٹرول نہیں کرتا، اس لیے کوئی بھی شخص اپنی کرنسی بنا سکتا ہے، اگر اس کا خود کا بلاک چین ہے تو اس پر، نہیں تو کسی اور کا بلاک چین استعمال کر کے مارکیٹ میں اپنی کرنسی لانچ کر سکتا ہے

،اب اگر کوئی کرنسی لانچ ہوئی اور کچھ دنوں کے بعد اس کی ویلیو صفر ہو گئی تو کیا ہوگا؟ یہ احتمال صحیح ہے اور واقعی کرپٹو کرنسی کی دنیا میں ایسا ہوتا ہے؛ مگر یہ احتمال تمام کرنسیوں میں برابر نہیں ہے، عام طور پر اس طرح کے واقعات آئے دن لانچ ہونے والی نئی کرنسیوں میں ہوتا ہے جن کے پیچھے نہ کوئی پروجیکٹ ہوتا ہے اور نہ ہی ان کے اجراء کا کوئی مقصد ہوتا ہے، کرپٹو کی دنیا کے ماہرین ایسی کرنسیوں کو کوئی اہمیت نہیں دیتے، ایسی کرنسیاں لانچ کرنے والے لالی پاپ دکھا کر کے مصنوعی طلب پیدا کرتے ہیں جس کی وجہ سے لوگ اس میں پیسہ لگاتے ہیں ؛ مگر ان کرنسیوں کے پیچھے کوئی قابل ذکر چیز نہیں ہوتی جس کی وجہ سے یہ لوگوں کی توجہ کا مرکز بنے اس لیے دھیرے دھیرے لوگ اس سے پیسہ نکالنا شروع کر دیتے ہیں جس کی وجہ سے اس کی قیمت گرتی جاتی ہے، اور اگر پورا فنڈ نکال لیا جائے تو اس کی حیثیت صفر بھی ہو جائے گی، سو ایسی کرنسیوں کو تمول کے عدم ثبوت یا مالہ خطر العدم کی بنا پر مالیت کے دائے سے خارج کیا جاسکتا ہے؛ مگر وہ کرنسیاں جو مارکیٹ میں استحکام اور قبول عام حاصل ہو چکی ہیں جو اپنے ساتھ بڑے بڑے پروجیکٹ لیے ہوئے ہیں بازار میں ان کی حیثیت مسلم ہے لوگوں کو اس پر کامل اعتماد ہے جیسے بٹ کوائن، ایتھیریم، اور ٹاپ لیول کی کرنسیاں اس میں یہ احتمال بہت بعید ہے، اس لیے ان کرنسیوں کی مالیت پر اس احتمال محض کی وجہ سے شبہ نہیں کیا جاسکتا، کیوں کہ یہ کرنسیاں کئی سالوں سے رائج ہیں اور ان کی قیمت وقتی طور پر کم ہوتی ہے ؛ مگر عمومی لحاظ سے بڑھتی ہی جا رہی ہیں اور لوگوں کی اپنائیت میں اضافہ ہی نظر آرہا ہے، نیز اعلی قسم کی کرنسیاں جن کی بلاک چین کے لامرکزی (Decentralized) نظام میں اشیاء اور خدمات ہیں، ان پر اپلیکیشن بنائے جاتے ہیں جن کے لیے اسی کی کرنسی کا استعمال ناگزیر ہوتا ہے، اور آئے دن بلاک چین کا استعمال بڑھتا جا رہا ہے جو کرپٹو کرنسیوں کے بھی بقا کا ضامن ہوگا، اس لیے یہ احتمال کے تمام لوگ پیسہ نکال لیں اور کرنسی ڈی ویلیو ہو جائے عملی اعتبار سے بہت دور ہے، نیز کسی چیز کے قبول عام اور استحکام حاصل ہونے کے بعد محض یہ خدشہ اسے مالیت کے دائرہ سے خارج کرنے کے لیے کافی نہیں ہے۔

غرضیکہ مستحکم اور اعلی سطحی کرنسیوں میں ایسا غرر جس سے مالیت صفر ہو جائے کا اندیشہ نہ کہ برابر ہے، نیز اس خدشہ سے کسی شئ کی مالیت ختم نہیں ہوتی۔ہاں دیگر چیزوں کی طرح کریپٹو میں لین دین کی کچھ ایسی شکلیں ہیں جس میں غرر عدم جواز کی وجہ بن سکتاہے اور اس خاص صورت کو ناجائز کہا جاسکتاہے، جس کو ہم نے اوپر ذکر کر دیا ہے۔

(۷) قیمتوں کا اتار چڑھاؤ:

کریپٹو کرنسی کے عدم جواز کے قائلین کی دلائل میں یہ بھی ہے کہ اس میں اتار چڑھاؤ بہت زیادہ ہوتا ہے جس کی وجہ سے اس کی قیمت کا اندازہ نہیں ہوسکتاہے۔جواب: اس کا یہ ہے کہ یہ کوئی ایسی چیز نہیں ہے جس سے کسی کی مالیت پر فرق آئے، دنیا میں بہت کچھ ایسے اثاثے ہیں جن کی مالیت میں اتار چڑھاؤ زیادہ ہوتے رہتاہے ، شیئر مارکیٹ میں اتار چڑھاؤ معروف ہے، کریپٹو کرنسی رسد وطلب کے اصول پر کام کرتی ہے اور اسی کی بناپر اس کی قیمت اوپر نیچے جاتی ہے۔ الحاصل اس سے بھی کریپٹو کی مالیت متاثر نہیں ہوتی۔

(۸) مائنر کے عمل پر عقد موقوف ہونا:

مانعین کی منجملہ ادلہ میں ایک دلیل یہ ہے کہ بٹ کوائن کا لین دین مانر کے عمل پر موقوف ہوتاہے، مائنر دراصل اس بات کی تصدیق کرتاہے کہ زید مثلا بکر کو جو کرنسی بھیج رہاہے وہ اس کا مالک تھا یا نہیں،اس میں کوئی فراڈ تو نہیں اس کی تصدیق کے بعد اس ٹرانزیکشن کا ایک بلاک بن جاتاہے پھر اس کے لیے ہیشنگ کی ضرورت پڑتی ہے جو دراصل پیچیدہ ریاضی معمہ حل کرنے سے پیدا ہوتی ہے اور وہ حل کردہ نتیجہ اس بلاک کا ہیشنگ بالفاظ دیگر فنگر پرنٹ ہوتاہے ، جس کی بناپر اب اس کے بعد کوئی اور چھیڑ چھاڑ نہیں کرسکتا۔ یہ دراصل انتقال ملک کا پروسیس ہے جو فراڈ اور دھوکہ سے بچنے کے لیے کیا جاتاہے، یہ عقد کے لیے شرط نہیں ہے، جس طرح زمین میں انتقال قبضہ کے لیے مختلف کاغذی کاروائیوں سے گذرنا پڑتاہے اسی طرح یہاں پر بھی، انتقال ملکیت یہاں بھی ایجاب وقبول سے ہو جاتاہے ؛ مگر قبضہ کے لیے اس مرحلہ سے گزرنا ناگزیر ہوتاہے، لہذا یہ

کوئی شرط فاسد نہیں، جس کی بنا پر بیع کو ناجائز کہا جائے۔

(۹) منشیات اور منی لانڈرنگ میں استعمال:

کرپٹو کرنسی کے عدم جواز کی ایک وجہ یہ بیان کی جاتی ہے اس کا استعمال منشیات، دہشت گردی کے فروغ اور ٹیکس چوری کے لیے استعمال ہوتا ہے، اس لیے یہ ناجائز ہے؛ مگر ظاہر ہے یہ وجہ کسی بھی طرح عدم جواز کے لیے کافی نہیں ہے، کیوں کہ یہ استعمال کی خرابی ہے نہ کہ کرنسی کی، مروجہ کرنسیوں میں بھی یہ امور انجام دیے جاتے ہیں، اور یہ بات سب سے زیادہ حکومتیں اور بینک دہراتے ہیں، کیوں کہ اس نظام سے ان کی مطلق العنانی پر زد پڑتی ہے، کیا آج دنیا میں ٹیکس کے غیر منصفانہ قوانین نہیں ہے جن سے عوام کی محنت کی کمائی پر ارباب اقتدار عیش کرتے ہیں، ویسے بھی شریعت اسلامیہ میں آمدنی پر ٹیکس لگانا ظلم ہے تو کیا اس سے بچنے کے لیے اپنے مال کو حکومت سے چھپانا جائز نہیں ہوگا، جہاں تک دہشت گردی اور ممنوعہ تنظیموں کی فنڈنگ کی بات ہے تو یہ سب پر عیاں ہے کہ اس سے مراد کون ہے اور حکومتیں ان پر کیوں شکنجہ کستی ہیں۔ یہ بات بذات خود حقیقت سے دور ہے کہ کرپٹو کرنسی کا استعمال سب سے زیادہ مذکورہ بالا امور میں ہوتا ہے، کرپٹو کا استعمال گو ان میں ہوتا ہے؛ مگر سب سے زیادہ ٹریڈنگ اور انوسٹنگ کے لیے استعمال ہوتا ہے، لوگ نفع حاصل کرنے کے لیے طویل یا قصیر مدت کے لیے خریدتے ہیں۔

(۱۰) کرپٹو کرنسی کو قبول عام حاصل نہیں:

مانعین کی ایک دلیل یہ ہے کہ کرپٹو کرنسی کا استعمال محدود طبقہ میں ہے، اس لیے یہ ناجائز ہے۔ جواب: ماقبل میں ہم فقہاء کی تصریحات کی روشنی میں یہ واضح کر چکے ہیں کہ کسی چیز کے مال ہونے کے لیے سب کے یہاں بطور مال رائج ہونا ضروری نہیں بل کہ کسی مخصوص طبقہ میں بھی بطور مال رائج ہونا کافی ہے۔ والمالية تثبت بتمول الناس كافة أو بعضهم[۱] اسی طرح

---

[۱] شامی ۴/۵

کسی چیز کے ثمن ہونے میں ہر جگہ بطور مال رائج ہونا ضروری نہیں بل کہ بعض جگہ پر بھی کافی ہے، ماضی میں ستوقہ، بنہرجہ اسی طرح قسم کے زر تھے جو بعض مقامات پر استعمال ہوتے تھے اور بعض مقامات پر نہیں، آج بھی کسی ملک کی کرنسی اسی ملک کے دائرہ تک محدود رہتی ہے، غرضیکہ محدودیت ہر جگہ ہے، روایتی کرنسیوں میں محدودیت ملکی حدود کے ساتھ وابستہ ہے تو کرپٹو کرنسی میں محدود افراد کے ساتھ۔

(۱۱) گمنامی اور ابہام:

کرپٹو کرنسی کے مانعین کے ادلہ میں یہ وجہ بھی ذکر کی گئی ہے کہ اس میں دو تبادلہ کرنے والوں کی شخصیت آپس میں مجہول اور نامعلوم ہوتی ہے، کیوں کہ اس میں مرسل اور مرسل الیہ کے نام اور اس کی شخصیت کا دور دور تک پتہ نہیں ہوتا، کیوں کہ اس میں لین دین پبلک کی کے ذریعہ ہوتا ہے جو لم سم نمبرات کا مجموعہ ہوتا ہے، اس لیے اس کی اجازت کسی بڑے خطرے کا باعث ہوسکتی ہے، لہٰذا سداللباب اسے منع کا حکم دیا جائے گا؛ مگر اس کا جواب ظاہر ہے گمنامی کے منفی اور مثبت دونوں پہلو ہیں علی الاطلاق اسے مضر قرار دے کر باعث منع قرار دینا کسی بھی طرح سے قرین انصاف نہیں ہے۔

(۱۲) غلطی کا عدم تدارک:

کرپٹو کرنسی کے مانعین کی ایک دلیل یہ ہے کہ اس کے لین دین میں کوئی غلطی ہو جائے تو اس کا تدارک ممکن نہیں، یعنی کرپٹو کرنسی کسی غلط پتہ پر بھیج دی تو واپس لینا ممکن نہیں، کیوں کہ اس میں شخصیت کا تعین نہیں ہوتا اور تعین بھی ہو جائے تو واپسی ممکن نہیں جب تک کہ مرسل الیہ خود بھیجنے پر راضی نہ ہو جائے، اسی طرح اگر کوئی اپنی پرائیویٹ کی بھول جائے تو اس کے لیے اپنی کرنسی تک رسائی ممکن نہیں۔ اس کا جواب بھی ظاہر ہے کہ شرعاً یہ منع کے لیے کوئی دلیل نہیں بن سکتی، کیوں کہ اس سے کسی شئ کی مالیت پر کوئی فرق نہیں پڑتا، یہی اشکال روپیہ پیسہ اور سونا چاندی میں بھی ہوتا ہے کہ کوئی کہیں رکھ کر بھول جائے تو کیا اس کی مالیت پر کوئی فرق آئے گا۔ جہاں تک

اس کے حل کی بات ہے اگراس کو کمپیوٹر یا موبائل ڈیوائس پر رکھاتھااور ڈلیٹ کردیا تو ڈاٹا ریکوری کے ذریعہ حاصل کیا جاسکتاہے اسی لیے واقف کار حضرات اپنی پرائیویٹ کی کا بیک اپ رکھتے ہیں، اور اگر کسی نے بٹ کوائین ایڈریس میں کوئی غلط لفظ ٹائپ ہوگیا تو یہ اسی وقت کسی اور کے کھاتے میں جائے گا جب وہ کسی کا ایڈریس ہو اور اس کا امکان بہت کم ہے بصورت دیگر ٹرانزیکشن رد ہوجائے گا، ہاں اگر کسی اور کے ایڈریس پر ڈال دے تو پھر واپسی ممکن نہیں ہے۔

(۱۳)سکہ ڈھالنے کا حق صرف حاکم وقت کو ہے:

مانعین کی ایک دلیل یہ ہے کہ کرنسی نوٹ چھاپنے کا حق صرف سلطان کو ہے، اسی وجہ سے روایتی کرنسیوں کا چھاپنا ممنوع ہے۔اس کا جواب یہ ہے کہ اولا تواس کا تعلق نئی کرنسیوں کے اجراء سے ہے۔جو کرنسیاں مارکیٹ میں رائج ہوچکی ہیں (جو ہماری گفتگو کا محور ہے) ان کا اس سوال سے کوئی تعلق نہیں، کیوں کہ عہد نبوی میں بھی کسروی دراہم چلاکرتے تھے، اس کے بعد کے اسلامی عہد میں کئی ایسے سکے چلے جو حکومت کے نہ تھے لیکن حکومتی سکوں کے پہلو بہ پہلو رائج رہے، نبہرجہ ایسے ہی سکے تھے جو غیر دار الضرب میں ڈھالے جاتے تھے۔ جہاں تک نئی کرنسیوں کے اجراء کی بات ہے تو (۱) کریپٹو کرنسی کا تعلق کسی خاص ملک سے نہیں ہوتا بل کہ یہ جغرافیائی حدود سے آزاد ہوکر عالمی طور پر انٹرنیٹ پر کام کرتی ہے، دنیا میں جہاں بھی وہ کرنسی ہو اس کی اکائی سب جگہ یکساں طور پر کام کرے گی، نہ ہی اس کا اجراء کسی ملک کی خاص کرنسی پر کوئی اثر ڈالتا ہے.اس لیے کسی خاص ملک کے قانون کا اطلاق اس پر ممکن نہیں۔ (۲) جن ممالک میں کریپٹو کرنسی کا استعمال ممنوع ہے وہاں اس کی بھی ممانعت ہے لیکن جن ممالک میں کریپٹو کی اجازت ہے وہاں اس کی بھی اجازت ہوگی کیوں کہ حکومتوں نے کریپٹو کی اجازت دیتے ہوئے خاص اس قسم پر کوئی پابندی بھی عائد نہیں کی بلکہ بعض ممالک نے اس کے لیے کچھ حدود قیود طے کرتے ہوئے قوانین وضع کیے ہیں (۳) غیر حاکم کو سکے ڈھالنے کی ممانعت کے تحت فقہاء نے لکھاہے کہ اس کی وجہ حاکم کے ساتھ تلبیس اور دھوکہ ہے ویکرہ للإمام ضرب المغشوش ولغیرہ ضرب الخالص إلا بإذنہ

وما لا يروج إلا بتلبيس[1]۔جب کہ کرپٹو کرنسی ملکی کرنسی سے الگ نوعیت کی حامل بین الاقوامی کرنسی ہوتی ہے اس لیے اس میں تلبیس اور فریب بھی نہیں ہے اور جہاں ممنوع نہیں ہے وہاں حاکم کی اجازت کے بغیر بھی نہیں ہے، لیکن وہ کرنسی مالیت کے دائرہ میں اس وقت تک نہ آئے گی جب تک اسے قبول عام نصیب نہ ہو اور یہ آسان نہیں ہے۔(۴) اس سوال کا پس منظر غالبا یہ ہو گا کہ اس طرح تو کوئی بھی کرنسی بنا کر معیشت میں زلزلہ برپا کر دے گا؛ مگر یہ واضح رہے کہ کرپٹو کرنسی بنانا گو آسان ہے لیکن اس میں مالیت لانا اسے بازاروں میں قبولیت دلانا کارے دارد، ہماری گفتگو انہیں کرنسیوں سے متعلق ہے جن کی افادیت ہے جن پر لوگوں کے اعتماد کی وجہ سے استقرار مل چکا ہے جیسے بٹ کوائین، یا بلاک چین کی دنیا میں ان کے استعمال کی ضرورت جیسے ایتھیریم بی این بی وغیرہ اور جن کو تجار کا ایک طبقہ قبول بھی کرتا ہے، جہاں تک نئی کرنسیاں ہیں وہ ہمارے دائرہ جواز سے خارج ہیں جب تک ان میں مذکورہ بالا صفات نہ پیدا ہو جائیں۔

(۱۴) کرنسی جاری کرنے والے شخص کا مجہول ہونا

کرپٹو کرنسی کے مانعین کا یہ بھی کہنا ہے کہ بٹ کوائین کا بنانے والا مجہول ہے، اس کا نام اگرچہ "ستوشی ناکوموٹو" بتایا جاتا ہے؛ مگر اس سے مراد کون ہے اب تک ایک معمہ ہے؛ لیکن اس سے کرنسی کی مالیت اور عمل پر کوئی فرق نہیں پڑتا، ماضی میں کئی ایسی کرنسیاں رائج رہی ہیں جن کے اجراء کرنے والے فرد کا علم نہیں؛ مگر کیا اس کی وجہ سے فقہاء نے اس کی حیثیت کو تسلیم نہیں کیا؟ اس سوال کے پیچھے شاید یہ خیال کارفرما ہو کہ اس کا بنانے والا جب نامعلوم شخص ہے تو ممکن ہے نظام کے ساتھ کوئی چھیڑ چھاڑ کر دے اور لوگوں کی پوری کرنسیاں ضائع ہو جائیں؛ مگر یہ معلوم رہے کہ کرپٹو کرنسی بلاک چین پر خود کار طریقہ پر کام کرتی ہے، اس کے بنانے والے کا علم ہو یا نہ ہو اس سے کوئی فرق نہیں پڑے گا، اس کا نظام ایک کھلا نظام (open source) ہے جس میں کوئی بھی شخص

---

[1] تحفۃ المحتاج ۲۶۸/۳

نوڈز لگا کر سسٹم سے جڑ سکتا ہے، اس کی ساری سر گزشت انٹرنیٹ پر موجود ہے جو دیکھی جا سکتی ہے، اس نظام میں کوئی رد و بدل نہیں کر سکتا، اس لیے آج تک کوئی جعلی بٹ کوائن نہیں بنا سکا جب کہ روایتی کرنسیوں کے جعلی نوٹ بنانے کے واقعات آئے دن پیش آتے رہتے ہیں، کرپٹو کرنسی میں فراڈ بے شک ہوتے ہیں؛ مگر ان کی نوعیت کیا ہے اس کے اوپر ہم نے چوتھے باب میں تفصیلی گفتگو کی ہے۔

کریپٹو کرنسی بحیثیت ثمن

کسی چیز بیع و شراء کے جواز کے لیے اس کا مال ہونا کافی ہے، چاہے وہ بیع میں مبیع قرار پائے یا ثمن، یا من وجہ مبیع یا من وجہ ثمن جیسے مقایضہ اور صرف میں ہوتا ہے، اس لیے کریپٹو کرنسی میں صفات ثمن تلاش کرنے کی ضرورت نہیں، تاہم ثمن کے متعلق فقہ میں آئی ہوئی تفصیلات اور ثمن کے ادوار کا جاننا فائدے سے خالی نہیں، کیوں کہ بعض فقہی احکام میں ثمن کی وجہ سے فرق پڑتا ہے، اس لیے ذیل کی سطور میں ہم یہ دیکھنا چاہتے ہیں کہ بٹ کوائن اور کریپٹو کرنسی میں ثمنیت کی صفات پائی جاتی ہیں یا نہیں۔

فقہ اسلامی پر نظر ڈالی جائے تو دو طرح کے ثمن نظر آتے ہیں ثمن خلقی ثمن اصطلاحی

ثمن خلقی: یہ سونا چاندی کو کہا جاتا ہے، کیوں کہ اسے اللہ تعالی نے بطور ثمن استعمال ہونے کے لیے پیدا کیا ہے، اس کی ثمنیت اصلی اور خلقی ہے، لہٰذا لوگوں کے ترک تعامل سے اس کی ثمنیت باطل نہیں ہوگی، علامہ ابن خلدون فرماتے ہیں:

”ثم إن اللہ تعالی خلق الحجرین المعدنیین من الذہب والفضة قیمة لکل متمول، وہما الذخیرة والقینة لأہل العالم فی الغالب، وإن أفتی سواہما فی بعض الأحیان، فإنما ہو لقصد تحصیلہا بما یقع فی غیرہما من حوالة الأسواق التی ہما عنہما بمعزل، فہما أصل المکاسب والقنیة والذخیرة“

اللہ تعالی نے دو پتھروں یعنی سونا چاندی میں ہر مال دار کے لیے قیمت رکھ دی ہے، اور یہی وہ عموماً دنیا والوں کے لیے ذخیرہ اور مال ہے، بعض اوقات میں اگرچہ ان کے علاوہ چیزیں بھی کمائی جاتی ہیں، لیکن وہ چیزیں بازار میں تبدیل ہونے کی وجہ سے متاثر ہونے کی وجہ سے (جس سے یہ دونوں محفوظ ہیں) ان دونوں کو حاصل کرنے کے لیے ہوتی ہیں، لہٰذا یہی دو اشیاء کمائی، مال اور ذخیرہ کرنے میں اصل ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ اس کی ثمنیت ترک رواج کی وجہ سے ختم نہیں ہو سکتی، علامہ ابن عابدین شامیؒ

ایک مسئلہ کے ذیل میں فرماتے ہیں:

لاشک أن الجیاد لاتبطل ثمینتها بالکساد، لأن ثمنیتها بأصل الخلقة[1]۔

آگے دوسری جگہ فلوس اور وہ دراہم جن پر کھوٹ کا غلبہ ہوتا ہے، اس کے بارے میں لکھتے ہیں:

"ان الثمن یهلک بالکساد، لأن مالیة الفلوس والدراهم الغالبة الغش بالاصطلاح، لا بالخلقة، بخلاف النقدین فإن مالیتها بالخلقة لا بالاصطلاح[2]"

کہ ثمن رواج ختم ہو جانے سے ختم ہو جاتا ہے، کیوں فلوس اور ان دراہم کی مالیت جن میں کھوٹ کا غلبہ ہوتا ہے آپسی تعامل کی وجہ سے ہے، خلقۃ کی وجہ سے نہیں، برخلاف نقدین (سونا اور چاندی) کے، ان کی مالیت خلقت کی وجہ سے ہے تعامل کی وجہ سے نہیں۔

سونا اور چاندی ہی ثمن خلقی کیوں؟

یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ زمین سے نکلنے والی دھاتیں سونا اور چاندی کے علاوہ بہت ساری ہیں، نیز بہت سے بیش قیمت پتھر بھی ہیں؛ مگر ان کو کیوں خلقی ثمن قرار نہیں دیا گیا، اس کے پیچھے سونے چاندی کی متعدد ایسی صفات وخاصیات ہیں جو دوسروں میں نہیں پائی جاتی:

۱۔ سونا چاندی ایسی دو دھاتیں ہیں جن میں کھوٹ اور ملاوٹ کا پتہ آسانی سے لگ جاتا ہے۔

۲۔ ان کو بآسانی پگھلایا جاسکتا ہے اور کوٹا جاسکتا ہے، اور اپنی مرضی کے مطابق جس شکل میں چاہیں ڈھال سکتے ہیں۔

۳۔ سونے چاندی میں کبھی بدبو پید نہیں ہوتی۔

۴۔ مرور زمانہ سے اس پر کوئی فرق نہیں پڑتا، طویل عرصہ تک زیر زمین مدفون رہنے سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔

۵۔ ان میں پرکشش زینت وجمال ہے۔

---

[1] ردالمحتار ۴۰۰/۵

[2] ردالمحتار ۲۶۸/۵

۶۔ان کا حجم چھوٹا ہوتا ہے۔

۷۔دوسرے معادن کی نسبت ان کی پیداوار بہت کم ہے۔

۸۔ان کے افراد میں مماثلت اور یکسانیت ہوتی ہے۔

ثمن اصطلاحی:

وہ ثمن ہے جس کو لوگ ثمن کی طرح استعمال کرے، اور اس کو ثمن مان لیں، ماضی میں فلوس، عدالی غطارفہ بنہرجہ اسی قسم کے سکے تھے جو اصطلاح ناس کی وجہ سے ثمن قرار پائے تھے، موجودہ دور میں کرنسی نوٹ بھی ثمن اصطلاحی ہیں جو لوگوں کے تعامل کی وجہ سے ثمن کہلائیں۔

امام مالک فرماتے ہیں:

"ولوان الناس اجازوا بينهم الجلود حتى تكون لهم سكة وعين لكرهتها ان تباع بالذهب والورق نظرة[1]"

بنایہ میں ہے:

ويجوز البيع بالفلوس لأنه مال معلوم، بذا بالاجماع، فإن كانت نافقة أي رائجة جاز البيع بها وإن لم تعين الفلوس، لأنها أثمان بالاصطلاح، فلا يتعين فى البيع كالدراہم والدنانير[2]۔

البحر الرائق میں ہے:

"ولا يتعين بالتعيين لكونها أثمانا، يعنى مادامت تروج؛ لأنها بالاصطلاح صارت أثمانا، فمادام ذلک الاصطلاح موجودا لاتبطل الثمنية لقيام المقتضي" قوله "وتتعين بالتعيين إن كانت لاتروج) لزوال المقتضي للثمينة، وہو الاصطلاح، وبذا لأنها فى الأصل سلعة، وإنما صارت ثمنا بالاصطلاح فإذا تركوا المعاملة بها رجعت إلى أصلها"[3]

الحاصل ثمن اصطلاحی ہر وہ ثمن ہے جس کو لوگوں نے بطور ثمن اپنالیا ہو، جب تک لوگوں میں ثمن کی حیثیت باقی ہے تب تک اس کی ثمنیت باقی رہے گی اور جب لوگوں نے اس سے لین دین

---

[1] المدونۃ الکبری ۵/۳

[2] بنایہ ۴۱۴/۸

[3] البحر الرائق ۲۱۸/۶

چھوڑ دیا ہو تو ثمنیت باطل ہو جائے گی، نیز ثمن خلقی کی طرح ثمن اعتباری بھی تعیین سے متعین نہیں ہوتا۔

فقہاء کے یہاں صحت معاملہ کے لیے جانبین میں مال کا ہونا کافی ہے، ثمن کا ہونا ضروری نہیں، تاہم کچھ احکام ہیں جس میں ثمن مثمن سے جداگانہ ہے، اس لیے ضروری ہے کہ فقہائے اسلام کے یہاں ثمن کی تعیین و تحدید کا جو معیار طے کیا گیا اسے جان کر ثمن اور مبیع کے احکام کے فرق کو جانیں۔

صاحب بدائع علامہ کاسانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

«تفسير المبيع، والثمن والثاني: في بيان الأحكام المتعلقة بهما (أما) الأول فنقول: -ولا قوة إلا بالله تعالى- المبيع والثمن على أصل أصحابنا من الأسماء المتباينة الواقعة على معان مختلفة، فالمبيع في الأصل اسم لما يتعين بالتعيين، والثمن في الأصل ما لا يتعين بالتعيين، وإن احتمل تغير هذا الأصل بعارض بأن يكون ما لا يحتمل التعيين مبيعا كالمسلم فيه، وما يحتمله ثمنا كرأس مال السلم إذا كان عينا على ما نذكره إن شاء الله -تعالى- (وأما) على أصل زفر -رحمه الله- وهو قول الشافعي -رحمه الله- فالمبيع والثمن من الأسماء المترادفة الواقعة على مسمى واحد، وإنما يتميز أحدهما عن الآخر في الأحكام بحرف الباء»[1]"

ترجمہ: ثمن اور مبیع کی تفسیر ان سے متعلق احکام کے بیان میں: مبیع اور ثمن ان متباین اسماء میں سے ہے جن کا مختلف معانی پر اطلاق ہوتا ہے، پس مبیع اصل میں اس کا نام ہے جو تعیین سے متعین ہوتا ہے، اور ثمن اصل میں اس کا نام ہے جو تعیین سے متعین نہ ہو، اگرچہ اس ضابطہ کا کسی عارض کی وجہ سے بدلنا بھی ممکن ہے کہ جو تعیین کا احتمال نہ رکھے وہ مبیع ہو جائے جیسے مسلم فیہ، اور جو احتمال رکھے وہ ثمن ہو جائے جیسے سلم کا راس المال جب کہ عین ہو، جیسا کہ ہم آگے ذکر کریں گے ان شاء

[1] بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع ۵/۲۳۳

اللہ۔ اور امام شافعی وزفر کے قاعدے کے بموجب مبیع و ثمن مترادف اسماء میں سے ہے جن کا ایک ہی مسمیٰ پر اطلاق ہوتا ہے اور ان میں تمییز محض حرف با کے ذریعہ ہوتی ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ امام زفر اور امام شافعی کے یہاں ثمن اور مبیع میں کوئی فرق نہیں دونوں مترادف ہے، جب کہ احناف کے ائمہ ثلاثہ کے یہاں مبیع اصل میں وہ ہے جو متعین کرنے سے متعین ہو جائے اور ثمن وہ ہے جس میں تعیین نہ ہو سکے، گو عارض کی وجہ سے اس کے بر عکس بھی ہوتا ہے۔

ثمن کا جوہری عنصر:

یہاں سے یہ بھی واضح ہو گیا کہ ثمن کا جوہری عنصر عدم تعین ہے، یعنی جو چیز متعین کرنے سے متعین نہ ہو سکے وہ ثمن ہے اور جو متعین ہو جائے وہ مبیع ہے، اسی کو علامہ سرخسی ان الفاظ میں تعبیر کرتے ہیں: ولا فرق بين المبيع والثمن إلا من حيث إن الثمن دين والمبيع عين [1]۔ یعنی مبیع عین ہوتی ہے اور ثمن ذمہ میں واجب ہوتا ہے (جس کو اصطلاح میں دین کہا جاتا ہے) کیوں کہ اس کی تعیین نہیں ہوتی۔

مبیع اور ثمن کے احکام میں فرق:

صاحب جوہرہ مبیع اور ثمن کے احکام میں فرق ذکر کرتے ہوئے رقم طراز ہیں:

«واعلم أن حكم المبيع والثمن يختلفان في أحكام منها أنه لا يجوز التصرف في المبيع المنقول قبل قبضه ويجوز في الثمن قبل قبضه ومنها أن هلاك المبيع قبل القبض يوجب فسخ العقد وهلاك الثمن لا يوجبه لأن العقد لا يقع على عينه وإنما يقع على ما في الذمة فإذا هلك ما أشار إليه بقي ما في الذمة بحاله»[2]۔

مبیع اور ثمن چند احکام میں مختلف ہیں (۱) مبیع منقول میں قبضہ سے پہلے تصرف جائز نہیں ہے اور ثمن

---

[1] المبسوط للسرخسی ۱۳/۱۹۷

[2] (الجوہرۃ النیرۃ علی مختصر القدوری ۱/۱۸۵)

میں جائز ہے، (۲) قبضہ سے پہلے مبیع ہلاک ہو جائے تو عقد فسخ ہو جاتا ہے اور ثمن ہلاک ہو جائے تو فسخ نہیں ہوتا، کیوں کہ عقد مبیع کے عین پر ہوتا ہے اور ثمن کے عین پر نہیں ہوتا پس جس ثمن کی طرف اشارہ کیا گیا تھا وہ ہلاک ہو جائے تو مافی الذمہ علی حالہ باقی رہے گا۔

یہیں سے یہ بھی واضح ہو گیا کہ ثمن ذمہ میں واجب ہوتا ہے جب کہ مبیع عین کے ساتھ وابستہ ہوتا ہے، اسی وجہ سے ثمن اور مبیع میں درج ذیل احکام میں فرق ہے

	مبیع	ثمن
۱	مبیع موجود نہ ہو تو بیع منعقد نہیں ہوتی بہ استثناء سلم	ثمن کی عدم موجودگی میں بھی بیع منعقد ہو جاتی ہے
۲	مبیع ہلاک ہو جائے تو عقد ختم ہو جاتا ہے	ثمن کے ہلاک ہونے سے عقد ختم نہیں ہوتا
۳	مبیع پر قبضہ سے پہلے بیع جائز نہیں	ثمن پر قبضہ سے پہلے بیع جائز ہے
۴	مبیع میں قبل القبض تصرف جائز نہیں	ثمن میں قبل القبض تصرف جائز ہے
۵	مبیع میں حکمی قبضہ (تخلیہ) کافی ہے	ثمن میں حسی قبضہ ہی سے قبضہ متحقق ہو گا
۶	سلم کے علاوہ مبیع میں اجل کی شرط جائز نہیں ہے	ثمن میں اجل کی شرط جائز ہے

ثمن میں عدم تعین کی وجہ:

ثمن میں عدم تعین کی وجہ یہ ہے کہ ثمن کی ساری اکائیاں یکساں ہوتی ہیں، ان میں کچھ فرق نہیں ہوتا جس کو علم معاشیات کی اصطلاحات میں Unit of Account کہا جاتا ہے، ہر درہم دوسرے درہم کے مساوی ہے، اور ہر ایک روپیہ دوسرے ایک روپیہ کے مساوی ہے، اس میں کوئی فرق نہیں، اس لیے جب تک قبضہ نہ کر لیا جائے تعیین نہیں ہو سکتی، پس اگر ایک اکائی کا تبادلہ دوسری اکائی سے ہو اور کمی بیشی ہو تو سود کا تحقق ہو جائے گا کیوں کہ سود کہتے ہیں "مالی معاوضات

میں ایسی زیادتی جس کے مقابلہ میں کوئی عوض نہ ہو" اور چوں کہ ساری اکائیاں یکساں ہوتی ہیں اس لیے ثمن کا وجوب ذمہ سے ہوتا ہے۔

کرپٹو کرنسی ثمن ہے یا مبیع؟

کرپٹو کرنسی کی اکائیاں آپس میں اسی طرح برابر ہیں جیسے روپیہ کی اکائیاں آپس میں برابر ہیں، اس لیے اس پر بھی ثمن کے احکام جاری ہوں گے، اور روپیہ کی طرح یہ بھی فلوس کے حکم میں ہوں گے، اس لیے اگر ایک ہی کرنسی کا اپنی جنس سے تبادلہ ہو جیسے بٹ کوائن کا بٹ کوائن سے تو کمی بیشی جائز نہیں ہوگی، اور اگر دوسری کرنسی سے تبادلہ ہو جیسے بٹ کوائین اور ایتھر تو کمی بیشی جائز ہوگی جیسے روپیہ اور ریال میں جائز ہے، تعیین کے لیے قبضہ ضروری ہوگا۔ نیز یہ بات بھی واضح ہوگئی کہ یہ کرنسیاں مثمن نہیں ہیں، بعض حضرات نے لکھا ہے کہ اگر کرپٹو کرنسی کا چلن ختم ہو جائے تو وہ مبیع ہو جائیں گی، اور شاید یہ بات فلوس پر قیاس کرتے ہوئے کہی گئی ہے؛ مگر یہ خیال درست نہیں کیوں کہ فلوس اور کرنسیوں میں فرق ہے، فلوس کی ثمنیت زائل ہونے کے بعد بھی ان کی افادیت باقی رہتی ہے وہ ایک دھات کی حیثیت سے باقی رہتے ہیں جب کہ کرپٹو کرنسی کی مالیت کا مدار ہی تعارف اور قبول عام پر ہے، پس جب اس کا یہ وصف ختم ہو جائے تو وہ بے معنی اور بے قیمت ہو جائیں گی، جیسے مروجہ کرنسیوں کے نوٹ اگر ان کا چلن بند ہو جائے تو ان کی کوئی حیثیت باقی نہ رہے گی۔ اس لیے کرپٹو کرنسی کو سامان کا درجہ دینا درست نہیں۔

ایک غلط فہمی اور اس کا ازالہ:

بعض اہل علم نے ثمن کے اوصاف میں تین امور ذکر کیے ہیں (۱) قدر کا پیمانہ ہو (۲) اکائیوں کا یکساں ہونا (۳) قیمتوں کا ذخیرہ ہو۔؛ مگر جیسا کہ ہم نے اوپر فقہاء کی عبارات سے ذکر کیا کہ ثمن میں جوہری وصف عدم تعین بالفاظ دیگر اکائیوں کا یکساں ہونا ہے، اس کے علاوہ بقیہ صفات ماہرین معاشیات اور بعض علماء شرع نے جو ذکر کی ہے وہ کرنسی کا لازمی وصف نہیں ہے۔

ثمنیت کے لیے ہر جگہ رائج ہونا ضروری نہیں:

کسی چیز کے ثمن کے لیے پوری دنیا میں اس کا بطور ثمن استعمال ہونا ضروری نہیں، بل کہ کسی ایک شہر میں بھی کافی ہے، آج کل جتنی مروجہ کرنسیاں ہیں سب کا چلن کسی ملک تک ہی محدود ہے، بل کہ ماضی میں ایسی سکے بھی پائے جاتے تھے جو ایک ہی ملک اور ایک ہی علاقہ میں کہیں چلتے تھے تو کہیں نہیں چلتے تھے، زیوف ستوقہ بنہرجہ یہ سب مختلف قسم کے سکے تھے جو الگ الگ جگہوں پر چلتے تھے

علامہ شامی نے اس زمانے میں رائج دراہم کی درجہ بندیوں کو ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے:

الدراہم أنواع أربعة: جیاد ونبہرجة وزیوف وستوقة، واختلفوا فی تفسیر النبہرجة، قیل ہی التی تضرب فی غیر دار السلطان، والزیوف: ہي المغشوشة، والستوقة صفر مموہ بالفضة، وقال عامة المشایخ الجیاد فضة خالصة تروج فی التجارات وتوضع فی بیت المال۔ والزیوف مازیفه بیت المال: أي یردہ، ولکن تأخذه التجار فی التجارات، لابأس بالشراء بہا، ولکن یبین للبائع أنہا زیوف۔ والنبہرجة مایردہ التجار، والستوقة أن یکون الطاق الأعلی فضة والأسفل کذلک، وبینہما صفر، ولیس لہا حکم الدراہم۔ وقال فی أنفع الوسائل: وحاصل ماقالوہ إن الزیوف أجود وبعدہ النبہرجة، وبعدہما الستوقة: وہی بمنزلة الزغل التی نحاسہا أکثر من فضتہا[1]۔

اس سے معلوم ہوا کہ کسی چیز کے ثمن ہونے کے لیے ہر جگہ اس کا قبول ہونا ضروری نہیں ہے، بعض مقامات پر اس کا مقبول ہونا کافی ہے۔

ثمنیت کے لیے حکومتی منظوری ضروری نہیں:

مال کی طرح ثمن ہونے کے لیے بھی کسی شئ کا بطور ثمن رائج ہونا اور لوگوں میں مقبول ہونا کافی ہے، ثمن اصطلاحی میں جہاں بھی کسی شی کے ثمن ہونے کی بات کہی گئی ہے وہ محض لوگوں میں تعامل اور رواج پذیری کی بنا پر کہی گئی، سرکاری منظوری کی بنا پر نہیں۔

---

[1] البحر الرائق ۵/۲۳۳

فلوس کے متعلق علامہ سرخسیؒ لکھتے ہیں: فالفلوس الرائجة بمنزلة الأثمان لاصطلاح الناس على كونها ثمنا للأشياء، فإنما يتعلق العقد بالقدر المسمى منها فى الذمة، ويكون ثمنا عيّن أولم يعين كما فى الدراهم والدنانير[1]۔

وہ دراہم جن میں کھوٹ غالب ہوتی تھی ان کو بھی ثمن قرار دینے کی بنا لوگوں کا تعامل ہی تھا، کیوں کہ غلبہ غش کی وجہ سے اسے ثمن اصلی قرار نہیں دیا جا سکتا تھا، ایک مسئلہ کے تحت صاحب بحر لکھتے ہیں:

لأن الدراهم التى غلب عليها الغش إنما جعلت ثمنا بالاصطلاح، فإذا ترك الناس المعاملة بها بطل الاصطلاح فلم يبق ثمنا، فبقي البيع بلا ثمن، فبطل (البحر الرائق ۴/۵۳۴)

شامی میں ہے:

" (قوله والعدالي) بفتح العين المهملة وتخفيف الدال المهملة وباللام المكسورة: وهي الدراهم المنسوبة الى العدالى، وكأنه اسم ملك نسب إليه درهم فيه غش، كذا فى صرف البحر عن العناية۔ قلت: والمراد بها دراهم غالبة الغش كما وقع التصريح به فى الفتح وغيره بدل لفظ العدالي، لأن غالبة الغش فى حكم الفلوس من حيث إنها صارت ثمنا بالاصطلاح على ثمنيتها فتبطل ثمنيتها بالكساد، وهو ترك التعامل بها بخلاف ماكانت فضتها خالصة أو غالبة فإنها أثمان خلقة فلاتبطل ثمنيتها بالكساد (رد المحتار ۵/۱۶۲)

ابن نجیمؒ ایک دوسری جگہ لکھتے ہیں:

"(والتبايع والاستقراض بما يروج عدداً أووزناً أوبهما) لأن المعتبر فيما لانص فيه العادة، لأنها صارت بغلبة الغش كالفلوس، فيعتبر فيها العادة كالفلوس، فإن كانت تروج بالوزن فبه، وبالعد فبه، وبهما فبكل منهما، (قوله ولايتعين بالتعيين لكونها أثمانا) يعنى مادامت تروج، لأنها بالاصطلاح صارت أثمانا، فمادام ذلك الاصطلاح موجودا لاتبطل الثمنية لقيام المقتضي (قوله: وتتعين بالتعيين إن كانت لاتروج)

---

[1] (المبسوط للسرخسی ۱۴/۲۵)

لزوال المقتضي للثمنية، وہو الاصطلاح، وہذا لأنہا فی الأصل سلعة، وإنما صارت أثمانا بالإصطلاح فإذا ترکوا المعاملة بہا رجعت إلی أصلہا[۱]"

ان عبارتوں میں واضح طور پر موجود ہے کہ بناء ثمنیت عادت ورواج ہے، نہ کہ حکومتی منظوری اور پشت پناہی۔

ماہرین معیشت کی نگاہ میں ثمن (زر):

ماہرین معیشت کے یہاں بھی کسی چیز کے زر ہونے کے لیے لوگوں میں مقبول ومروج ہونا ہی بتلایا گیا ہے۔

انسائیکلو پیڈیا آف برٹانیکا کے مطابق زر کی تعریف یہ ہے:

Money a commedity accepted by general consent as a medium economic exchange. It is the medium in which prices and values are expressed, as currency it is circulates anonymously from person to person and country to country, thus faciliating trade, andit is the principal measure of welth.

زر ایک ایسی چیز ہے جسے عام رضامندی سے معاشی آلہ مبادلہ کے طور پر قبول کیا جاتا ہو، یہ ایک ایسا آلہ مبادلہ ہوتا ہے جس میں قیمتیں ظاہر ہوتی ہیں، بطور کرنسی یہ ایک شخص سے دوسرے شخص اور ایک ملک سے دوسرے ملک میں گمنام طور پر گردش کرتی رہتی ہے، اور اس طرح تجارت کو آسان بناتی ہے، نیز یہ دولت کا بنیادی پیمانہ ہے۔

فریڈرک مشگن لکھتے ہیں:

Economic define money as anything that is genrally accepted in payment for goods or services or in the repayment of debts[۲].

---

۱ البحر الرائق ۲۱۸/۶

۲ The Ecoonomics of Money, Banking and Financial System ۴۳

ماہرین معیشت زر کی تعریف یوں کرتے ہیں وہ کوئی بھی ایسی چیز ہو سکتی ہے جو اشیا اور خدمات کے عوض، یا قرض کی ادائیگی میں عمومیت کے ساتھ قبول کی جاتی ہو۔

پروفیسر جیوفر کراتھی لکھتے ہیں:

Money can be defined as any thing that is generally acceptable as a means of exchange (i.e. as a means of settling debts) and same time acts as a measure and as store of value[۱].

زر کی تعریف یہ کی جاسکتی ہے کہ زر ہر ایسی چیز کو کہا جاسکتا ہے جو عام طور پر الہ تبادلہ کے طور پر قبول کیا جاتا ہو، قرضوں کی ادائیگی میں لیا جاتا ہو، اسی وقت وہ قیمت کے تحفظ کہ آلہ اور قیمت کا پیمانہ بھی ہو۔

پروفیسر جیوفر کراتھی ان لوگوں کا رد کرتے ہوئے لکھتے ہیں جو زر کے لیے قانونی منظوری لازم قرار دیتے ہیں:

And secondly, any thing that is genrally acceptable is money. This definition would not be satisfactory to all writers on the subject. Some of them particularly those with a legal bent of mind, have tried to limit the definition of money to things have been legally recognized as money. But this is an awkward distinction, becouse bank deposits (which are not legally recognized as money) are used in the same way and have precisely the same economic effect as banknotes (which are legally recognised as money[۲].

اور دوسری بات یہ کہ کوئی بھی چیز جسے عام قبول کیا جاتا ہو زر ہو سکتی ہے، یہ تعریف اس موضوع پر تمام لکھنے والوں کو مطمئن نہیں کرے گی۔کچھ لوگ خصوصاً وہ جو قانون کی جانب ذہنی

---

[۱] An Outline of Money by Geoffrey Crowther ۳۵

[۲] An Outline of Money by Geoffrey Crowther ۳٦

میلان رکھتے ہیں زر کو ان اشیا میں محدود کرنے کی کوشش کی ہے جنہیں قانونا زر کہا جاتا ہے۔ حالاں کہ یہ ایک عجیب فرق ہے کیوں کہ بینک ڈیپازٹ (جنہیں قانوناً زر نہیں سمجھا جاتا) اسی طرح استعمال ہوتے ہیں اور معاشی اثرات رکھتے ہیں جس طرح بینک نوٹ (جنہیں قانوناً زر سمجھا جاتا ہے) رکھتے ہیں۔

اس کے بر عکس ایسی مثالیں ملتی ہیں کہ کسی حکومت کے جاری کردہ کرنسی کو لوگوں نے مسترد کر دیا ہو چناں چہ ''پیٹر برن ہولز'' چینی مؤرخ ''لی چین نگ'' سے نقل کرتے ہیں:

۱۴۴۸ء تک تانبے کے سکوں کا استعمال عام ہو چکا تھا، دو تانبے کے سکے ایک اسٹرنگ (''کوان نامی کاغذی کرنسی) کے بدلے بیچے جاتے تھے، محل کے محافظ دار الحکومت کی مارکیٹوں میں بھیجے جاتے تھے تاکہ وہاں تفتیش کریں، جو شخص تانبے کے سکوں میں ادائیگی کرتا اسے ادائیگی کا دس گنا جرمانہ کیا جاتا، در حقیقت ان پابندیوں کا کوئی اثر نہیں ہوا، اس کے بر عکس اکثر کاروباری ادائیگیاں چاندی اور تانبے کی کرنسیوں میں کی جاتی تھیں[۱]۔

اسی طرح آٹھویں صدی سے قبل جاپان میں کموڈیٹی زر رائج تھے، سب سے پہلے جاپان میں امپائر Gemini کے حکم پر ۷۰۸ء میں پہلی آفیشیل کرنسی Wadokaichin نامی جاری ہوئی تو لوگوں نے اسے پسند نہیں کیا جس کی وجہ سے اس کی قیمت گرتی گئی، اس کے بعد ۹۵۸ء میں سرکار نے Kengen Taiho نامی سکے جاری کیے؛ مگر اسے بھی پذیرائی نہیں ملی اور دسویں صدی کے آغاز پر لوگ یہ کرنسی چھوڑ کر روایتی کرنسی چاول اور دوسری اشیاء کی طرف منتقل ہو گئے[۲]۔

زر کا اپنی ذات میں قیمتی ہونا، یا اس کی پشت پر کچھ اور ہونا ضروری نہیں:

مندرجہ بالا عبارات فقہیہ اور ماہرین معاشیات کی تعریفات سے جو زر سے متعلق ہیں ان

---

[۱] Monetary Regims and Inflation by Peter Bernholz P:۵۹

[۲] https://en.m.wekipedia.org/wiki/Japanese_currency

سے یہ نتیجہ بآسانی اخذ کیا جاسکتا ہے کہ شرع اور معاشیات کی نظر میں کسی چیز کے زر ہونے کے لیے قبول عام کافی ہے خواہ اس کی اپنی ذات میں کوئی قیمت ہو یا نہ ہو، پروفیسر جیوفر کراتھی کہتے ہیں:

"The only essential requirement is general acceptabality, Money as we have seen, need not itself be valuable.[1]".

(ثمنیت کے لیے) واحد مطلوب شئ اس کا عمومی طور پر مقبول ہونا ہے، زر کا اپنی ذات میں قیمتی ہونا ضروری نہیں۔

اسی طرح کی عبارت مال کی تعریف کے ضمن میں گذر چکی: والقید الوحید فی المالیۃ ہو المنفعۃ حسب العرف السائد[۲]. دراصل ثمن مال کا ایک فرد ہے، اور کسی چیز کے مال ہونے میں مدار محض رواج و تعامل ہے، یہی وجہ ہے کہ ایک مٹھی گیہوں مال نہیں ہے اور ایک کلو گیہوں مال ہے، فمايباح بلاتمول لايكون مالا كحبة حنطة، و مايتمول بلا إباحة انتفاع لايكون متقوما كالخمر[۳] دونوں میں فرق کی بنا تمول ہے اول میں تمول ہے ثانی میں تمول نہیں ہے۔ اور ثمن مال ہی کا ایک فرد ہے، بحر میں ہے: لأن المال كل ماروي عن محمد كل ما يتملكه الناس من نقد وعروض وحيوان وغيرذلک[٤].

اسلامی تاریخ میں ایسی مثالیں ملتی ہیں جن میں بطور ثمن کوڑیاں، پتے، درخت کی چھال، روٹی کے ٹکڑے بطور ثمن استعمال ہوتے رہے اور اس وقت فقہاء نے ان پر نکیر نہیں کی، علامہ تقی الدین مقریزی لکھتے ہیں: وقدكانت الأمم فى الإسلام وقبله لهم أشياء يتعاملون بها بدل الفلوس كالبيض والكسر من الخبز والورق ولحاء الشجر والودع الذي يستخرج من

---

[1] An Outline of Money by Geoffrey Crowther ۳٦

[۲] المال فی الفقہ الاسلامی

[۳] شامی ۵۰۱/۴

[۴] البحر الرائق ۲۴۲/۲

البحر[1] اسلام اور اس سے پہلے لوگوں فلوس کے بجائے کچھ دوسری چیزوں سے لین دین کیا کرتے تھے جیسے انڈے، روٹی کے ٹکڑے، پتے، درخت کے چھال اور سیپیاں جو سمندر سے نکالی جاتی ہیں۔ اس پر ہم تفصیل سے آگے گفتگو کریں گے۔آج کل کی مروجہ کرنسیوں کی صورتحال بھی ایسی ہی ہے ،ان کی نہ کوئی ذاتی قیمت ہے اور نہ آج کے دور میں ان کی پشت پر سونا باقی رہا۔ (جس کی تفصیل آگے آرہی ہے)

زر کی صفات:

ماہرین معیشتاور بعض علمائے شرع نے زر کی تین صفات ذکر کی ہیں:

(۱) ذریعہ مبادلہ ہو (۲) اکائیوں میں یکسانیت ہو (۳) مالیت کا ذخیرہ ہو۔

پروفیسر کراوتھر زر (Money) کی تعریف کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

Any thing that is generally acceptable as a means of exchange, and the same time acts as measure and store of value[2].

ہر ایسی چیز جو آلہ مبادلہ کے طور پر عموما قبول کی جاتی ہو، اور ساتھ قدر کی پیائش اور ذخیرہ قدر کا عمل بھی انجام دیتی ہو۔

ڈاکٹر عدنان خالد نے اپنی کتاب میں زر کی تعریف یوں کی ہے:

"النقد عبارة عن كل شیء يلقى قبولا عاما كوسيط للتبادل و مقياس للقيمة، مهما كان ذلك الشیء، وعلى ای حال يكون"[3].

زر ہر اس شی کو کہتے ہیں جو آلہ مبادلہ کی حیثیت سے مقبول عام ہو اور معیار قیمت ہو، وہ شی کچھ بھی ہو، اور کسی بھی حالت پر ہو

---

[1] رسائل المقریزی ۱/۱۷۴

[2] An Outline of Money by Geoffrey Crowther ۳۵

[3] السیاسة النقدية والمصرفية فی الاسلام ۴۷

جسٹس مفتی تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم رقم طراز ہیں:

''جو چیز عرفاً آلہ مبادلہ کے طور پر استعمال ہوتی ہو، اور قدر زر کا پیمانہ ہو، اور اس کے ذریعہ مالیت کو محفوظ کیا جاتا ہو''[1]۔

ابن قیم اعلام الموقعین میں لکھتے ہیں:

"والثمن هو المعيار الذى به يعرف تقويم الاموال، فيجب ان يكون محدودا مضبوطا لا يرتفع ولا ينخفض، اذ لو كان الثمن يرتفع وينخفض كالسلع لم يكن لنا ثمن نعتبر به المبيعات، بل الجميع سلع"[2]۔

ثمن وہ اموال ہیں جن سے اموال کی قیمتیں طے ہوتی ہیں، لہٰذا ضروری ہے کہ ثمن ایسی شی ہو جو متعین و منضبط ہو، نہ اس کی قیمت گھٹے نہ بڑھے، اس لیے کہ اس کی قیمت سامان کی طرح گھٹتی بڑھتی ہو گی تو وہ ہمارے لیے ایسا ثمن نہ رہ جائے گی جس سے مبیع کا اندازہ ہو بل کہ سب کچھ سامان ہی بن جائے گا۔

ابن رشد لکھتے ہیں:

"وان العدل فى المعاملات انما هو مقاربة التساوى، ولذلك لما عسر ادراك التساوى فى الاشياء المختلفة الذوات جعل الدينار والدرهم لتقويمها اعنى تقديرها"[3]۔

معاملات میں عدل برابری میں قریب ہونا ہے، اسی وجہ سے جب مختلف اشیا میں تساوی کا ادراک مشکل ہو گیا تو درہم و دینار کو ان کی قیمت کے لیے طے کیا گیا

ثمن کے مذکورہ بالا اوصاف کا حاصل یہ ہے کہ ثمن وہ ہے جو ذریعہ مبادلہ ہو، وہ کوئی بھی شی ہو سکتی ہے، قدر کی پیمائش کا ذریعہ ہو، یعنی اس سے چیزوں کی قیمتوں کا تعین کیا جا سکتا ہو یعنی اس کے اندر ایسا استحکام اور یکسانیت ہو جس سے اشیا کی قیمتوں کا تعین کیا جا سکے، ثمن کی اکائیاں چوں کہ

---

[1] اسلام اور جدید معیشت و تجارت ۹۵

[2] اعلام الموقعین ۲:۱۰۵

[3] بدایۃ المجتہد ۳:۱۵۱

یکساں اور برابر ہوتی ہیں اس لیے اس کے ذریعہ اشیا کی قدر کا تعین کیا جاتا ہے، جب کہ سلع اور سامان کی اکائیاں یکساں نہیں ہوتی اس لیے وہ قیمتوں کی پیائش کا ذریعہ نہیں ہو سکتی، مثلاً کسی نے ایک کپڑا خریدا سو روپے کا، اب ضروری نہیں کہ بالکل اسی جیسا دوسرا کپڑا بھی اسی قیمت کا ہو، ہو سکتا ہے اس کی قیمت کم ہو یا زیادہ ہو، جب کہ سو کی نوٹ مارکیٹ میں جتنی بھی ہیں وہ ہر دوسری سو کی نوٹ یا دس کی دس نوٹ کے برابر ہے۔ یہاں یہ واضح کر دینا ضروری ہے کہ ثمن خواہ حقیقی ہوں یا اعتباری ان کی قیمت میں انضباط اور یکسانیت سے مراد ثمن کی اکائیوں کا باہم متساوی القدر ہونا جیسے ایک سو کی نوٹ دوسری سو کی نوٹ کے ہمیشہ برابر رہے گی یا ایک پانچ سو کی نوٹ سو کی پانچ اور پچاس کی دس نوٹ کے مساوی رہے گی، دوسری چیزوں کے مقابلہ میں کمی بیشی کا اعتبار نہیں، مثلا ایک کلو دودھ کبھی بیس روپے کے مقابلہ میں تھا آج پچاس روپے کے مقابلہ ہو گیا، یا ایک تولہ سونا کل سوا کلو چاندی کے مماثل تھا آج ایک کلو چاندی کے مماثل ہو گیا؛ مگر ایک تولہ سونا جہاں کئی بھی ہو وہ دوسرے ایک تولہ کے مماثل ہی ہے تیسری چیز یہ ہے کہ وہ مالیت محفوظ رکھنے کا ذریعہ ہو۔

غور کیا جائے تو بٹ کوائن اور اس جیسی دوسری کرنسیوں میں مذکورہ بالا اوصاف پائے جاتے ہیں، بٹ کوائین سمیت متعدد کرنسیوں کو زر مبادلہ کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے جیسا کہ پیچھے ہم نے کئی کمپنیوں کا ذکر کیا جہاں کرپٹو کرنسی میں ادائیگی ہوتی ہے، اس کے لیے ہر علاقہ میں قبولیت کا ہونا ضروری نہیں ورنہ آج کوئی بھی کرنسی کرنسی کہلانے کی حقدار نہیں ہو گی؛ کیوں کہ ہر ملک کی کرنسی اپنے ملک کی حد تک ہی مقبول ہے، دوسرے اس کی اکائیاں یکساں ہوں جس کی وجہ سے وہ قدر کا پیمانہ ہو، جو کمپنیاں اسے ادائیگی میں قبول کرتی ہیں، یا لامرکزی نظام میں جو اپلیکیشن وغیرہ پر ادائیگی کی جاتی ہے ان میں کرپٹو ہی سے پیائش ہوتی ہے، کیوں کہ اس کی اکائیاں یکساں ہوتی ہیں، ایک بٹ کوائین دنیا میں کہیں بھی موجود دوسرے بٹ کوائن کے مماثل ہے بالکل روپیہ کی طرح، اس کی جو قیمتیں گھٹتی بڑھتی ہیں وہ دوسری اشیا کے بالمقابل، جیسے روپے کی ویلیو ڈالر کے بدلے اور اشیا کے بمقابل گھٹتی بڑھتی ہے۔ جہاں تک تیسرے وصف کا تعلق ہے تو وہ بھی بٹ

کوائین اور اس جیسی دوسری کرنسیوں میں پائی جاتی ہے جن کو مارکیٹ میں استحکام حاصل ہے وہ لوگوں کی مالیت محفوظ کرنے کا ذریعہ ہے لوگ اس میں مالیت محفوظ بھی کر رہے ہیں، بل کہ مروجہ کرنسیوں میں ہونے والے انحطاط (قدر کی گراوٹ) سے بچنے کے لیے بھی کریپٹو کرنسی کا استعمال ہو رہا ہے۔

علاوہ ازیں شریعت میں جواز بیع کے لیے مالیت کے اوصاف کا پورا ہونا ضروری ہے، نہ کہ درج بالا امور کا، مثلاً اگر کوئی ایسی چیز سے بیع کرے جو ذریعہ مبادلہ نہ ہو، اس کی اکائیاں یکساں نہ ہو، یا لوگ اس میں مالیت محفوظ نہ کرتے ہوں تب بھی لین دین درست ہوگا، ان تینوں امور میں جن سے شرعی حکم میں فرق پڑتا ہے (یعنی ثمن کے خصوصی احکام مرتب ہوتے ہیں) وہ صرف دوسرے نمبر میں موجود شیٔ یعنی ثمن کی اکائیوں کا باہم تبادلہ ہو تو اس میں کمی زیادتی جائز نہیں ہوگی، اسی طرح بٹ کوائن یا کسی بھی کریپٹو کرنسی کا اسی کرنسی سے تبادلہ ہو تو کمی بیشی جائز نہیں ہوگی۔

زر اور کرنسی میں فرق:

زر مذکورہ بالا اوصاف ثلاثہ (آلہ مبادلہ، قدر کی پیمائش، ذخیرہ قدر) کے حامل کو کہا جائے گا، اگرچہ قانونی طور پر اسے جبری آلہ تبادلہ نہ قرار دیا گیا ہو جیسے چیک یا انعامی بانڈز وغیرہ، جب کہ کرنسی وہ ہے جس کو کسی ملک میں قانوناً جبری آلہ تبادلہ قرار دیا گیا ہو جیسے روپیہ، ڈالر ریال وغیرہ[1]۔

اس لحاظ سے دیکھا جائے تو کریپٹو کرنسی میں زر کے اوصاف موجود ہیں لیکن کرنسی کا اطلاق مجاز کے طور پر ہے، اس سے اس کی لین دین کی صحت پر کوئی فرق نہیں پڑتا اس لیے کہ شرعی صحت کے لیے مالیت کے اوصاف کا پایا جانا کافی ہے۔

---

[1] دیکھیے: اسلام اور جدید معیشت و تجارت ۹۵

تاریخ کے مختلف ادوار میں ثمن

اس عنوان کے تحت ہمیں تاریخ میں نقود کے ارتقائی مراحل، یا زر کی مکمل تاریخ ذکر کرنا نہیں ہے، بل کہ سونے چاندی اور دیگر معدنیات کے علاوہ جو چیزیں بطور ثمن رائج رہی ہیں انہیں ذکر کرنا ہے۔

قدیم زمانے سے سونے چاندی کے سکوں کا استعمال رہا ہے، لوگ بطور ثمن لین دین میں اسے قبول کرتے رہے ہیں، اس کے استعمال کی شکلیں، سکوں کی نوعیت، وزن وغیرہ میں اختلاف رہا، لیکن ثمن کی حیثیت سے سب سے زیادہ مستحکم سمجھا جانے والا نظام یہی سونے چاندی کے سکوں کا نظام تھا، آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں انہیں کے بنے ہوئے سکے دراہم اور دنانیر استعمال ہوتے تھے، لیکن مرور زمانہ کے ساتھ سونے چاندی کے سکوں میں کھوٹ کا استعمال ہونے لگا، رفتہ رفتہ یہ کھوٹ اتنی بڑھ گئی کہ فقہاء نے اسے الگ نام دیا اور دراہم ودنانیر کے احکام ان پر متفرع نہیں کیے، اوپر زیوف ستوقہ بنہرجہ جن کا ذکر گزرا اسی قبیل کے تھے۔

مرور زمانہ کے ساتھ اس میں اور تبدیلی آئی، اب ثمنیت سونے چاندی کی محتاج نہیں رہی، لوگوں نے ایسی چیزوں کو ثمن بنالیا جو نہ سونے چاندی کی قبیل سے ہیں نہ ان میں رتی برابر سونا یا چاندی ہوتا تھا، ذیل میں ہم انہیں کا تذکرہ کرنا چاہتے ہیں:

کوڑیاں (Shell Money):

یہ مکمل یا جزوی طور پر سمندری گھونگوں کے ہوا کرتے تھے جو جو سکوں اور اجناس کی دوسری شکلوں کی طرح زر رہے ہیں، ایک طویل زمانہ تک دنیا میں بڑے پیمانہ پر مقبول رہے، لین دین اور عام تبادلے کا ذریعہ رہے۔ امریکہ آسٹریلیا، ایشیاء اور افریقہ میں یہ رائج رہا ہے[1]۔

ماضی میں اس کا بنگال میں استعمال معروف ہے جہاں اگرچہ ایک روپے کے حصول کے لیے

---

[1] Wikipedia.orgo

اڑتیس سو چالیس کوڑیاں درکار ہوتی تھیں، لیکن اس کے باوجود اس کی سالانہ برآمد تیس ہزار یورو کے بقدر تھی، مغربی افریقہ میں انیسویں صدی کے وسط تک اسے عام زر سمجھا جاتا تھا اور غلاموں کی تجارت پر پابندی سے قبل بڑے پیانے پر کوڑیوں کو انگلستانی بندرگاہوں پر بھیجا جاتا تھا تاکہ وہاں سے آگے غلام ساحل تک پہنچائے جائیں[۱]۔

نمک(Salt):

نمک انسانی غذا کا ایک جوہری عنصر ہے، اس کی ہر زمانہ میں اہمیت رہی ہے، اس کی اسی اہمیت و ہمہ گیریت کی بنا پر انسانی تاریخ میں نمک بھی زر مبادلہ کے طور پر مستعمل رہے ہیں، قدیم چین، روم اور ایتھوپیا میں بطور زر کے طور پر ان کا استعمال رہا ہے، ایتھوپیا میں بیسویں صدی تک نمک کے سکوں کا استعمال ملتا ہے، ایک وقت میں رومن فوجوں کو تنخواہ کی ادائیگی نمک میں کی جاتی تھی، کہا جاتا ہے کہ انگریزی میں تنخواہ کے لیے استعمال ہونے والا لفظ Salary لاطینی لفظ "salarium" سے بنا ہے جس کے معنی ہیں زر نمک، تیرہویں صدی کے آخر میں مارکو پولو کا لکھا گیا سفر نامہ "The Travel of Marco Polo" جس میں مارکو پولو چین کے صوبہ کین دو میں چینی زر نمک کے بارے میں لکھتا ہے:

"اس ملک میں نمک کے کان ہیں، نمک کو چھوٹی ہانڈی میں ابال لیا جاتا ہے، جب ایک گھنٹہ تک پانی ابلتا ہے تو ایک طرح کا پیسٹ بن جاتا ہے جس سے دو پنس کی قیمت کا کیک بن جاتا ہے جو نیچے چپٹا اور اوپر محدب ہوتا ہے، ان کو گرم ٹائلوں پر آگ کے قریب رکھا جاتا ہے تاکہ خشک اور سخت ہو جائیں، اس کے بعد بادشاہ کی اس پر مہر لگتی تھی، یہ کیک اس کے افسروں کے علاوہ کوئی اور نہیں تیار کر سکتا تھا، اسی (۸۰) کیک سونے کے ایک سگیو کے لیے بنائے جاتے تھے، لیکن جب اسے لے کر پہاڑی باشندوں کے یہاں اور ان علاقوں میں جہاں لوگوں کی آمد و رفت کم ہوتی ہے تو وہ

---

wikisource.orgo, ۱۹۱۱ Encyclopaedia Britanica, Volume۲۴[۱]

ساٹھ یا پچاس یا چالیس کیک میں تبادلے کرتے تھے کیوں کہ وہ نسبتاً کم متمدن تھے[۱]۔

چاول، سونے کا پاؤڈر، تیروں کا پھل:

ساتویں آٹھویں صدی قبل جاپان میں اشیاء کا بطور زر استعمال ہوتا تھا جو مقایضہ (Barter) کی ترقی یافتہ شکل تھی، جس میں چاول کے دانے کا زیادہ استعمال رہا ہے،اس کے علاوہ سونے کا پاؤڈر اور تیروں کے پھل بھی بطور زر مستعمل رہے[۲]۔

غلہ جات:

غلہ جات بھی ماضی میں بطور زر مستعمل رہے ہیں جن میں بالخصوص گیہوں کو قدیم مصر میں بڑے پیمانہ پر استعمال کیا گیا، مصریوں نے گندم کے باقاعدہ بینک اور ادارے بنائے جہاں باقاعدہ اناج جمع کیے جاتے تھے اور ان کا حساب کتاب ہوتا تھا، چوں کہ گیہوں ایک اہم غذا ہے، اس کی اپنی ذاتی قدر بھی ہے، مزید یہ کہ عمومیت کے ساتھ استعمال ہونے والی خوراک ہے اس لیے گندم کو بڑی پذیرائی ملی[۳]۔

مویشی:

مویشیوں کو ذریعہ مبادلہ کے طور پر استعمال کرنے کی تاریخ بہت طویل اور قدیم ہے، سکوں کے متعارف ہونے کے کے کافی عرصہ بعد تقریباً ۱۴۰۰ عیسوی تک زر مبادلہ کی طرح استعمال ہوتے تھے[۴]. قدیم رومی ریاستوں میں مویشی لین دین کا عام ذریعہ رہے ہیں، Pecunia لفظ جو لاطینی زبان میں زر کے لیے استعمال ہوا وہ Pecus سے مشتق ہے جس کے معنی ہیں مویشی[۵]۔

---

[۱] www.blogpost.com Encyclopedia of Money

[۲] Wikipedia Japanese currency

[۳] The perfect currency History of Money www.theperfectcurrency.orgo

[۴] www.stroyarchaeogy.com

[۵] www.imperiumromanum.pl Roman Money

روٹی کے ٹکڑے:

روٹیوں کے ٹکڑوں کو خشک کر کے زر کے طور پر استعمال کرنے رواج چوتھی صدی ہجری (۱۰۰۰ء) میں بغداد اور اس کے قریب کے شہروں میں ہوا کرتا تھا، یہ دور اسلامی حکومتوں کا سنہرا دور کہلاتا ہے، اور بغداد اس کے اہم شہروں میں سے ایک تھا۔ علامہ مقریزیؒ فرماتے ہیں کہ بغداد جس کی آبادی عام شہروں کی آبادی سے زیادہ تھی وہاں زیادہ تر اشیاء روٹی کے بدلہ بیچی جاتی تھی، اس کے بعد شیخ ابوالقاسم کے خط کے حوالہ سے وہاں کے احوال نقل کرتے ہیں جب وہ چار سو ہجری کے اوائل میں مصر سے بغداد کے سفر کے لیے گئے تھے، اس خط میں انہوں نے ان کی کیفیت کے متعلق لکھا تھا:

"أما الخبز فيبرز عجينه على باب الدكان، فيجتمع عليه عدد كثير من الذباب، ثم يخبزونه فى تنانيز قد أحميت بالدخان، ويبالغون فى تجفيف الرغفان، ويعاملون به فى الأسواق، ويقيمونه مقام الدراهم فى الإنفاق، وينتقدونه نقدا اصطلحوا عليه، وجعلوا لذلک قانونا يرجعون إليه، فيردون المثلوم والمكرج، كما يرد الدرهم الزائف والدينار المبهرج، ويشترون به أكثر المأكولات والمشمومات، ويدخلون به الحمامات"[1].

روٹیوں کا آٹا دوکان کے دروزازوں پر کھلا رکھ دیا جاتا ہے اور اس پر بہت مکھیاں جمع ہو جاتی ہیں، پھر اسے یہ لوگ تندوروں میں پکاتے ہیں، جنہیں دھووں سے دہکایا گیا ہوتا ہے، یہ لوگ ان روٹیوں کو خوب اچھی طرح سکھایا جاتا ہے، اور بازار میں اس کے ذریعہ لوگ لین دین کرتے ہیں اور ان کو خرچ میں درہم کا ہی درجہ دیتے ہیں، اور اس کو ایسا نقد سمجھتے ہیں جو انہوں نے باہمی اتفاق سے بنایا ہے اور اس کے لیے قانون بنا رکھا ہے جس کی طرف رجوع کرتے ہیں، پس (قانون کے مطابق) کنارے ٹوٹی ہوئی اور پھپھوندی لگی ہوئی روٹی کو وہ پھینک دیتے ہیں، جس طرح کھوٹے درہم اور بنھرجی دینار کو رد کر دیا جاتا تھا، اور اس کے ذریعہ اکثر کھانے پینے اور خوشبو لگانے کی چیزیں خریدتے ہیں، اور اس کے ذریعہ (اجرت ادا کر کے) حمام میں داخل ہوتے ہیں۔

---

[1] (إغاثة الأمة: ۱۴۲)

یہ سلسلہ مزید دو تین سو سال تک جاری رہا، اور دیگر شہروں میں بھی پھیل گیا، البتہ ہر جگہ کے معیارات الگ ہوتے ہیں، چناں چہ بغداد میں ٹوٹی ہوئی روٹی کو قبول نہیں کیا جاتا تھا جب کہ اسکندریہ میں روٹی کے ٹکڑے بھی قبول کر لیے جاتے تھے، علامہ مقریزی نے اسکندریہ کا ذکر اپنے مشاہدے کے حوالے سے کیا ہے اور بتایا ہے کہ یہ سلسلہ وہاں ۷۷۰ھ تک جاری رہا۔

شہتوت کے پتے:

علامہ مقریزی نے محمد بن سعید المغربی کے حوالہ سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے اپنی کتاب (جناالنحل وحیاالمحل) میں لکھا ہے کہ بغداد کے ایک تاجر نے انہیں ایک پتہ نکال کر دکھایا جس میں کچھ لکھا ہوا تھا اور بتایا کہ یہ شہتوت کے پتے ہیں جب کسی شخص کو چین کے شہر خان بالق میں پانچ درہم کی ضرورت ہوتی تو وہ اسے دے کر حاصل کرتا، اس پر چین کے بادشاہ کی مہر ہوتی اور اس کو زر مبادلہ کی طرح استعمال کر کے نفع اٹھایا جاتا[1]۔

مکئی کے دانے، کیل، تمباکو:

امریکہ میں انقلاب سے پہلے مکئی کے دانے، لوہے کے کیل، دریائی کتے کی کھال اور تمباکو ذریعہ مبادلہ کے طور پر مستعمل رہے ہیں۔ کنیڈا میں جب ہڈسن بے کی کمپنی اور دیگر کھال کی کمپنیوں کا تسلط ہوا اور انہیں محسوس ہوا کہ لوگ سونا چاندی میں دلچسپی نہیں ظاہر کر رہے ہیں اس کی جگہ چاقو، کلہاڑی وغیرہ سے تبادلہ کر رہے ہیں تو انہوں نے دریائی کھال کی کرنسی بنائی اور ان میں اشیا کے نرخ بھی طے کیے[2]۔

سگریٹ اور پٹرول:

دوسری جنگ عظیم کے فوراً بعد جرمنی، فرانس اور بیلجیم سمیت یورپ کے کچھ حصوں میں

---

[1] اغاثۃ الامۃ ۱۴۲-۱۴۳

[2] Wikipedia

سگریٹ اور پٹرول کو بطور آلہ مبادلہ استعمال کیا گیا، جنگ زدہ مقامات میں مالیاتی بحران کے دور میں اس کا چلن رہا[1]۔

کاغذی نوٹ:

کاغذی نوٹ کی ابتداء کے آثار ساتویں صدی عیسوی میں چین سے ملتے ہیں، جب وہاں تنگ خاندان کی حکومت تھی، لیکن اس کا باقاعدہ ثبوت دسویں صدی عیسوی سے ملتا ہے، اور عمومیت کے ساتھ استعمال گیارہویں صدی عیسوی میں منگول سلطنت کے دوران ہوا، مارکوپولو (مشہور سیاح ۱۲۵۴ء تا ۱۳۲۴ء) نے چین میں کاغذی کرنسی کا ذکر کیا، اس کے تقریبا ایک سو سال بعد مشہور مسلمان سیاح ابن بطوطہ نے بھی چین کا سفر کیا، اور وہاں کی رائج کاغذی کرنسی (Paper money) کے بطور کرنسی استعمال ہونے کا ذکر کیا ہے۔ ۱۸۰۰ کے اوائل میں نپولین نے کاغذی کرنسی جاری کی۔ ابتداء میں یہ کرنسیاں سونے چاندی کی رسید کے طور پر شروع ہوئیں لیکن جب لوگوں نے اس پر بہت اعتماد کیا تو بینک نوٹ اور پھر زر قانونی (Legal Tender) کی شکل اختیار کر گئی۔ جس کی تفصیل آگے آرہی ہے[2]۔

سکے:

سکوں کی اہمیت ہر زمانہ اور ہر دور میں رہی ہے، تاریخ میں جہاں سونا چاندی کے علاوہ مختلف دھاتوں کے سکوں کا ذکر ملتا ہے وہیں جانوروں کی کھالوں سے بنے ہوئے سکوں کا بھی تذکرہ موجود ہے، یقین کے ساتھ تو کچھ کہنا مشکل ہے لیکن کہا جاتا ہے کہ پانچویں چھٹی صدی قبل مسیح سکوں سے دنیا متعارف ہوئی تھی اور اسے زر مبادلہ کے طور پر استعمال کرنا شروع کیا تھا، اور دنیا مختلف دور میں کسی نے کسی شکل میں سکوں کا استعمال کرتی رہی جو آج بھی رائج ہے[3]۔

---

[1] Wikipedia Commodity Money

[2] رحلۃ ابن بطوطا ۱۲۹/۴، ویکیپیڈیا

[3] www.certifiedcoincosultant.com History of Coin

بینک نوٹ:

بینک نوٹ کی ابتدااس طرح سے ہوئی کہ لوگ سونے چاندی کے سکے استعمال کرتے تھے؛ مگر ان کے حمل و نقل میں چوری اور گم ہو جانے کا خطرہ ہوتا تھااس کے لیے یہ طریقہ اختیار کیا گیا کہ سناروں کے پاس سکے یا سونا رکھ دیا جاتا اور ان کے بدلے رسید حاصل کرلی جاتی، اور بازار میں انہیں رسیدوں کے عوض اشیاء وخدمات حاصل کی جاتی، ان رسیدوں کا رواج رفتہ رفتہ بڑھتے گیا، یہاں تک کہ لوگ انہیں رسیدوں پر اعتماد کرنے لگے اور اصل سونے کا مطالبہ کرنے کوئی نہیں آتا، اس وقت اس نوٹ کی کوئی خاص شکل موجود نہیں تھی، ۱۷۰۰ء کے اوائل میں بازاروں میں جب ان رسیدوں کا رواج زیاہ ہو گیا تو ان رسیدوں نے ترقی کر کے ایک نئی صورت اختیار کرلی جسے ''بینک نوٹ'' کہتے ہیں، کہا جاتا ہے کہ سب سے پہلے سویڈن کے اسٹاک ہوم بینک نے اسے بطور کاغذی نوٹ استعمال کیا، اس وقت بینک اس بات کے پابند تھے کہ وہ اتنے ہی نوٹ چھاپیں جتنا ان کے پاس سونا ہو، اور حامل نوٹ کو اختیار ہوتا تھا وہ جب چاہے ان رسیدوں کو جمع کر کے اپنا سونا حاصل کرلے۔ اسی وجہ سے اس نظام کو ''سونے کی سلاخوں کا معیار'' (Gold bullion standard) کہا جاتا ہے۔ اس طرح جب بینک نوٹ کا رواج بہت عام ہونے لگا تو حکومتوں نے اسے ''زرِ قانونی'' (Legal Tender) قرار دے دیا، جس کی بنا پر اب ہر ایک شخص کو یہ نوٹ قبول کرنا لازم ہو گیا، اور نوٹ چھاپنے کا اختیار حکومتوں نے تجارتی بینکوں سے لے کر صرف حکومت کے ماتحت چلنے والے مرکزی بینک کو دے دیا۔ حکومتی منظوری کی بنا پر اب ان کا چلن اتنا عام ہو گیا کہ اب لوگ اسی پر انحصار کرنے لگے اور لوگوں کو اس پر کامل اعتماد ہو گیا جس سے فائدہ اٹھاتے ہوئے حکومتوں نے موجود سونے سے زیادہ نوٹ چھاپنا شروع کر دیے اور وہ مارکیٹ میں بلا چوں وچرا کے رائج ہو گئے اس نظام کو ''زرِ اعتباری'' (Fiduciary Money) کہا جاتا ہے۔ یہ سلسلہ چلتا رہا یہاں تک زر اعتباری کا رواج اتنا عام ہو گیا کہ سونے کی مقدار کے مقابلے میں کئی گنا زیادہ نوٹ مارکیٹ میں

آگئے، یہاں تک کہ حکومتوں کو خطرہ لاحق ہو گیا کہ اگر ان نوٹوں کے بدلے سونے کا مطالبہ کیا جائے تو کہاں سے پورا کیا جائے گا، بعض شہروں میں حقیقتہً یہ واقعہ پیش بھی آیا کہ لوگوں نے بینک نوٹوں کو سونے میں تبدیل کرنے کا مطالبہ شروع کر دیا، حکومتوں کے پاس اس کو پورا کرنے کے لیے مطلوبہ مقدار میں سونا نہیں تھا اس لیے انہوں نے اس کے لیے کڑی شرطیں لگا دیں، انگلینڈ نے تو ۱۹۱۴ء کی جنگ کے بعد اس تبدیلی کو بالکل بند ہی کر دیا، البتہ ۱۹۲۵ء میں دوبارہ مبادلہ کی اجازت اس شرط کے ساتھ دی کہ ایک ہزار سات سو پونڈ سے کم کی مقدار کوئی بھی شخص تبدیل کرانے کا مطالبہ پورا نہیں کر سکتا، اور اتنی بڑی مقدار بہت کم ہی لوگوں کے پاس ہوا کرتی تھی، پھر ۱۹۳۱ء میں اس پر بھی پابندی عائد کر دی۔ اب اندرون ملک تو تبدیلی کا مسئلہ حل ہو گیا تھا؛ لیکن بین الاقوامی سطح پر ہر حکومت اس بات کی پابند تھی کہ دوسرا ملک اگر اس کی کرنسی کے بدلے میں سونے کا مطالبہ کرے تو وہ اسے پورا کرے گی، اس نظام کو ''سونے کے مبادلت کا معیار'' (Gold Exchange standard) کہا جاتا ہے۔ اسی اصول پر سالہا سال تک عمل ہوتا رہا یہاں تک کہ امریکہ کو ڈالر کی قیمت گرنے کے سبب سخت بحران کا سامنا کرنا پڑا اور ۱۹۷۱ء میں سونے کی بہت قلّت ہو گئی تو امریکی حکومت اس بات پر مجبور ہوئی کہ دوسری حکومتوں کے لیے بھی ڈالر کو سونے میں تبدیل کرنے کا قانون ختم کر دے، چناں چہ ۱۵/اگست ۱۹۷۱ء کو اس نے یہ قانون نافذ کر دیا اور اس طرح کاغذی نوٹ کو سونے سے مستحکم رکھنے کی جو آخری شکل تھی وہ بھی اس قانون کے بعد ختم ہو گئی۔

اوپر کی تفصیل سے معلوم ہوا کہ نوٹ کے (Legal Tender) بننے کے بعد اس پر کئی دور گزرے ہیں، ایک وہ دور تھا جب نوٹ کے پیچھے سو فیصد سونا تھا، قانوناً اس کی پابندی تھی کہ جتنا سونا ہے اتنے ہی نوٹ جاری کیے جائیں، اس نظام کو عربی میں "قاعدۃ سبائک الذھب" کہتے ہیں، اور انگریزی میں (Gold Billion Standard) کہتے ہیں، پھر جب دیکھا گیا کہ لوگ سونا لینے کم آتے ہیں تو نوٹ کی پشت پر سونے کی فیصد شرح گھٹتی چلی گئی، ایسے نوٹ جس کی پشت پر سو فیصد سونا نہ ہو "نقود الثقۃ" (Fuduciary Money) کہتے ہیں، پھر سونے کی شرح کم ہوتے ہوتے صفر رہ گئی اور

کم از کم ملکی معاملات کی حد تک نوٹ کی پشت پر سونے کا وجود ضروری نہیں رہا، ایسے نوٹوں کو "النقود الرمزیۃ" (Token Money) کہا جاتا ہے، ان سکوں کی قانونی قیمت حقیقی قیمت کی نمائندگی نہیں کرتی، مثلا سو روپے کے نوٹ کی قانونی حیثیت سو روپے ہے؛ مگر اس کی ذاتی قیمت کچھ بھی نہیں۔ کچھ عرصہ تک نقود رمزیہ کا بھرم اس طرح رہا کہ بیشتر ممالک نے اپنے نوٹوں کو ڈالر سے وابستہ کر رکھا تھا، گویا ان کے نوٹوں کے پیچھے ڈالر تھے، اور چوں کہ امریکہ ڈالر کے بدلہ سونے کا اقرار کیا تھا لیکن بالآخر ۱۹۷۱ میں امریکہ نے بھی سونے سے ڈالر کی وابستگی ختم کر دی، اور اس طرح اب کسی نوٹ کے پیچھے سونا چاندی نہیں ہے، اب نوٹ محض ایک ثمن اصطلاحی ہے جو قوت خرید کی نمائندگی کرتا ہے اور بس[1].

خلاصہ بحث:

ثمن پر کی گئی مکمل ابحاث کا ماحصل یہ نکلا کہ ہر دور میں کسی شئ کے ثمن ہونے میں لوگوں کا عرف ہی مدار رہا ہے، جو چیز لوگوں میں بطور ثمن مقبول ہو جائے وہ ثمن کہلانے کی مستحق ہے، خواہ اس کی فی نفسہ کوئی قیمت ہو یا نہ ہو، اسے حکومتی پشت پناہی حاصل ہو یا نہ ہو، کرنسی کی تاریخ سے پہلے جن چیزوں کے زر مبادلہ کے طور پر استعمال ہونے کا ذکر گزرا جن میں بیشتر ایسی اشیاء تھیں جو محض عوامی مقبولیت کی وجہ سے زر بن گئی، بل کہ کرنسی نوٹ بھی ابتداء میں محض عوامی اعتماد کی بنا پر ہی زر کے طور پر رائج رہے، انہیں حکومتی پشت پناہی حاصل نہیں تھی، نیز زر اعتباری کے عام ہونے کے بعد کرنسی نوٹ کا سونے سے کسی طرح کا کوئی تعلق باقی نہیں رہا۔ اس لیے یہ کہنا بالکل بجا ہے کہ ثمنیت کے لیے نہ فی نفسہ باقیمت ہونا ضروری ہے، نہ ہی حکومتی پشت پناہی۔ اس لحاظ سے کریپٹو کرنسی کا فی نفسہ بے قیمت ہونا یا حکومت کی پشت پناہی کا نہ ہونا اس کی ثمنیت پر کوئی اثر نہیں ڈالے گا۔ مزید برآں کسی شی کی خرید و فروخت کے لیے صفات ثمنیت کا اس کے اندر پایا

[1] اسلام اور جدید معیشت و تجارت ۹۶-۹۷

جانا ضروری نہیں بل کہ اس کا مال ہونا کافی ہے اور مروج کرپیٹو کرنسیوں میں یہ صفات موجود ہیں لہٰذا جن کرنسیوں کو استقرار مل چکا ہے وہ بلا شبہ مال کے دائرہ میں آتی ہیں، ان کے مالکان پر زکوۃ فرض ہوگی، قربانی اور صدقۃ الفطر کے نصاب میں اور حج کے لیے مطلوب غنا میں ان کو شمار کیا جائے گا، ان کی خرید وفروخت سادہ خرید وفروخت (Spot Trading) کی صورت میں جائز ہوگی، نیز ان کی مائننگ پر ملنے والی کرنسی جعالہ کی حیثیت سے جائز ہوگی، ہاں البتہ فیوچر، آپشن اور مارجنگ ٹریڈنگ دیگر شرائط بیع کے نہ پائے جانے کی وجہ سے ناجائز ہوں گے، اسی طرح ڈی فائی اور ییلڈ فارمنگ سود پر مشتمل ہونے کی وجہ سے ناجائز اور حرام ہیں، اسی طرح وہ کرنسیاں جو ملٹی لیول مارکیٹنگ کے طور پر کام کرتی ہیں یا پونزی اسکیم (اس کی تفصیل اگلے باب میں آرہی ہے) لیے ہوئے ہے ان میں بھی شرکت ناجائز ہوگی۔ واللہ اعلم بالصواب۔

باب چہارم

کرپٹو اور غبن

(کرپٹو کرنسی میں ہونے والے فراڈ، حقیقت و نوعیت)

کریپٹو اور غبن

اوپر جو ہم نے جواز کی رائے قائم کی وہ بٹ کوائن اور اس کے جیسی مضبوط کرنسیاں جن پر ایک بڑی جماعت کو اعتماد حاصل ہے، اور ان میں کئی بڑی بڑی کمپنیاں بھی لین دین کو قبول کرتی ہیں جس کا یہ مطلب ہر گز نہیں کہ ہر کریپٹو کرنسی حلال ہے، نیز ان میں بھی جو جائز صورت ہے جواز وہیں تک محدود ہے، آج لاتعداد کریپٹو کرنسیاں ہیں جو بالکل بے بھروسہ ہیں، کئی ایسی کرنسیاں ہیں جن کا ڈھانچہ اور سسٹم ہی ایسا ہے جو فراڈ پر مبنی ہے، اس کے علاوہ یہ بھی ایک بہت بڑی حقیقت ہے کہ کریپٹو میں فراڈ اور جعلسازی کی گرم بازاری ہے، یہاں جتنا غبن اور اسکام ہوتا ہے وہ کہیں اور نہیں ہوتا، فروری ۲۰۲۲ میں کریپٹو ایکسچینج Wormhole سے ۳۲۰ ملین امریکی ڈالر کی مالیت کے بقدر کریپٹو ہیکروں کی نذر ہوگئی، فیڈرل ٹریڈ کمیشن (FTC) کی رپورٹ کے مطابق ۲۰۲۱ سے ایک بلین ڈالر کی مالیت کے بقدر کریپٹو غائب ہو چکی ہیں، اس میں غبن میں عام ہونے کی کچھ وجوہات ہیں (۱) ڈیجیٹل ہونا: چوں کہ یہ کرنسی صرف ڈیجیٹل ہی ہوتی ہے، اور ڈیجیٹل چیزوں سے لوگ بالخصوص ہماری بر صغیر کی عوام کی واقفیت کافی کم ہوتی ہے۔ (۲) اس کرنسی کا نظام اب تک کی رائج کرنسیوں سے مختلف ہے، اس لیے جب تک اس کے طریقہ کار سے صحیح طور پر واقفیت نہ ہو فریب کا شکار ہونا بہت آسان بات ہے (۳) کرنسی کے سسٹم کے منفرد ہونے کی وجہ سے لامرکزیت (Decentralization)، بلاک چین اور ٹیکنالوجی کے نام پر کوئی کسی کو بھی الو بنا کر پیسہ اینٹھ لیتا ہے۔

کریپٹو میں ہونے والے غبن کو ہم نے بنیادی طور پر تین قسموں میں منقسم کیا ہے: (۱) جعلی کریپٹو کرنسی (۲) چوری (۳) فراڈ پر مبنی کرنسی کا سسٹم۔ ذیل میں ہم ان پر تفصیلی روشنی ڈالیں گے۔

جعلی کریپٹو کرنسی

اس سے مراد ایسا فراڈ ہے جس میں فریب کار جعلی کرپٹو بناتا ہے، یعنی وہ کرپٹو کرنسی ہی نہیں ہوتی؛ مگر عام لوگوں کو اس بارے میں کوئی خاص معلومات نہیں ہوتی اس لیے وہ لوگوں کو کرپٹو کرنسی باور کرانے میں کامیاب ہو جاتا ہے۔ اس کی مثال ون کوائن اسکیم ہے جو کرپٹو کی دنیا کا بہت بڑا اور مشہور اسکیم ہے، جس کی تفصیل حسب ذیل ہے:

One Coin اسکیم:

یہ کرپٹو سے منسوب دنیا کا بہت مشہور اور بڑا فراڈ مانا جاتا ہے، ۲۰۱۴ میں اسے بلغاریہ کی ایک عورت ڈاکٹر روجا نے One Coin نامی ایک ٹوکن مارکیٹ میں لایا تھا، لوگوں کو یہ باور کرایا کہ یہ بلاک چین پر کام کرتا ہے؛ مگر حقیقت میں ایسا کچھ نہیں تھا، اس کی قیمت یہ خود طے کرتی تھی اور مسلسل بڑھاتے جاتی تھی، تاکہ لوگ اس کو مسلسل خریدتے رہیں، یہ پہلی بار ہوا ہوگا کہ قیمت کا کنڑول کرنسی ساز کے ہاتھ میں تھا، ورنہ اب تک جتنی کرنسیاں وجود میں آئیں خواہ وہ فراڈ ہی کیوں نہ ہوں ان کی قیمت رسد وطلب کے اعتبار سے طے ہوتی تھی، اور بہت ساری کرنسیاں اس لیے بھی غائب ہو گئیں کہ ان کا کوئی موقع استعمال نہیں تھا جس کی بنا پر لوگوں کی اس میں کشش نہیں رہی۔ الحاصل صرف ۳ سال کے مختصر عرصہ میں ۳۰ لاکھ سے زیادہ لوگوں نے اس میں پیسہ لگا دیا، کیوں کہ اس میں پیرامیڈ سسٹم (چین سسٹم) تھا، حقیقت میں یہ کرپٹو کرنسی ہی نہیں تھی، کیوں کہ کرپٹو کرنسی بلاک چین پر کام کرتی ہے جب کہ یہ کرنسی SQL سرور پر کام کرتی تھی، اس نے اشتہارات پر بھی کافی رقم خرچ کی، یہاں تک کہ فوربس جیسے میگزین پر بھی اس کے اشتہار آئے، بڑے ملٹی لیول مارکیٹرز کو بلایا گیا، تشہیر پر خوب خرچ کیا گیا، اس وقت بلاک چین اور کرپٹو کرنسی مائننگ جیسی اصطلاحات لوگوں کے لیے بالکل نئی تھی، لوگوں کو مائننگ سے پیسہ آنے کا جھانسہ دیا گیا، لوگوں نے خوب پیسہ لگایا اپریل ۲۰۱۷ میں ممبئی ان کا ایک پروگرام ہونے والا تھا جس کے لیے کافی لوگ جمع ہوئے تھے، وہاں پولیس نے کئی لوگوں کو گرفتار کیا، اور اس گرفتاری سے پہلے اس کے ایجنٹوں نے گیارہ ملین ڈالر باہر ملک میں بھیج دیا۔ اکتوبر ۲۰۱۷ ء میں پرتگال میں ان کا ایک

پروگرام ہونے والا تھا، انڈیا میں ان کے ممبران کی گرفتاری سے ان کی دیانت پر سوالیہ نشان لگ گیا تھا، اس پروگرام میں ڈاکٹر روجا نہیں پہنچی۔اس کے بعد سے یہ عورت فرار ہو جاتی ہے، جس کے بعد اس کی کمان ان کے بھائی ہاتھ میں لے لیتے ہیں، لیکن ۲۰۱۹ میں ان کے بھائیوں کو بھی FBI لاس اینجلس سے گرفتار کر لیتی ہے؛ مگر وہ عورت کہاں گئی اب تک ایک معمہ ہے، اس اسکیم میں لوگوں کے کروڑوں روپے ڈوب گئے۔

Flash Crypto Currency

اسی کی ایک دوسری مثال فلیش کرپٹو کرنسی ہے، یہ ایک ایسی فرضی کرپٹو کرنسی جو والیٹ میں دکھے گی؛ مگر حقیقت میں ہوگی نہیں، آپ اسے روپے میں تبدیل کرنا چاہیں تو نہیں کر سکیں گے، اور نہ ہی اس سے کوئی اور کرنسی خرید سکیں گے، یہ کب تک والیٹ میں دکھے گی بھروسہ نہیں اس کی مدت ایک ہفتہ بھی ہو سکتی ہے، ایک مہینہ بھی، ایک سال یا اس سے زیادہ۔

چوری:

کرپٹو کرنسی میں سب سے زیادہ فراڈ چوری کی شکل میں ہوتے ہیں، کیوں کہ کرنسی کے ڈھانچہ کے نئے اور سسٹم سے پورے طور پر واقف نہ ہونے کی وجہ سے لوگوں کے والیٹ سے پیسہ نکال لینا بہت آسان ہوتا ہے، چوری کی بھی مختلف صورتیں ہیں، ہم اس کو ابتدائی طور پر دو قسموں میں تقسیم کر سکتے ہیں (۱) آسان چوری: اس سے مراد وہ چوریاں ہیں جس میں چور کو کوئی حیلہ جوئی اور محنت نہیں کرنی پڑتی، بل کہ اس میں دراصل غلطی اس عامی کی ہوتی ہے جو اپنی کرپٹو کو غیر محفوظ جگہ پر چھوڑ دیتا ہے یا اپنی نجی کلید (Private Key) کسی کو بتا دیتا ہے۔(۲) دوسری قسم جس میں چوری کے لیے چور کو مختلف حیلے اور تدابیر اختیار کرنے پڑتے ہیں پھر جا کر کرنسی اس کے ہاتھ لگتی ہے۔ عام محسوس مثال اول الذکر قسم کی یہ ہے کہ کوئی شخص اپنا سامان بازار میں چھوڑ کر چلا جائے، یا اپنی تجوری کی چابی کہیں بھی چھوڑ کر چلا جائے، اور مؤخر الذکر کی مثال کوئی کسی شخص کو بیوقوف بنا کر اور جھانسہ دے کر اس سے پیسہ اینٹھ لے۔ہم ذیل میں دونوں طرح کے فراڈ

کی مثالیں ذکر کرتے ہیں جو پیش آچکی ہیں۔

ایکسچینج فراڈ:

ایکسچینج وہ جگہ ہے جہاں کرپٹو کی خرید وفروخت ہوتی ہے، یعنی کرپٹو بازار، کرپٹو کی دنیا کا اصول ہے کہ اپنی کرنسی خرید کر اسے اپنے اکاؤنٹ میں رکھی جائے، جسے والیٹ کہا جاتا ہے، یہ ڈیجیٹل بھی ہوتا ہے اور پین ڈرائیو کی طرح ہارڈ ویئر کی شکل میں بھی ملتا ہے اور انٹرنیٹ سے لاتعلق کر کے بھی رکھا جاسکتا ہے جس کی وجہ سے ہیکنگ کا خطرہ نہ کے برابر ہو جاتا ہے، ہر شخص کے والیٹ کے دو نمبر ہوتے ہیں جن کو "کی" (کلید) کہا جاتا ہے، "پبلک کی" یہ بینک کے اکاؤنٹ نمبر کی طرح ہوتے ہیں جس کو دوسروں کے سامنے ظاہر کیا جاسکتا ہے، دوسرے "پرائیویٹ کی" یہ ایسی ہی جیسے اے ٹی ایم کے پن نمبر جو کسی کو بتائے نہیں جاتے، کرپٹو کی دنیا میں آنے والا ایک عام آدمی ان سب چیزوں کو نہیں جانتا اس لیے وہ اپنی کرنسی ایکسچینج سے خرید کر ایکسچینج پر ہی چھوڑ دیتا ہے، اب وہ کرنسی ایکسچینج والوں کے رحم وکرم پر ہے اگر وہ اسے نہ لیں تو فبہا ورنہ پوری رقم ہاتھ سے جاسکتی ہے، کیوں کہ اس کی پرائیویٹ کی اپنے پاس نہیں ہوتی۔ ذیل میں اس کی چند مثالیں ذکر کرتے ہیں:

(۱)**Ftx exchange**: یہ کرپٹو کا بہت بڑا اور مشہور ایکسچینج تھا، جہاں کرپٹو کرنسی کی لین دین ہوتی تھی، اس کا مالک Sam Bankman Frid ہے، ۲۰۱۹ میں یہ وجود میں آیا، بہت جلد ہی اس نے ترقی کی، یہاں تک کہ جنوری ۲۰۲۲ تک اس کمپنی کے پاس ۳۲ بلین امریکی ڈالر کی مالیت تھی، یہ دنیا کا دوسرا سب سے بڑا کرپٹو ایکسچینج تھا۔ اس کے مالک سیم نے Alameda Research نام سے ایک فرم بنائی، جہاں لوگوں سے پیسہ لے کر کرپٹو کی تجارت کی جاتی، ایف ٹی ایکس نے اپنا کوائن بھی بنایا جس کا نام Ftt تھا، ایف ٹی ایکس پر اس کوائن کے خریدنے اور اس کے ذریعہ فیس ادا کرنے پر مراعات دی، اس فراڈ کی شروعات یہاں سے ہوئی کہ سیم نے ایکسچینج پر لوگوں کی موجود رقم کو استعمال کرنا اور اس پر کمانا شروع کر دیا جو کہ ایک غیر قانونی اور بد دیانتی پر مشتمل عمل تھا، عام حالات میں پیسہ نکالنے والے لوگ بہت کم ہوتے ہیں اس لیے اس وقت کوئی مشکل نہیں پیش آئی؛

مگر جب امریکہ میں معاشی بحران آیا تو لوگوں نے پیسہ تیزی سے نکالنا شروع کیا جس کی وجہ سے اس کی قیمت کافی حد تک گر گئی، نیز سیم نے جو لوگوں کی رقم بلا اجازت استعمال کی تھی اس کی بھی خبر میڈیا تک پہنچ گئی، یہ خبر عام ہوتے ہی گویا آگ لگ گئی، کیوں کہ لوگ تیزی سے اپنی رقم نکالنے لگ گئے، بائنانس (دنیا کا سب سے بڑا کرپٹو ایکسچینج) کے سی ای او C Z یہ سب دیکھ رہے تھے، سیم اور سی زیڈ دونوں دوست تھے جب سیم نے ایف ٹی ایکس شروع کیا تھا اس وقت بائنانس سی ای او سی زیڈ نے ۵۰۰ ملین ڈالر کا شیئر لیا تھا، جب ایف ٹی ایکس عروج پر پہنچا تو سیم نے سی زیڈ کے پانچ سو ملین ڈالر کے شیئر دو سو بلین ڈالر دے کر خرید لیا؛ مگر سیم نے ادائیگی ڈالر کے بجائے اپنی کرنسی ایف ٹی ایکس کرنسی میں کی جو اس کی تباہی کا ذریعہ بنی، ایف ٹی ایکس کو اتنی مقبولیت ملی کہ وہ بائنانس کے بعد دوسرا سب سے بڑا ایکسچینج بن گیا، سی زیڈ کو شاید یہ ڈر ستا رہا تھا کہ کہیں ایف ٹی ایکس بائنانس کو بھی مات نہ دے دے اس لیے اس نے اس موقع سے بھرپور فائدہ اٹھایا اور ایک ٹویٹ کیا "ایف ٹی ایکس میں بدعنوانی کی وجہ سے ہم ایف ٹی ایکس بیچنے جارہے ہیں، اس ٹویٹ نے ایف ٹی ایکس کی پوری سلطنت میں ایک زلزلہ برپا کردیا، کیوں کہ اس کے پاس ایف ٹی ایکس کافی زیادہ مقدار میں تھے، یہ ٹویٹ سن کر لوگوں نے اپنے ایف ٹی ایکس بیچ کر نکلنے کا ارادہ کیا، کیوں کہ اب اس کی قیمت دھڑام سے نیچے گرنے والی تھی؛ مگر لوگوں نے جب نکالنا چاہا تو نکال ہی نہ سکے کیوں کہ وہ کرنسیاں وہاں تھی ہی نہیں، سیم نے اسے کہیں اور لگا رکھا تھا۔ آخر کار لوگوں کا سرمایہ ڈوب گیا۔

(۲)Thodex Scam تھوڈیکس یہ ایک ترکش کرپٹو ایکسچینج تھا، اس کا بانی فاتح اوزر تھا، اس ایکسچینج پر روزانہ چار لاکھ لوگ ٹریڈ کرتے تھے، اچانک یہ اعلان کیا گیا کہ کچھ تیکنیکی مسائل کے تحت تھوڈیکس ایکسچینج دو دن کے لیے بند ہونے والا ہے، لوگوں کو ان کے سرمایہ کے بارے میں اطمینان دلایا گیا؛؛ مگر اس کے بعد یہ ایکسچینج کبھی نہ کھلا، اور لوگوں کی دو بلین ڈالر کی مالیت ایکسچینج مالکان لے کر فرار ہوگئے۔

والیٹ اسکیم:

بٹ کوائن اور کریپٹو کرنسی جہاں رکھی جاتی ہے اسے والیٹ کہا جاتا ہے، بعض کمپنیوں نے لوگوں سے پیسے لے کر بٹ کوائن والیٹ مہیا کیے؛ مگر اس کی پرائیوٹ کی اپنے ہی پاس رکھی، لوگوں نے اس کے اندر اپنی کریپٹو کرنسی رکھی؛ مگر جب اسے مروجہ کرنسی (Fiat) میں تبدیل کر کے اپنے بینک اکاؤنٹ میں لینا چاہتے ہیں تو یہ آپشن بند کر دیا جاتا، اور اس طرح ان کی کرنسی ان کے ہاتھ میں کبھی نہیں آئی.

والیٹ اسکیم کی ایک شکل یہ بھی ہوتی ہے کہ کسی معتمد ویب سائٹ سے بالکل ملتی جلتی ویب سائٹ بنائی جاتی ہے یا کسی بھروسہ مند شخص یا ادارہ کی ویب سائٹ یا اکاؤنٹ ہیک کر لیا جاتا ہے، اور اس سے اپنے والیٹ کو جوڑنے کو کہا جاتا ہے، صارف اعتماد کر کے اس میں اپنی پرائیویٹ کی ڈال دیتا ہے، اور اس طرح ہیکر کے ہاتھ اس کی کرنسی لگ جاتی ہے۔ اس کی آسان مثال یوں سمجھی جائے جیسے فون پے، یا گوگل پے یا بینک کی ویب سائٹ کوئی ہیک کر لے یا بالکل اس کے جیسی نظر آنے والی ویب یا ایپ بنا لے اور آدمی اسے معتمد ویب سائٹ یا ایپ تصور کر کے اس میں اپنا پن نمبر ڈال دے، اسے اصطلاح میں ”Phishing Scam“ کہا جاتا ہے۔

آئی سی او اسکیم:

آئی سی او مخفف ہے Initial Coin Offering کا جس کے معنی ہیں ابتدائی کوائن کی پیشکش، جس طرح شیئر مارکیٹ میں ابتداء میں کمپنی جب لوگوں سے سرمایہ اکٹھا کرتی ہے جس کو آئی پی او کہا جاتا ہے، اسی طرح کوئی فرد یا ادارہ اپنی کوئی نئی کریپٹو کرنسی بنانا چاہتا ہے تو اس کے لیے لوگوں سے فنڈ اکٹھا کرتا ہے، اور کرنسی بننے کے بعد اچھی مقدار میں ان کو وہ کرنسی دی جاتی ہے، لوگ کرنسی کی قیمت بڑھنے کا انتظار کرتے ہیں اور جب قیمت بڑھ جاتی ہے تو اسے بیچ کر نفع کماتے ہیں، ایسے موقع پر بہت سارے جعلساز اور دغا باز کسی نئی کریپٹو کرنسی لانچ کرنے کے بہانے لوگوں سے پیسے اکٹھا کرتے ہیں اور پھر سب لے کر فرار ہو جاتے ہیں۔ ذیل میں اس طرح کچھ واقعات کا ہم ذکر کرتے ہیں:

Morris Coin: کیرالہ کے باشندے نشاد نامی ایک شخص نے لوگوں سے موریس کوائن بنانے کے لیے آئی سی او کے نام پر پیسے جمع کیے، جو کبھی وجود میں نہیں آئی، اس شخص نے لوگوں سے یہ کہہ کرمال جمع کیا کہ پندرہ ہزار جمع کرنے پر تین سو دن تک روزانہ ۲۷۰ روپے اور سو موریس کوئن ملیں گے جن کی قیمت ۱۵۰۰ روپے ہوگی، یعنی پندرہ ہزار کے انویسمنٹ پر ایک سال کے اندر کل ۸۲۵۰۰ روپے ملیں گے، علاوہ ازیں جو دوسروں کو جوڑیں گے انہیں دس سے تیس فیصد تک کمیشن دینے کا وعدہ کیا، اس اسکیم کے ذریعہ لوگوں کو جھانسے میں ڈالا، اور بارہ سو کرور روپیے جمع کرکے رفو چکر ہوگیا۔

پن کوائن اسکیم: یہ بھی بہت بڑا آئی سی او اسکیم تھا، لوگوں سے بہت بڑی رقم ایک پروجیکٹ پر مبنی ٹوکن بنانے کے لیے لی گئی اور ۳۰۱۳ فیصد تک نفع دینے کا وعدہ کیا گیا، اس میں بھی ملٹی لیول مارکیٹنگ کا سسٹم رکھا گیا تھا، لوگوں سے ٦٠٠ ملین ڈالر کی رقم جمع کی گئی اور اس کے بعد کمپنی لاپتہ ہوگئی۔

مائننگ اسکیم:

بٹ کوائن مائننگ جس کے ذریعہ نئے بٹ کوائن وجود میں آتے ہیں اور یہ مائنر کو بطور انعام دیے جاتے ہیں؛ مگر یہ اتنا آسان نہیں، اس کے لیے بہت اعلی قسم کے کمپیوٹر گرافک کارڈ حاصل کرنے پڑتے ہیں، نیز ان پر خطیر بجلی صرف ہوتی ہے، اور یہ انعام اسی وقت ملتاہے جب ہمارا کمپیوٹر دنیا بھر کے کمپیوٹروں میں ہیشنگ تک رسائی حاصل کرکے بلاک کو بلاک چین میں شامل کردے؛؛ مگر اس کے بر عکس بہت سارے موبائل ایپ ہیں جو فری میں بٹ کوائن مائننگ کا طریقہ بتاتے ہیں، اور کچھ ایسا طریقہ بتاتے ہیں جس کے لیے اس ایپ پر زیادہ دنوں تک رکنا پڑتا ہے، یہ لوگ در اصل اشتہارات دکھاتے ہیں، اوران اشتہارات کے ذریعہ خود پیسہ کماتے ہیں، اور ایپ لوڈ کرنے والے کی اسکرین پر بٹ کوائن مائننگ ہوتی ہوئی دکھتی ہے؛ مگر حقیقت میں کچھ نہیں ہوتا، یہ چند جھوٹے نمبرات ہوتے ہیں جسے عام آدمی ستوشی (بٹ کوائن کی ریزگاری) سمجھتاہے، پھر جب اسے

نکالنے جاتا ہے تو اسے ایک مخصوص مقدار میں ستو شی مائن کرنے کو کہا جاتا ہے، جن کے لیے اسے کافی دیر تک اسے ایپ کو استعمال کرنا پڑتا ہے، اس دوران جتنے اشتہارات آتے ہیں کمپنی ان سے کمپنی پیسہ کماتی ہے، اور عام آدمی صرف امید لگائے بیٹھا رہتا ہے، اور اسے کچھ ہاتھ نہیں آتا۔

بٹ کوائن کلوڈ مائننگ: مائننگ کی ایک قسم کلوڈ مائننگ ہے، جیسا کہ ہم نے عرض کیا بٹ کوائن مائننگ کے لیے بہت اعلی قسم کے کمپیوٹر حاصل کرنے ہوتے ہیں جنہیں مائننگ رِگ کہا جاتا ہے، جو بہت زیادہ بجلی خرچ کرتے ہیں، ان کا بجلی بل کافی زیادہ ہوتا ہے، اس لیے بٹ کوائن مائننگ رگ لگانا ہر کسی کے بس کی بات نہیں، اس لیے کچھ کمپنیاں ایسی ہیں جن کے پاس اس طرح کے بہت سارے کمپیوٹر اور پورا مائننگ سسٹم لگا ہوا ہوتا ہے، اور لوگوں کو دعوت دیتی ہیں کہ انہیں کرایہ پر استعمال کریں، لوگوں کو صرف کرایہ دینا ہوتا ہے باقی سسٹم کے دیکھ بھال سب کمپنی کرتی ہے، یہ تو حقیقی کلوڈ مائننگ ہے؛ مگر اس کے نام پر فراڈ بھی بہت ہو رہا ہے لوگوں سے کہا جاتا ہے کہ ہمیں کچھ پیسے دو ہم اسے بٹ کوائن مائننگ میں استعمال کریں گے، اور مائننگ پر جو ریوارڈ ملے گا وہ تمہاری رقم کے تناسب سے تمہیں دیں گے؛ مگر حقیقت میں ایس کچھ نہیں ہوتا، جعلساز اس طرح سے لوگوں سے رقم جمع کرتا ہے اور کچھ مہینہ کے بعد فرار ہو جاتا ہے۔ گین بٹ کوائن اسی قسم کا فراڈ تھا۔ اس قسم کے جعلساز عام طور پر آپ سے ایک مخصوص مقدار میں کچھ رقم کا مطالبہ کریں گے اور اس پر ماہانہ کچھ فیصد لوٹانے کا وعدہ کریں گے، جب کہ بٹ کوائن مائننگ میں کوئی متعین رقم کا وعدہ ممکن نہیں، اس لیے کہ بٹ کوائن مائننگ میں ریوارڈ جب ہی ملتا ہے جب آپ کا نوڈ سب سے پہلے ہیش تک رسائی حاصل کرلے اور یہ کسی کو معلوم نہیں کہ کس کا نوڈ کب یہ موقع پا سکے گا۔

اسی طرح کا ایک فراڈ مائننگ کیپیٹل کوائن Mining Capital Coin (MCC) کے بانی Luiz Capuci نے کیا تھا، انہوں نے بھی لوگوں سے کریپٹو مائننگ کے نام سے پیسے جمع کیے، روزانہ ایک فیصد کے نفع دینے کا وعدہ کیا، ۶۵ ہزار افراد ان کے ساتھ جڑے، پھر اچانک ان کی ساری رقم کو اپنے والیٹ میں لے کر رفوچکر ہو گئے، اس اسکیم کی مقدار ۶۲ ملین امریکی ڈالر بتائی جاتی

ہے۔

Gain Bitcoin یہ فراڈ ہندوستان کے رہنے والے امیت بھرواڑی نے ،اپنے بھائی اجے بھرواڑی اوراپنے گھر کے پانچ اور لوگوں کے ساتھ مل کر کیا تھا جن کو ے سٹار کہا جاتا تھا، اس شخص نے بٹ کوائن مائننگ کے نام پر لوگوں سے کہا کہ مجھے ایک بٹ کوائن خرید کر دو، چین میں میری بٹ کوائن فرم ہے جس میں مائننگ کے لیے اس رقم کو استعمال کروں گا، اور اٹھارہ مہینہ تک ہر ماہ دس فیصد واپس کروں گا، اس طرح ایک بٹ کوائن صرف اٹھارہ ماہ میں ۱۸ہو جائے گا؛ مگر حقیقت میں ایسا کچھ نہیں تھا، نہ اس کی کوئی مائننگ فرم تھی، نہ یہ پیسہ کہیں انویسٹ کیا گیا تھا، لوگوں کو پیسہ تھوڑا تھوڑا دینے کے لیے اس نے بھی ملٹی لیول مارکیٹنگ کا سسٹم بنایا تھا، عام ایم ایل ایم کی طرح اٹھارہ ماہ مکمل ہونے سے قبل لاپتہ ہو گیا، حکومت مہاراشٹر نے ای ڈی کے ذریعہ اس کی تلاشی لی اور پونا ایئر پورٹ پر گرفتار کر لیا گیا تھا۔

Phishing Hacking

یہ آج کل کے ہیکنگ میں سب سے زیادہ رائج ہے، یہ کریپٹو کے علاوہ دیگر ڈیجیٹل ڈاٹا کے حصول کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے، جیسے سوشل میڈیا اکاؤنٹ یا کسی نجی استعمال کے ایپ کے پاس ورڈ، کارڈ کے پن نمبر، جی میل اور اس کا پاس ورڈ وغیرہ، کریپٹو میں پرائیوٹ کی ایک پاسورڈ کی طرح ہوتی ہے جو اس کی حفاظت کی ضامن ہوتی ہے۔ فیشنگ ہیکنگ کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ جعلساز اپنے شکار کے ساتھ کچھ ایسا کرتا ہے کہ اسے احساس ہو گا کہ یہ اس کا اپنا آدمی ہے یا بھروسہ مند پارٹی ہے، جیسے بینک جیسی ویب سائٹ بنا کر فارم فل کرنے کو کہے گا جس میں اس کا پن نمبر بھی ہو گا، یا کسی معروف کریپٹو کرنسی جیسی ویب سائٹ بنائے گا اور وہاں اسے اپنی پرائیویٹ کی ڈالنے کو کہے گا، جس کے بعد اس کا سارا اکاؤنٹ صاف کر دیا جاتا ہے، اوپر اس کی کئی مثالیں گزر چکی۔

Axie Infinity Hack ایکزی انفنیٹی ہیکنگ بھی اس کی ایک مثال ہے، یہ ایک مشہور گیمنگ

پلیٹ فارم تھا، یہاں لوگ گیم کھیل کر کوائن حاصل کرتے ہیں، جولائی ۲۰۲۲ء میں اس کو شمالی کوریا کے سائبر کرائم کے لیے جانے جانے والے گروپ Lazarus نے ہیک کیا تھا، اور ۶۰۰ ملین ڈالر کے بقدر کوائن چوری کر لیے، اس کے لیے انہوں نے اعلی تنخواہ پر نوکری کا جھانسہ دیا، جسے دیکھ کر ایگزی انفینیٹی کے ایک ملازم نے اپنا بایو ڈاٹا پیش کیا، جس کے ساتھ کمپنی کی کچھ معلومات بھی ان کے ہاتھ لگ گئی۔

ایئر ڈروپ اور گیووے سکیم:

اسی کی ایک مثال ایئر ڈروپ اور گیووے اسکیم ہے، ایئر ڈروپ اور گیووے کا مطلب ہے کہ کمپنی یا کوئی عام فرد بطور انعام اپنی کمیونٹی کے لوگوں کو کچھ ٹوکن بانٹنا چاہتا ہے، اس کے لیے کبھی تو لوگوں سے اپنا والیٹ ان کے والیٹ کے ساتھ جوڑنے کو کہا جاتا ہے، اور کبھی ان سے کچھ کرنسی اکاؤنٹ کی تصدیق وغیرہ کے نام پر مانگی جاتی ہے اور پھر اسکیمر انہیں لے کر فرار ہو جاتا ہے۔

Blackmail and Extortion Scam

یعنی کسی کو بلیک میل کر کے اس سے کریپٹو اینٹھ لینا یا اس کی پرائیوٹ کی معلوم کر لینا، یہ غبن بھی کریپٹو اور غیر کریپٹو دونوں میں عام ہے، اس میں جعلساز مطلوبہ شخص کو کہتا ہے کہ آپ فلاں ممنوعہ ویب سائٹ پر جاتے ہو، یا آپ کا ہمارے پاس خصوصی ڈاٹا ہے جو اگر آپ طلب کی گئی معلومات یا پیسہ نہیں بھیجیں گے تو عام کر دی جائے گی، وہ شخص ڈر کے مارے مطلوبہ رقم یا مطلوبہ معلومات اسے فراہم کر دیتا ہے۔

رومانوی گھوٹالے:Romance Scam

اس طرح کے فراڈ کے لیے اسکیمر ڈیٹنگ ویب سائٹ کا سہارا لیتے ہیں، اور مطلوبہ شخص سے رومانوی انداز میں گفتگو کرتے ہیں، یہاں تک کہ جب وہ شخص محبت کا شکار ہو جاتا ہے تو پھر اس سے اس کی ذاتی معلومات، پرائیویٹ کی، یا کریپٹو کرنسی حاصل کر لی جاتی ہے، پھر اس کے بعد اسکیمر ہمیشہ کے لیے غائب ہو جاتا ہے۔ فیڈرل ٹریڈ کمیشن (FTC) کی رپورٹ کے مطابق رومانوی

گھوٹالوں میں ضائع ہونے والی رقم کا تقریباً بیس فیصد کرپٹو کرنسی میں ہے۔

Main in Middle Attack

اس کا مطلب ہوتا ہے درمیان میں گھس کر حملہ کرنا، جب کوئی صارف کرپٹو اکاؤنٹ کو عوامی مقامات پر وائی فائی کے ذریعہ لاگ ان کرتا ہے اور کسی شخص کو اپنی کوئی کرنسی یا کی بھیجتا ہے تو درمیان میں اسکیمر چپکے سے اس سے جڑ جاتا ہے ، اور وہ بھیجے جانے والے ڈاٹا تک رسائی حاصل کر سکتا ہے، اور اس طرح کسی کی پرائیویٹ کی معلوم کر کے اس کا اکاؤنٹ صاف کر دیتا ہے۔اس سے بچنے کے لیے ورچول پرائیویٹ نیٹ ورک (VPN) کو آن کر دیا جائے تو منتقل ہونے والا ڈاٹا تیسرے شخص کے حق میں انکرپیٹ ہو جاتا ہے یعنی کوڈ کی شکل اختیار کر جاتا ہے اس لیے ہیکر کو اس سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔

رگ پل اسکیم Rug Pull Scam:

رگ پل کا مطلب ہوتا ہے قالین کھینچ لینا، یعنی ایک قالین بچھانا تاکہ لوگ اس میں پیسہ ڈالیں، پھر جب لوگوں کا پیسہ اکٹھا ہو جائے تو قالین کھینچ کر سب کا سرمایہ لے کر رفوچکر ہو جانا، یہ تشبیہ ہے اس طرح کے فراڈ سے جس میں لوگوں سے پیسہ اکٹھا کیا جاتا ہے اور جب لوگوں کا فنڈ جمع ہو جاتا ہے تو وہ شخص پورا فنڈ لے کر بھاگ جاتا ہے، کرپٹو کی دنیا میں مختلف طریقوں سے ایسا کیا جاتا ہے، جیسے کسی معروف کوائن کے نام سے کسی ڈی سینٹرلائزڈ ایکسچینج جیسے یونی سویپ وغیرہ پر کوئی اپنا کوئن لانچ کرنا، لوگ اسے وہ معروف کوئن تصور کر کے خریدیں اور پھر یہ جعلساز سب لے کر فرار ہو جائے، کبھی کسی نئے کوائن یا ٹوکن کی اسی یا نوے فیصد سپلائی اپنے پاس رکھی جاتی ہے، پھر جب اسے لوگ خریدتے ہیں یعنی جب اس کی کچھ ویلیو ہو جاتی ہے تو کوئن ساز اپنے سارے کوئن بیچ دیتا ہے جس کی وجہ سے اس کی ویلیو صفر یا صفر کے قریب ہو جاتی ہے، حال ہی میں Squid Coin اس کی ایک بڑی مثال ہے جس میں لوگوں کو گیم کھیلنے کے لیے کچھ سکوائڈ ٹوکن خریدنے ہوتے تھے ، پھر ان کوائنز کی تعداد بڑھانے کے لیے گیم کھیلنے ہوتے تھے، لوگوں نے اس میں بے پناہ دلچسپی

دکھائی، جس کی وجہ سے اس کی قیمت ایک ہفتہ سے کم مدت میں اس کی قیمت ایک سینٹ سے دو ہزار آٹھ سو پچاس ڈالر سے اوپر جا پہنچی، یکم نومبر ۲۰۲۱ کو صبح ۵ ۳: ۹ کو اس کی قیمت ۲۸۶۱ ڈالر ہوتی ہے، اور صرف پانچ منٹ کے اندر اس کی قیمت گر کر ایک ڈالر کے نیچے چلی جاتی ہے، یعنی اس ٹوکن کا مالک اپنے سارے ٹوکن بیچ کر مارکیٹ سے فرار ہو جاتا ہے۔

فراڈ پر مبنی کرنسی کا ڈھانچہ

جب کوئی فرد یا ادارہ اپنی نئی کرنسی بناتا ہے تو اس کا ڈھانچہ اور خدوخال طے کرنا اس کے ہاتھ میں ہوتا ہے، جیسے اس کرنسی کی کل یونٹ کتنی ہوگی، کتنی یونٹ مارکیٹ میں جاری کی جائے گی اور کتنی روک کے رکھی جائے، مابقیہ اکائیوں کو کیسے جاری کیا جائے گا، کتنی اکائیاں برن کی جائیں گی، سرمایہ کاری کرنے والوں کے لیے آمدنی کا طریقہ کیا ہوگا، نیز اس کے اور کیا کیا پروجیکٹ ہوں گے، غرضیکہ پورا ڈھانچہ طے کرنا ان کے بنانے والے کے ہاتھوں میں ہوتا ہے، آج مارکیٹ میں کئی ایسی کرنسیاں لانچ ہوئی ہیں جن کا بنیادی سسٹم ہی جعل اور فریب پر مبنی ہے، اس کی آمدنی کا طریقہ ایسا طے کیا گیا ہے جو نہ معاشی لحاظ صحت مند ہے اور نہ ہی شرعی اعتبار سے اس میں جواز کی کوئی گنجائش ہے، ان میں کئی طریقے ایسے ہیں جو کریپٹو کی یافت سے پہلے بھی دنیا میں پائے گئے تھے؛ مگر ان کی حقیقت طشت از بام ہو گئی تھی، حکومتوں نے ان پر لگام لگا رکھی ہے؛ مگر کریپٹو کرنسی نامانوس اور حکومتی دسترس سے آزاد ہونے کی وجہ سے اسی نظام کو کریپٹو کے ذریعہ لاگو کر کے لوگوں کی جیبیں اور تجوریاں خالی کرائی جارہی ہیں، ناواقف عوام کو ٹیکنالوجی، بلاک چین اور ڈی سینٹر لائزیشن کے نام پر گمراہ کیا جارہا ہے، ذیل میں ہم ایسی تین طرح کی مشہور اسکیموں کا تذکرہ کرتے ہیں جو کریپٹو کی آمد سے پہلے بھی روشناس ہو چکی تھیں، حکومتوں نے بعض پر قدغن بھی عائد کیا تھا؛ مگر کریپٹو کے آنے کے بعد آج بہت سارے فریب کار اسی سسٹم کے مطابق اپنی کرنسیاں ڈھال رہے ہیں اور لوگوں کو اپنے جال میں پھنسا رہے ہیں۔

پونزی غبن Ponzi Scam

سرمایہ کی گردش سے متعلق ایک مشہور اسکیم ہے جو درحقیقت اسکام (گھوٹالہ) ہے جسے "پونزی غبن" کے نام سے جانا جاتا ہے، اس طریق میں ہر شریک ہونے والے سے ایک مخصوص رقم سرمایہ کاری کے نام پر لی جاتی ہے، اس وعدہ پر کہ اسے ہر ماہ ایک مخصوص رقم دی جائے گی، اور مقررہ میعاد پوری ہونے تک ہر ماہ ملنے والی رقم اس کی صرف کی ہوئی رقم سے کئی گنا زیادہ ہو جاتی ہے، اور نقصان نہ ہونے کا تیقن دیا جاتا ہے، ہے، اس میں نہ کسی چیز کی کوئی خرید وفروخت ہوتی ہے، نہ کوئی کاروبار یا کمپنی ہوتی ہے، ہر ماہ جو رقم دی جاتی ہے وہ نئے شامل ہونے والوں سے لی ہوئی رقم سے کچھ حصہ دیا جاتا ہے، مثلاً الف نام کے ایک فرد نے ایک اسکیم پیش کی، کہ میرے فلاں پلیٹ فارم پر دس ہزار روپے لگاؤ میں بارہ مہینے تک تمہیں ہر ماہ دو ہزار روپے واپس کرتا رہوں گا، اور اس میں کوئی نقصان بھی نہیں ہونے والا، اب ب نامی شخص یہ سوچتا ہے کہ اس طرح میرے پاس ایک سال میں دس ہزار روپے کے ۲۴ ہزار روپے مل جائیں گے، اسی طرح ج اور د نامی شخص بھی یہی سوچ کر پیسہ لگا دیتے ہیں اب کمپنی کے پاس تیس ہزار روپے جمع ہو گئے جس میں اسے اس ماہ صرف اس میں سے ٦ ہزار دینا ہے، باقی ۲۴ ہزار اس کے پاس محفوظ ہیں، اب اگلے مہینے جس طرح شرکاء بڑھتے جائیں گے اور ہر شریک سے دس ہزار روپے لیے جائیں گے جس میں سے کچھ ہی رقم ادا کرنی رہے گی، باقی رقم اپنے پاس رکھے گی، اور انویسٹروں کو دینے کے لیے نئے لوگوں کو تلاش کرے گی، یعنی اپنا وعدہ نبھانے کے لیے دوسروں کی جیب پر ہاتھ ڈالے گی، اس طرح یہ سلسلہ چلتا رہتا ہے؛؛ مگر چوں کہ یہاں کوئی کاروبار نہیں ہوتا، صرف پیسوں کی ہیرا پھیری ہوتی ہے، اس لیے جب تک نئے شرکاء کی شمولیت ہوتی رہتی ہے یہ اسکیم کام کرتی ہے اور جب نئے شرکاء کی آمد رک جاتی ہے وہیں یہ اسکیم ختم ہو جاتی ہے، اتنے وقت میں تو جعلساز کروروں کی رقم بٹور کر مارکیٹ سے غائب ہو جاتا ہے، اور بھولے بھالے انویسٹروں کے پاس آنسو بہانے کے سوا کوئی چارہ نہیں ہوتا۔

یہ غبن Charles Ponzi نامی ایک اطالوی شہری کی طرف منسوب ہے، جس نے سب سے پہلے ۱۹۲۰ میں یہ کیا تھا، اس شخص نے لوگوں سے یہ کہہ کر سرمایہ اکٹھا کیا کہ ۴۵ دن میں میں

اس پر پچاس فیصد نفع دوں گا، اور ۹۰ دن میں سو فیصد نفع دوں گا، لوگوں نے اسے خوب پیسہ دیا ،جس کی وجہ سے حسب وعدہ تھوڑی رقم ہر کسی کو دینا آسان تھا، دکھاوے کے لیے اس نے انٹر نیشنل کوپن نام سے ایک کاروبار شروع کیا، جو اٹلی سے خرید کر امریکہ میں فروخت کرتا؛؛ مگر یہ کاروبار بہت چھوٹا تھا اور زیادہ تر لوگوں کو جو رقم ہر ماہ ملتی تھی وہ اس رقم سے ہوتی تھی جو آئے دن لوگ اس میں شامل ہوتے کیوں کہ اس کے پاس مختلف ملکوں سے چھوٹے بڑے سرمایہ کار سرمایہ دیتے تھے اس طرح اس کے پاس آنے والی سرمایہ کاری کی رقم اس رقم کے مقابلہ میں کہیں زیادہ تھی جو اسے ہر ماہ دینا ہوتا تھا۔

پیرامیڈ اسکیم

پونزی اسکیم کی طرح ایک اور اسکیم ہے جسے پیرامیڈ اسکیم یعنی اہرامی اسکیم کہا جاتا ہے، اس کا ڈھانچہ اہرام مصر کی طرح ہوتا ہے اس طور پر کہ اوپر ایک بندہ ہوتا ہے، اس کے نیچے دو، پھر ہر دو کے نیچے، پھر ان میں ہر ایک کے نیچے دو، اس طرح جتنا نیچے جائیں گے افراد اتنے ہی بڑھتے جائیں گے. درج ذیل نقشہ کے مطابق:

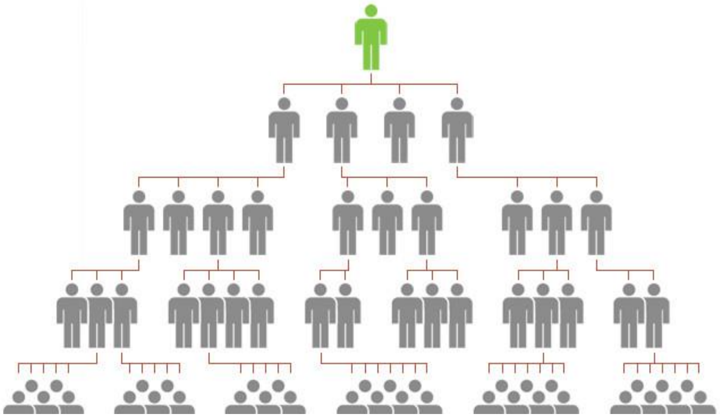

اس کا طریقہ کار بالکل وہی ہوتا ہے جو اوپر پونزی سکیم میں گذرا، فرق صرف اتنا ہے کہ نئے بندوں کو شامل کرنے کا جوکھم کمپنی خود لینے کے بجائے انویسٹروں کے سر پر ڈال دیتی ہے، کہ تم آگے کسی کو شامل کروگے تو نفع کے مستحق ہوگے ورنہ نہیں، اور یہ استحقاق کبھی دو لیول، کبھی پانچ

اور کبھی دس لیول تک بھی پہنچ جاتا ہے، یعنی تم نے کسی کو شامل کیا، اس نے کسی کو شامل کیا اس کا بھی کمیشن تمہیں ملے گا، پھر اس نے کسی کو شامل کیا تو اس کا بھی کمیشن تمہیں ملے گا، اس طرح پانچ دس لیول تک کمیشن ملتا رہے گا، اس میں مختلف درجات اور مقامات (Rank) طے کیے جاتے ہیں جو جتنے زیادہ لوگوں کو جوڑے گا وہ اتنے ہی اونچے مقام پر فائز ہوگا، اور اعلی مقامات کے لیے حسب مرتبہ مراعات اور انعام طے کیے جاتے ہیں، اس سسٹم میں جو جتنے اوپر ہوگا وہ اتنا زیادہ پیسہ بٹورتا ہے، اور جو جتنا نیچے ہوتا ہے وہ اتنا اس فراڈ کا شکار ہوتا ہے، کیوں کہ یہ اسکیم بھی اسی وقت تک کام کرے گی جب تک لوگ شامل ہوتے رہیں گے، اور ایک مرحلہ پر جاکر نئے شرکاء کی شمولیت رک جائے گی اور سسٹم کی عمارت دھڑام سے گرجائے گی؛ اس لیے کہ ایک مرحلہ ضرور ایسا آئے گا کہ جڑنے والوں کا یہ عدد پوری انسانی آبادی کو گھیر لے، مثلا ایک بندہ چھ آدمیوں کو جوڑتا ہے اور ان ٦ میں سے ہر ایک چھ بندوں کو جوڑتا ہے تو اس دوسرے لیول میں کل تعداد ۳٦ ہو جائے گی، پھر چھتیس میں سے ہر فرد چھ کو جوڑتا ہے تو تعداد ۲۱٦ ہو جائے گی یہ تیسرا لیول ہوا، اب ان دو سو سولہ میں ہر فرد چھ افراد کو جوڑتا ہے تو چوتھے لیول میں یہ تعداد ۱۲۹٦ ہو جائے گی، اس طرح ہر شامل ہونے والا فرد چھ افراد کو جوڑے تو تیرہویں لیول میں یہ تعداد موجودہ انسانی آبادی سے بھی متجاوز ہو جائے گی۔

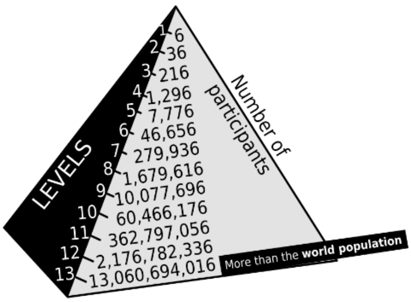

اس لیے یہ سلسلہ کبھی بھی تسلسل کے ساتھ نہیں چلتا، یہی وجہ ہے اس طرح کی اسکیم والے ایک اسکیم سے دوسری اسکیم، ایک کرنسی سے دوسری کرنسی کی طرف منتقل ہوتے رہتے ہیں اور جب دیکھتے ہیں کہ اب نئے بندوں کی شمولیت بند ہو رہی ہے تو راہ فرار اختیار کر لیتے ہیں۔

ایم ایل ایم:

اس کا فل فارم ہے ملٹی لیول مارکیٹنگ، مذکورہ بالا دونوں صورتیں بیشتر ملکوں میں جب غیر قانونی قرار دے دی گئیں تو جعلسازوں نے اس کا ایک حیلہ نکالا، وہ یہ کہ براہ راست پیسہ لینے کے بجائے کوئی پروڈکٹ اور سامان اس کے ساتھ جوڑ دیا گیا، جو کہ اپنی اصل قیمت سے کئی گنا زیادہ قیمت پر خریدنا ہوتا ہے، مثلا اشیاء ضرویہ کے سامان جو بازار میں ایک ہزار میں مل جاتا ہے یہاں انہیں وہی سامان یہاں سات ہزار آٹھ ہزار میں خریدنا پڑتا ہے، اور یہ زائد رقم اول الذکر دونوں طریقے کے مطابق استعمال کی جاتی ہے، اور حکومت اور قانون کی نگاہ سے بچنے کے لیے اندرون خانہ یہ سارا عمل جاری رہتا ہے۔

جعلسازی کے اس طرح کے کاروبار ہندوستان میں بہت زیادہ کامیاب ہیں، اس طرح کے دس ہزار سے زیادہ جعل کے واقعات اب تک رونما ہوچکے ہیں، اور آئے دن نئے نئے بھیس میں آتے رہتے ہیں۔

جیسا کہ ہم نے عرض کیا یہ غبن کرپٹو کے ساتھ خاص نہیں، بل کہ ہمارے روایتی نظام میں بھی ہوتے ہیں؛ مگر کرپٹو میں گمنامی اور حکومت کی دسترس سے آزاد ہونے کی بنا پر اس طرح کا فراڈ کرپٹو کرنسی میں بہت ہورہا ہے۔ ذیل میں کرپٹو کے کچھ اس نوع کے فراڈ کا ذکر کرتے ہیں۔

فارسیج Forsage:

یہ بلاک چین پر نصب کردہ ایک سمارٹ کنٹریکٹ ہے، جس میں آدمی کو ایک کرپٹو کرنسی خرید کر ڈپازٹ کرنا ہوتی ہے، چوں کہ یہ سسٹم بلاک چین پر نصب کیا گیا ہے اس لیے اس میں کوئی فرد کے بجائے خود سسٹم اپنا کام کرلیتا ہے، اس کا طریقہ کار بنیادی طور پر تو وہی ہے جو اوپر گذرا؛ مگر سسٹم چوں کہ بلاک چین پر خودکار طریقہ سے کام کرتا ہے اس لیے نئے آدمی کو چاہے کوئی بھی جوڑے ریوارڈ سسٹم پر دے گئے پروٹوکول کے مطابق اسی کو ملے گا جو اس کے اوپر ہے، مثلا الف سب سے اوپر ہے، اس کے نیچے ب اور ج، پھر ب کے نیچے د اور ر، اور جیم کے نیچے س اور شین،

عام دستور کے حساب سے شین کو جیم نے شامل کیا اس لیے اس کا انعام ج کو ملنا چاہیے، اور کسی نے شامل کیا تو اسے ملنا چاہیے ؛ مگر چوں کہ بلاک چین پر اسمارٹ کنٹریکٹ میں شین کے نیچے ج کا نام لکھا ہے تو ج کو ملے گا، چاہے اسے الف شامل کرے یا با یا ج، اسی لیے کہا جاتا ہے کہ اس سسٹم میں ڈاؤن لائن اور کراس لائن دونوں سے انکم ہوتی ہے، اور پورے سسٹم میں کوئی بھی فرد متحرک اور فعال رہے گا تو سسٹم چلتا رہے گا اور نفع اس کو ملے گا جو اس کے اوپر ہے۔

اس میں کام کرنے والے فرد کو ورکنگ اور کام نہ کرنے والے کو نان ورکنگ فرد کہا جاتا ہے، اور اس کے فضائل میں یہ بات بہت زور و شور سے کہی جاتی ہے کہ اس سلسلہ میں کام کرو یا نہ کرو آمدنی ہوتی رہتی ہے۔

بہر حال یہ نظام بھی پیسوں کی ہیرا پھیری والا ہی نظام ہے جس میں قمار اور غرر جیسی قباحتیں پائی جاتی ہیں اس لیے بلا شبہ یہ ناجائز اور حرام ہے۔ اس سلسلہ میں جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کا ایک فتویٰ بھی ملاحظہ فرمائیں :

"**سوال:** فورسیج Forsage ان لائن ارننگ کا شرعی حکم کیا ہے؟ جس میں یہ ہوتا ہے کہ آپ ۲۷۰۰ روپے انوسٹ کر کے کمپنی جوائن کرتے ہیں اور جس کے ریفرنس سے آپ نے کمپنی جوائن کی اس کو ۱۰۰۰ روپے ملتے ہیں اور آگے آپ نے بھی ٹیم بنانی ہوتی ہے لوگوں سے جوائننگ کروانی ہوتی ہے اور ہر ایک بندہ کو جوائن کروانے پر کمپنی آپ کو ۱۰۰۰ روپیہ دیتی ہے اور کمپنی کی اپنی کوئی پروڈکس نہیں بلکہ ۲۷۰۰ میں سے ۱۰۰۰ آپ کو ملتا ہے اور ۱۷۰۰ کمپنی کو، کیا یہ ۱۰۰۰ ہمارے لئے جائز ہے؟

جواب:

واضح رہے کہ فور سیج آن لائن کمپنی جو طریقہ کار بتایا گیا ہے اس میں شرعا دو خرابیاں پائی جاتی ہیں ایک تو اس میں جوا پایا جاتا ہے کہ کمپنی جوائن کرنے کے لیے ۲۷۰۰ روپے جمع کرتے ہیں کمپنی جوائن کرنے کے بعد ممبر کو ۱۰۰۰ روپے تب ملتے ہیں جب وہ کسی اور کو ممبر بنائے گا ورنہ ممبر کو پیسے نہیں ملیں گے دوسرا یہ کہ حقیقت میں اس کمپنی کا کوئی کاروبار نہیں ہے لہذا صورت مسئولہ میں مذکورہ وجوہات کی بناپر مذکورہ کمپنی جوائن کرنا اور نفع کمانا جائز نہیں ہے۔

فتاوی شامی میں ہے:

"لأن القمار من القمر الذي يزداد تارة وينقص أخرى وسمي القمار قمارا لأن كل واحد من المقامرين ممن يجوز أن يذهب ماله إلى صاحبه، ويجوز أن يستفيد مال صاحبه وهو حرام بالنص".
(كتاب الحظر و الاباحة ، فصل فى البيع جلد ۶ ص : ۴۰۳ ط : دار الفكر)

فقط واللہ اعلم

فتوی نمبر:۱۴۴۳۱۰۱۰۰۵۵۲

دارالافتاء : جامعہ علوم اسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن

بنوری ٹاؤن سے منسوب فار سیج کے جواز کے فتوی کی حقیقت:

اس سلسلہ میں کسی نے بنوری ٹاؤن کے تکافل سے متعلق فتوی پر ایڈیٹنگ کر کے فار سیج کے جواز کا جعلی فتوی بنالیا ہے جس پر ادارہ کی طرف سے وضاحتی بیان بھی آیا ہے:

الجامعۃ البنوریۃ العالمیۃ — دار الافتاء والقضاء
متصل سائٹ تھانہ - پی او بکس نمبر ۱۰۶۹۸ کراچی پاکستان
email: darulifta@gmail.com | web: www.onlinefatawa.com | ph: +92 0317 1118263 | fax: +92 21 3256458

سیریل نمبر: 62690
تاریخ: 05-03-2023
نام: ابو عبداللہ
پتہ:

فصل: مالی معاوضات
باب: کاروبار
کاتب:
مطلوب: 0

محترم مفتیان کرام دارالافتاء جامعہ بنوریہ عالمیہ سائٹ کراچی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! فوریج نامی کاروبار سے متعلق آپ کے دارالافتاء کی طرف منسوب ایک فتوی (سیریل نمبر26914) سوشل میڈیا پر وائرل ہوا ہے، جس میں اس کاروبار سے متعلق جواز کا حکم لکھا گیا ہے، جس کی وجہ سے کافی لوگ آپ لوگوں کے اعتماد پر اس کاروبار میں شریک ہو رہے ہیں، اس سلسلہ میں آپ حضرات سے یہ معلوم کرنا تھا، کہ یہ فتوی واقعۃ آپ کے دارالافتاء سے جاری شدہ اور مطابق اصل ہے یا محض فوٹوشاپ کے ذریعہ ایڈیٹنگ کر کے جعلی فتوی کے نسبت آپ کے ادارے کی طرف کی جا رہی ہے؟ اگر یہ فتوی جعلی ہے، تو فوریج نامی کاروبار کے بارے میں آپ حضرات کی کیا رائے ہے؟ کیا یہ کاروبار شریعت کے مطابق ہے اور اس میں انویسمنٹ کرنا جائز اور محفوظ ہے یا نہیں؟ شریعت کی روشنی میں جواب دیکر عنداللہ ماجور ہوں۔

الجواب حامداو مصلیا

سائل نے سول میں جس فتوی (سیریل نمبر 26914) کا حوالہ دیا ہے، اس سیریل نمبر پر "فوریج" نامی کاروبار کے متعلق دار الافتاء جامعہ بنوریہ عالمیہ سے کوئی فتوی جاری نہیں ہوا، اور نہ ہی اس کے علاوہ فوریج سے متعلق دار الافتاء جامعہ بنوریہ عالمیہ سے جواز کا کوئی فتوی جاری ہوا ہے، بلکہ اس سیریل نمبر پر تکافل سے متعلق پوچھے گئے سوال کا جواب جاری ہوا ہے، جس میں کچھ ناعاقبت اندیش لوگوں نے فوٹو شاپ وغیرہ کے ذریعہ ردوبدل (Editing) کر کے اس جعلی فتوی کو دار الافتاء جامعہ بنوریہ عالمیہ کی طرف منسوب کر کے اپنے مذموم مقاصد کے حصول کے لیے اس کو استعمال کیا اور عوام میں اس کی تشہیر کی، جو کہ نہ صرف یہ کہ اخروی پکڑ کا باعث ہے، بلکہ قانونا بھی ایک قابل مواخذہ جرم ہے، لہذا حکومتی مقتدر حلقوں کو چاہیے کہ اپنے فرائض منصبی کو ملحوظ رکھتے ہوئے اس طرح کے جعلسازوں کے خلاف ضابطے کی کاروائی عمل میں لائیں تاکہ ان مذموم حرکات کی روک تھام کو یقینی بنایا جاسکے اور عوام کو بھی چاہیے کہ بلا تحقیق اس طرح کے جعلی فتوؤں کی تشہیر کر کے غیر دانستہ طور پر ان جعلسازوں کے مذموم مقاصد کے حصول کا ذریعہ نہ بنیں۔

(جاری ہے)

ٹالون لائف TallwinLife:

اس کمپنی میں شمولیت کے لیے ۳۰ ڈالر (USDT) کے ذریعہ یا Tron کے ذریعہ) جمع کرنا ہوتا ہے (جو واپس نہیں ملتے) یہ تو اس کا ادنی درجہ ہے اگر اس سے اعلی درجہ میں شامل ہونا ہے ۶۰ ڈالر، کل چھ درجات ہوتے ہیں (۱) Opal (۲) Jasper (۳) Hessonite (۴) Blue Suphaire (۲) Topaz (۵) Alexander

اس میں ہر درجہ سے اوپر جانے کے لیے یہ شرط ہے کہ دو شخص کو آپ نے جوڑا ہو، یعنی

اگر تیس ڈالر لگا کر جڑتے ہیں تو آپ کو اوپال رینک مل جائے گی، اپنے نیچے دو بندوں کو جوڑنا ہوگا تبھی آپ کو جیسپر رینک ملے گی اور اس رینک میں کے لیے ۶۰ ڈالر لگا کر رجسٹریشن کرنا ہوگا (جو واپس نہیں ملیں گے) اسی طرح ہر اوپر والے درجہ تک پہنچنے کے لیے نیچے دو بندوں کو جوڑنا اور فیس جمع کرنا ہوتا ہے۔اوپر والی رینک میں انکم کی مقدار اپنی نیچے والی سے دوگنا ہوتی ہے۔

اس میں آمدنی کے پانچ طریقے ہیں:

(۱) Sponsor bonus کسی کو شامل کر کے اس سے آمدنی حاصل کرنا، جیسے الف پہلے رینک میں ب کو شامل کرے تو ب جو ۳۰ ڈالر لگائے گا اس کا نصف یعنی ۱۵ ڈالر الف کو ملے گا، اگر الف دوسری رینک میں ہے تو ب جو ساٹھ ڈالر لگائے گا اس کا آدھا یعنی ۳۰ ڈالر اسے مل جائے گا، اور گر تیسری رینک میں ہے تو ب ۱۲۰ ڈالر جو لگائے گا اس میں سے ۶۰ ڈالر الف کو مل جائے گا۔ وھلم جرا

(۲) Boosting Board اس کا ممبر بننے کے لیے ۱۵ ڈالر لگانا ہوتا ہے، اس کے بعد دو ممبر بنانے ہوتے ہیں اور ان دو ممبروں میں ہر ایک کو دو ممبر بنانے ہوتے ہیں، اگر یہ ممبر سازی ہو جاتی ہے تو ممبر ساز کو ۵۰ ڈالر مل جائیں گے۔ یعنی کمپنی کے پاس جو کل ۷۵ ڈالر آئے اس میں سے ممبر ساز کو ۵۰ ڈالر دے دیتی ہے

اس میں ایک بندہ متعدد آئی ڈی بھی بنا سکتا ہے اور کئی ایک بوسٹنگ بورڈ سے کما سکتا ہے۔

(۳) Team Building Bonus اس میں دس لیول تک ریفرل سسٹم ہے، یعنی ہم کسی کو شامل کرتے ہیں تو اس پر ہمیں ایک ڈالر ملتا ہے، پھر ہمارے نیچے والا کسی کو شامل کرے اس پر بھی ہمیں ا ڈالر ملتا ہے، پانچ لیول تک اوپال میں یہ ریوارڈ ایک ڈالر رہتا ہے، اس کے بعد ۶ سے لے کر ۱۰ تک نصف ڈالر ہو جاتا ہے، اور اگر ہم جیسپر میں ہیں تو پانچ لیول تک دو، اس کے بعد ۶ سے دس تک ا ڈالر، اسی طرح ہر اوپر والی رینک میں ریوارڈ دوگنا ہو جاتا ہے۔

(۴) Team Promotion Bonus جب ہم کسی نچلی رینک سے اوپر کی طرف ترقی کر جاتے ہیں تو ہمیں گفٹ کے نام سے ایک رقم ملتی ہے، جیسے ہم اوپال رینک میں ہیں اور جیسپر میں

پہنچے تو ۱۵ ڈالر، جیسپر سے ہیزونیٹ میں پہنچے تو ۳۰ ڈالر، ہیزونیٹ سے الیگزنڈر میں پہنچے تو ۶۰ ڈالر، الیگزنڈر سے ٹوپاز میں پہنچے تو ۱۲۰ ڈالر، اور ٹوپاز سے بلیو سفاری میں پہنچے تو ۲۴۰ ڈالر، کل ملا کر ۴۶۵ ڈالر بونس ملیں گے اگر آخری درجہ تک پہنچ گئے، جب کہ آخری رینک تک پہنچنے کے لیے کمپنی جو ہم سے فیس لے گی وہ ۱۸۹۰ ڈالر ہوں گے۔ اور ہمیں اس میں سے صرف ۴۶۵ ڈالر واپس کرے گی وہ بھی بونس کے نام سے جیسے کمپنی ہم پر احسان کر رہی ہے۔

(۵)Auto pool Bonus یہ بھی اپنی ٹیم کو اپگریڈ کرنے پر یعنی دس لیول کے تمام ممبروں کو اوپر کے درجہ تک لے جانے پر بونس کے نام سے دیا جاتا ہے، اس میں بھی حسب درجات بونس ملتا ہے۔ جس میں پہلی رینک میں پہلے سلاٹ میں ڈیڑھ ڈالر، اس کے بعد دوسرے سلاٹ میں تین ڈالر، چوتھے سلاٹ میں ۶ ڈالر اسی طرح دس تک مقدار دوگنا ہو جائے گی۔

حکم: یہ بھی اول الذکر صورت کی طرح ناجائز اور حرام ہے، غرر اور قمار جیسی قباحتوں پر مشتمل ہے، یہاں بھی محض پیسوں کی ہیرا پھیری ہے، حقیقت میں کوئی کاروبار نہیں ہے۔

میٹافورس Meta Force:

اس میں ٹیکٹائل (Tactile) پروگرام ہے، جس میں دو طرح کے میٹریکس ہیں، ایک S۶ دوسرے S۳، ایس ۶ چھ لوگوں کا سرکل ہے، ایس ۳ تین لوگوں کا سرکل ہے، ایس ۶ میں چھ لوگ آئیں گے (یعنی مخصوص رقم لگا کر سسٹم کا حصہ بنیں گے)، یعنی آپ کے ذریعہ اور آپ کے نیچے والے کے (Down line) کے ذریعہ، اسی طرح آپ کے اوپر (UP line) والے اور بغل والے (Cross line) کے ذریعہ، جب کہ ایس ۳ کے تینوں ممبر خود آپ کو ہی لانا ہوگا، اس میں کل بارہ لیول یا کہہ لیجیے بارہ سلاٹ ہیں، جب بھی کوئی بھی ایک سلاٹ کا سرکل مکمل ہو جاتا ہے تو نیا سائیکل معرض وجود میں آتا ہے، پیسوں کی تقسیم کا طریقہ یہ ہے کہ ایس ۶ کے سلاٹ کے پہلے دو ممبر کا پیسہ شامل کرنے والے کی اپ لائن کو جائیں گے یعنی اس شخص کو جائیں گے جس نے اس شامل کرنے والے کو شامل کیا تھا، اس کے بعد ۳ لوگوں کا پیسہ شامل کرنے والے کو ملے گا، خواہ ان تینوں کو اپ

لائن نے شامل کیا ہو یا کراس لائن نے یا ڈاؤن لائن نے۔اس کے بعد ایس ۳ کے تین ممبروں میں سے دو کا پیسہ اپ کو جائے گا اور ایک ممبر کا پیسہ اپ لائن کو جائے گا، اور ایک نیا سائیکل وجود میں اجائے گا، پیسوں کی تقسیم کا یہ طریقہ بلاک چین پر خودکار طریقہ سے ہوتا ہے۔ غرضیکہ اس میں بھی فقط پیسوں کا ہیر پھیر ہے اور پیرامیڈ اسکیم کی طرح اوپر والے کو پیسہ زیادہ جائے گا اور نیچے والے کو کم۔ یہاں تک کے نیچے لوگ جب آنا بند ہو جائیں گے تو خود بخود یہ سسٹم کام کرنا بند کرے گا، اسی لیے اس طرح کی اسکیموں میں جب یہ مرحلہ آتا ہے تو کمپنی کوئی نیا پلان لے کر آتی ہے، اور جب اس میں بھی کامیابی نظر نہیں آتی تو پھر کوئی نیا ٹوکن نئے نام سے لے آتی ہے، اس کا فاؤنڈر Lado Okhotnikov ہے، جس نے پہلے فارسیج لایا، اور جب اس میں ناکامی ہاتھ آئی تو میٹافورس لانچ کیا۔

حکم: ناجائز اور حرام ہے، غرر اور قمار پر مشتمل محض پیسوں کی ہیرا پھیری کا نظام ہے، درمیان میں کوئی کاروبار نہیں جس کا نفع تقسیم ہو۔

پی ایل سی الٹیما PLC Ultima:

اس کمپنی میں شرکت کے لیے ایک مخصوص رقم جو کہ کافی زیادہ ہوتی ہے دینی ہوتی، اس میں انکم کے دو طریقے ہوتے ہیں غیر فعال آمدنی Passive income اور فعال آمدنی Active income

Active Income فعال انکم کا مطلب یہ ہے کہ کسی کو جوڑا جائے اور جس بندہ کو جوڑا جائے گا اس کے لیے ہوئے پیکیج (لگائی گئی رقم) کا بیس فیصد ملے گا، جیسے اگر وہ گیارہ ہزار کا پیکیج لیتا ہے تو اس کا بیس فیصد یعنی ۲۲۰۰ روپے ملیں گے۔ دوسرے لیول میں سات فیصد، تین سے پانچ لیول تک تین فیصد، چھٹے لیول سے ۱۵ لیول تک ایک فیصد۔ اس کے بعد یہاں پر بھی جتنے زیادہ افراد جوڑے جائیں گے اس کے اعتبار سے رینکنگ ملے گی، اور بونس ملے گا، مثلاً اگر کسی کی ٹیم وہ دو سے لوگ پانچ لاکھ تک کی رقم لگاتے ہیں تو Jade رینک مل جاتی ہے، اور اس میں ۱۰۰ یورو کا پی ایل سی

ملے گا، اور دس لاکھ تک لوگ رقم لگاتے ہیں تو Pearl کی رینکنگ ملتی ہے اور اس میں دو سو یورو ملتے ہیں، اس طرح بہت اوپر تک درجات اور مقامات ہیں۔

غیر فعال انکم Passive Income: اس طریق میں کوئی ایک پیکیج خریدنا ہوتا ہے، مثلا گیارہ ہزار کے پی ایل سی کوائن، پھر اسے کمپنی کو دینا ہوتا ہے، کمپنی اسے تھوڑا تھوڑا کر کے سال بھر کے اندر کوائن میں اضافہ کر کے دیتی ہے، جیسے گیارہ ہزار کا پیکیج لیا جائے تو ۰.۰۲ الٹیما کوائن ملتے ہیں اور ہر ماہ ۰.۰۰۹ کوائن ملتے ہیں جو سال کے اخیر تک ۰.۱۰۸ ہو جاتے ہیں۔

دیکھا جائے تو یہاں بھی حقیقت میں وہی پونزی اسکیم والا طریقہ ہے؛؛ مگر کمپنی کا بیانیہ یہ ہے کہ ہم کوائن کی کھیتی کرتے ہیں، یعنی ہر ماہ جو رقم دی جارہی ہے وہ لگنے والی فصل ہے، جو دھیرے دھیرے تیار ہورہی ہے اور جو گیارہ ہزار کے کوائن لگائے ہیں وہ بیج کے درجہ میں ہیں۔ اور جب یہ کھیتی ہے تو کھیتی کے لیے کھیت ضروری ہے اس کے لیے کمپنی نے اپنا ایک ایپلیکیشن لانچ کیے ہوئے ہے جس کو گیارہ ہزار کا کرایہ دے کر سال بھر کے لیے لینا ہوتا ہے۔ یہ کھیت بس ایک ڈیجیٹل ایپ ہے جس میں ہر ماہ ملنے والی رقم کی مقدار سمارٹ کنٹریکٹ کے ذریعہ لکھ کر جاتی ہے جسے بعد میں نکالا جاسکتا ہے۔

نوٹ: اسے بٹ کوائن مائننگ سے موازنہ کر کے کہا جاتا ہے کہ جس طرح بٹ کوائن میں مائننگ (کان کنی) کی وجہ سے نئے کوائن جنم لیتے ہیں اسی طرح یہاں فارمنگ (کاشت) سے نئے کوائن پیدا ہوتے ہیں جب کہ بٹ کوائن میں مائننگ کے لیے کوئی رقم لاک نہیں کرنی پڑتی ہے، اپنے کمپیوٹر کو بلاک چین سسٹم سے جوڑ دینا ہوتا ہے اور جب بھی کمپیوٹر ٹرانزیکشن کی تصدیق کرلیتا ہے تو اسے نئے کوائن مل جاتے ہیں جس کے پاس بٹ کوائن کا ایک ستوشی بھی نہ ہو وہ بھی کمپیوٹر ہارڈ ویر سسٹم لگا کر مائننگ کر سکتا ہے۔ جب کہ پی ایل سی کی ویب سائٹ کے مطابق یہ بھی پروف آف ورک پر کام کرتا ہے پھر رقم لگانے کے کیا معنی؟ نیز بٹ کوائن مائننگ درحقیقت ٹرانزیکشن کی تصدیق کرنے کا عوض ہوتا ہے، جب کہ یہاں کوئی ایسا عمل نہیں ہوتا جس کی اجرت

اس ملنے والی رقم کو قرار دیا جائے، نیز کسی عمل کی اجرت عمل کے تناسب سے ہوتی ہے، اور یہ کسی کو پتہ نہیں ہوتا کہ مستقبل میں کس کو کتنے عمل کا موقع ملے گا اور اس کو کتنی اجرت ملے گی، پھر پورے تیقن کے ساتھ متعین نفع دینے کا کیا معنی؟ کاشت کاری میں بھی فصل کا آنا اور سلامت رہنا پھر اس کی کیا قیمت ہوگی اس کے بارے میں کوئی پہلے سے حتمی بات نہیں کہی جاسکتی، پھر تیقن کے ساتھ متعین نفع دینے کا کیا معنی؟ اس کا مارکیٹ کیپ اور سرکولیٹنگ سپلائی بھی بیان نہیں کی گئی ہے یہ بھی ایک فراڈ کی علامت ہے کیوں کہ صارفین اس سے رسد اور طلب کا اندازہ لگاتے ہیں۔

اس کا بانی Alex، جرمنی کا باشندہ ہے، اس سے پہلے اس شخص نے پی ایل سی لانچ کیا تھا، جب اس میں ناکامی ہاتھ آئی تو جعلسازوں کے دستور کے مطابق نئ کرنسی پی ایل سی الٹیما جاری کی؛ مگر اس کا حشر بھی وہی ہو رہا ہے جو پہلے کا ہوا۔

حال ہی میں اس نے پی ایل سی الٹیما میں کوائن سپلٹ نامی ڈی فائی سسٹم کا ایک پروگرام شروع کیا ہے، جس میں اگر کسی کو شریک ہونا ہے تو پہلے اسے اس سسٹم کا لائسنس خریدنا ہوگا، پھر کچھ کوائن خرید کر اسے لاک کرنا ہوگا۔

ڈی فائی کے بارے میں ہم پیچھے بتا چکے ہیں کہ یہ روایتی بینکنگ سود کی طرح سودی نظام ہے جس میں کرپٹو (پی ایل سی الٹیما) کوائن کی شکل میں سودی قرض فراہم کیے جائیں گے، بینک کو سودی قرض لینے کے لیے لوگوں سے پیسہ اکٹھا کرنا پڑتا ہے اور جو انہیں یہ رقم فراہم کرتے ہیں ان کو حاصل کردہ سود میں سے بینک کچھ دیتا ہے، اگر یہاں واقعی سودی قرض کے لیے سرمایہ اکٹھا کرنے کا پلان ہے تو رقم جمع کرنے والوں سے لائسنس کے نام پر پیسہ لینے کا کیا معنی؟ کیا کوئی بینک اپنے اکاؤنٹ ہولڈروں سے لائسنس کے نام پر اتنی بڑی رقم اکٹھا کرتی ہے، اور اگر کرے تو کیا وہاں کوئی اپنا پیسہ اکاؤنٹ میں رکھے گا۔ اس کے علاوہ یہ بات بھی پی ایل سی کوائن میں دیکھنے کو ملی ہے جب بھی کوئی اپڈیٹ آتی ہے اور اس کا ریٹ اوپر جاتا ہے تو جو پرانے انویسٹر ہیں انہیں بیچ کر اپنی رقم نکالنا ہوتی ہے تو پیسہ نکالنے (Withdrawal) کا آپشن بند کر دیا جاتا ہے۔

حکم: ناجائز اور حرام ہے، غرر اور قمار کی قباحتوں پر مشتمل ہے جہاں پیسوں کی ہیرا پھیری ہے، دکھاوے کے لیے کمپنی کے پاس کچھ کاروبار بھی ہیں؛؛ مگر یہ ملنے والا نفع ان سے حاصل شدہ نہیں، کیوں کہ وہ کاروبار اتنے وسیع پیمانہ پر نہیں ہے جو اتنا نفع دے سکے، علاوہ ازیں کوئی بڑی سے بڑی ملٹی نیشنل کمپنی بھی نقصان نہ ہونے کی سو فیصد گیارنٹی نہیں لیتی اور نہ یہ حتمی طور پر کہہ سکتی ہے کہ ہر ماہ متعین طور پر اتنا نفع ملے گا جب کہ یہ کمپنی شامل ہوتے ہی ہر ماہ کا نفع کھاتے میں کرنسی کی یونٹ کی شکل میں درج کر دیتی ہے جس کو اس کے معینہ وقت پر نکالا جا سکتا ہے۔

STAٹوکن:

ایس ٹی اے ٹوکن ستمبر ۲۰۲۱ میں وجود میں آیا، اس کے فاؤنڈر کا دعوی ہے کہ ہمارا منصوبہ سولار سے وابستہ ٹیکنالوجی میں سرمایہ کاری کرنا ہے، اس میں بھی فارمنگ کا نظام ہے، یعنی ایک مخصوص رقم سے ایس ٹی اے ٹوکن خریدیے ہر ماہ کچھ فیصد ملتا رہے گا، اس کو لوگ سٹیکنگ کہتے ہیں؛؛ مگر حقیقت میں یہ اسٹیکنگ نہیں ہے، اس میں وہی ایم ایل ایم سسٹم ہے جو اوپر کی کرنسی میں گذرا، حال ہی (اگست ۲۰۲۳) میں ہندوستان میں اس کا نمائندہ گرتیج سنگھ کو پولیس نے گرفتار کیا اور ایک ہزار کروڑ کے اسکیم کا پردہ فاش کیا۔

بٹ کنیکٹ Bitconnect:

فروری ۲۰۱۶ میں ستیش کمبھانی نامی ایک شخص نے ایک کرپٹو ایکسچینج بٹ کنیکٹ (BCC) کے نام سے جاری کیا، ۸ نومبر ۲۰۱۶ میں بھارت میں ایک ہزار اور پانچ سو کے نوٹ بند ہوئے، اس وقت موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اس نے اپنی کرنسی Bcc جاری کی، نیز اس نے قرض فراہم کرنے کا ایک نظام بنایا، جس میں لوگوں کو بی سی سی خرید کر کے ۱۲۰ سے ۲۹۹ دن تک لاک کر کے رکھنا ہوتا تھا، جس کو ایک معینہ میعاد سے پہلے نکال نہیں سکتے، البتہ ہر روز جو شرح سود ملتی تھی اس کو نکال سکتے تھے، لوگوں کو سالانہ ۴۲۰ فیصد تک سود ملنے کا وعدہ کیا گیا تھا، لوگوں نے اس پر بھروسہ کیا، اور اس میں ریفرل انکم اور پونزی اسکیم کا طریقہ تھا، دھیرے دھیرے لوگ بڑھتے گئے اور

کمیونٹی بہت بڑھ گئی، تو ایتھیریم کے فاؤنڈر وٹالک بوٹیرین اور چارلی لی لائٹ کوائن کے فاؤنڈر نے اس پر آواز اٹھائی، اس کے بعد برطانوی حکومت اور ٹیکساس سیکورٹی بورڈ نے اسے نوٹس بھیجا، جس سے لوگوں کے اعتماد میں کمی آئی اور آتی چلی گئی، جس کے بعد نئے افراد آنا بند ہوگئے اور اس کرنسی کی ویلیو ختم ہونے لگی، کیوں کہ ایک پونزی اسکیم محض لوگوں کے بھروسہ پر چلتی ہے اور اس میں جب بھی نئے افراد آنا بند ہو جاتے ہیں (اور یہ لازما ایک مرحلہ پر جاکر ہوتا ہے) تو اسکیم کی پوری عمارت منہدم ہو جاتی ہے اور اس کی حقیقت طشت از بام ہو جاتی ہے، جب لوگوں کو اس کے فراڈ کا احساس ہوا تو لوگوں نے اپنی کرنسیاں نکالنے کی کوشش کی؛؛ مگر وہ ناکام رہے۔

یو ایس ڈی ٹی تھنڈر USDT Thunder

اس کا بانی Maurice Bergl ہے ،اس کے لیے پندرہ ڈالر کا پیکیج لینا ہوتا ہے، اور اسے لاک کرنا ہوتا ہے جس میں ساٹھ دن تک روزانہ ایک ڈالر ملتا رہے گا، یعنی ۱۵ ڈالر کے ساٹھ دن میں ۶۰ ڈالر ہو جائیں گے۔اس میں بھی آمدنی کا طریقہ معمولی ترمیم کے ساتھ وہی ہے جو اوپر گذرا، جیسے **۱:** Global Team bonus اس میں اپنے نیچے ۴۰ افراد تک ہر فرد سے اس کی لگائی ہوئی رقم سے ایک فیصد ملے گا، **۲:** Referral Team Bonus ریفرل ٹیم بونس میں ۱۵ لیول تک ملتا ہے جس میں پہلے لیول (براہ راست خود سے جڑنے والے) سے ۲۰ فیصد، اس کے بعد دو سے تیسرے لیول سے پانچ فیصد، پھر ۴ سے ۱۰ تک ہر لیول سے ۲ فیصد، اس کے بعد ۱۱ سے ۱۴ تک ہر لیول سے ایک فیصد، اور آخری لیول سے ۱۵ فیصد ملتے ہیں۔ **۳:** Team Withdrawal Bonus اس کے ٹیم ودراول بونس میں بھی ۱۵ لیول تک ملتا ہے جس کا طریقہ بعینہ وہی ہے جو ریفرل ٹیم میں ہے صرف اس میں ایک زائد شرط ہے وہ یہ ہے کہ اپنا بونس نکالنے کے لیے پانچ لیول تک ایک ممبر براہ راست جوڑنا ضروری ہے، اسی طرح چھٹے لیول سے گیارہویں لیول تک کم از کم دو ممبر براہ راست جوڑنا ضروری ہے، اسی طرح بارہویں اور تیرہویں کے لیے بھی کم از کم دو ممبر خود جوڑنا ضروری ہے، پھر اسی طرح چودھویں پندرہویں بونس کے لیے بھی ایک ممبر جوڑنا ضروری ہے، یعنی اس میں

پندرہ لیول تک ملے ہوئے بونس کے لیے پانچویں، گیارہویں، تیرہویں اور پندرہویں لیول پر خود کسی ممبر کو جوڑنا ضروری ہے۔ ۴: **Thunder Club Bonus** میں دس ممبر براہ راست جوڑنا ہوتے ہیں جس کمپنی ہفتہ واری اپنے ٹن آور کا دس فیصد دیتی ہے بشرطیکہ یہ دس بندوں کی تکمیل ایک ہفتہ میں ہو جائے، ورنہ پانچ فیصد۔ ۵: **Reward Bonus** اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر دس ممبر براہ راست بناتے ہیں تو ۲ڈالر کا بونس ملے گا، ۵۰ ممبر پر ۲۵ڈالر، ۲۵۰ڈالر پر ۵۰ ڈالر، اسی طرح جتنے زیادہ ممبر ہوں گے اتنا ہی زیادہ ریوارڈ بونس ملتا رہے گا۔ ۶: **Loyalty Bonus** اگر آپ کی آمدنی ایک ہزار ڈالر تک پہنچ جاتی ہے تو Star rank ملتی ہے جس پر روزانہ ایک ڈالر بونس ملتا ہے اور جس کا پچاس فیصد نکال سکتے ہیں، اگر آمدنی ۵۰۰۰ڈالر کی ہو جاتی ہے Second star rank ملتی ہے، جس پر روزانہ دو ڈالر ملتے ہیں جس کا ساٹھ فیصد نکال سکتے ہیں، اور اگر آمدنی پندرہ ہزار ڈالر تک پہنچ جاتی ہے تو Third star rank ملتی ہے جس پر ۳ڈالر یومیہ ملتے ہیں جس کا ۷۰ فیصد نکال سکتے ہیں، اگر انکم پچیس ہزار ڈالر تک پہنچ جاتی ہے تو Fourth star rank ملتی ہے جس پر ۴ ڈالر یومیہ ملتے ہیں جس کا ۷۰ فیصد نکال سکتے ہیں، اور اگر پچاس ہزار تک انکم پہنچ جائے تو Five star rank ملتی ہے جس پر پانچ ڈالر یومیہ ملتے ہیں جس کا ۸۰ فیصد نکال سکتے ہیں، ان سب میں بھی یہ شرط ہے کہ ایک ہفتہ میں براہ راست کوئی ممبر بنایا ہو۔ ۷ **Staking Bonus** اس میں پچیس ڈالر سے شروعات کر سکتے ہیں، یعنی اس اسکیم میں داخل ہونے کے لیے کم از کم ۲۵ڈالر لگانے ہوں گے، اسی طرح نیچے والا فرد بھی پچیس ڈالر سے لے کر جتنی زیادہ رقم لگانا چاہے لگا سکتا ہے، اس میں خریدے گئے ڈالر کو روک کے رکھنا ہوتا ہے جس کو کمپنی اسٹیکنگ سے تعبیر کرتی ہے، اور یہ جتنے زیادہ دنوں کے لیے روکا جائے گا اتنا زیادہ بونس ملے گا، جیسے اگر ساٹھ دن کے لیے روکتا ہے تو ایک فیصد یومیہ ملے گا، اور ۹۰ دن کے لیے کرتا ہے تو ڈیڑھ فیصد بونس یومیہ ملے گا، اور اگر ۱۲۰دن کے لیے روکتا ہے تو دو فیصد کا بونس یومیہ ملے گا، اور اگر ۱۸۰دن کے لیے روکے رکھتا ہے تو ۳ فیصد کا بونس یومیہ ملے گا۔ ۸: **Team Staking Bonus** اس میں اپنے نیچے دس لیول تک اسٹیکنگ

کرنے والوں سے بونس ملتا ہے جس میں پہلے لیول کی سٹیکنگ کا چالیس فیصد، دوسرے لیول سے بیس فیصد، تیسرے لیول سے دس فیصد، اس کے بعد چوتھے سے آٹھویں لیول تک پانچ فیصد، نویں لیول پر تین فیصد، اور دسویں لیول پر دو فیصد؛ مگر ان سب لیول میں خود ایک ممبر بنانا بھی شرط ہے، نیز اگر اپنے نیچے کسی بھی لیول کے ممبر کی اسٹیکنگ کی گئی رقم کی مقدار اپنے سے کم ہے تو ملنے والا کمیشن نصف ہو جائے گا۔

حکم: یہاں بھی پیرامیڈ اور پونزی اسکیم والا طریقہ ہے جو کہ ناجائز و حرام ہے۔ یہاں یہ بھی ملحوظ رہے کہ اسٹیکنگ کا جو لفظ یہاں استعمال کیا جارہا ہے وہ ایتھیریم کی اسٹیکنگ سے بالکل مختلف ہے جس کو ہم نے جائز لکھا ہے، ایتھیریم میں اسٹیکنگ میں جو رقم ملتی ہے وہ دراصل ٹرانزیکشن کی تصدیق پر ملتی ہے اور جو رقم روک کے رکھنا ہوتی ہے وہ اس لیے تاکہ تصدیق کنندہ فراڈ نہ کرے، کیوں کہ اگر وہ فراڈ کرے گا تو اس کی روکی گئی پوری کرنسی ضبط کرلی جائے گی، جب کہ یہاں کسی طرح کے کسی عمل کی اجرت نہیں ہے بل کہ اپنی کرنسی خرید کر کمپنی کے ہاتھ میں دے کر بیٹھ جانے کو اسٹیکنگ سے تعبیر کیا جارہا ہے، اس کا طریقہ ماقبل میں ذکر کیے گئے پیرامیڈ اسکیم اور ایم ایل ایم سے مختلف نہیں ہے۔

کیش کوائن Cash Coin:

اس کرنسی کے بنانے والے نے لوگوں سے کہا کہ کیش کوائن خرید کر ہمارے پاس اسٹیک کردو، ہر ماہ دس فیصد نفع دیں گے، ہندوستان کے بڑے بڑے شہروں جیسے سورت ناگپور میں بڑے بڑے پروگرام کیے گئے اور لوگوں کو یہ کہا گیا کہ کیش کوائن کی قیمت بٹ کوائن سے بھی اوپر جانے والی ہے، نیز بٹ کوائن مائننگ میں کافی خرچ آتا ہے اس لیے کیش کوائن اس کی جگہ لینے والی ہے، اس طرح لوگ ان کے جھانسہ میں آنے لگے، اس میں بھی ملٹی لیول مارکیٹنگ کا طریقہ رکھا گیا لوگ خود بھی پھنستے گئے اوروں کو بھی پھنساتے گئے، زیادہ لوگوں کو جوڑنے پر کار وغیرہ دینے کا بھی لالچ دیا۔ کچھ ماہ بعد کمپنی والے فرار ہوگئے؛ مگر دہلی پولیس نے چھان بین کر کے ان لوگوں کو گرفتار

کر لیا۔

سلیشیس Celsius:

یہ ایک کریپٹو میں قرض فراہمی کا ایک پلیٹ فارم تھا، جہاں کریپٹو کی خرید وفروخت کے علاوہ اپنے پاس کوئی کریپٹو کرنسی ہے تو اسے گروی رکھ کر قرض فراہم کیا جاتا تھا، ایلیکس نامی ایک شخص اس کا فاؤنڈر تھا، یہ بینک کی طرح لوگوں سے کریپٹو کرنسی جمع کرتے اور دوسروں کو اسے سودی قرض پر دے دیتے، شرح سود ان کی ۱۸٪ تھی جو کہ بینکوں سے بہت زیادہ تھی اس لیے لوگوں نے ان کو خوب پیسہ دیا، ۲۰۱۷ میں اس کی شروعات ہوئی ۲۰۲۰ اور ۲۰۲۱ میں یہ پلیٹ فارم اپنے عروج پر تھا اس وقت ان کے پاس ۳۰ بلین ڈالر کی مالیت تھی، اور ان کے کسٹمرس ۱.۷ ملین تک پہنچ چکے تھے، اتنی بڑی مقدار میں فنڈ ہونے کی وجہ سے ان کا دعوی تھا کہ یہ روزانہ تین ملین ڈالر سود کمارہے ہیں، انہوں نے پونزی اسکیم کا طریقہ بھی اپنایا، نئے لوگوں جوڑنے کی ترغیب دی جاتی اور نئے شامل ہونے والوں سے ملنے والی رقم دوسروں کو سود کے نام پر ادا کرتے۔علاوہ ازیں انہوں نے ایسے جگہ پر پیسے لگائے جو غیر محفوظ تھے اور وہاں سے لوگوں کی رقم ہیک ہو گئی۔

بی لو نیٹ ورک B love Network:

اس کا فاؤنڈر عمر خان نامی ایک شخص ہے، کو فاؤنڈر ہے شیخ مروان بن محمد بن راشد المکتوم، اسے کے سی ای او ہیں نول کشور، یہ کمپنی پہلے بی ایف آئی سی ٹوکن لائی، اس کے بعد بی ایل وی لیکر آئی، اس میں انکم کے دو طریقے ہیں، (۱) اس میں پہلا طریقہ یہ ہے کہ اس کی ایپ لوڈ کی جائے وہاں دل کا ایک نشان بنایا گیا ہے اسے ایکٹیو رکھنے کے لیے روزانہ ایک بار چ کیا جائے، اس کے نتیجہ میں روزانہ ایک بی ایل وی ٹوکن ملے گا، پانچ سو دن مکمل ہونے کے بعد اسے آپ نکال سکتے ہیں، کمپنی کا کہنا یہ ہے کہ ۵۰۰ دن کے بعد اسے پچاس ایکسچینجوں پر لسٹ کرا کر ۲ ڈالر تک قیمت پہنچانے کی ذمہ داری ہم لیتے ہیں۔(۲) کم از کم سو ٹوکن خرید کر اسے پانچ سو دن تک اسٹیک کر دیا جائے، اس کے عوض میں روزانہ ایک فی صد انعام ملے گا، پانچ سو دن مکمل ہونے کے بعد اسے نکال سکیں گے،؛ مگر

اس کے لیے کمپنی نے واضح کر دیا کہ ہے یہ انعام اسی وقت ملے گا جب مزید لوگوں کو جوڑا کرے، اس میں اگر کسی کو کوئی شخص جوڑتا ہے تو اسے ۱۰٪ انعام ملے گا۔ اس کے علاوہ ڈاؤن لیول میں پندرہ لیول تک ڈاؤن لائن ریوارڈ کا سسٹم ہے، جس کا نام ہے Associate Rewards ہے، اس میں پہلے لیول میں ۲۰ فیصد (یعنی آپ کے ذریعہ جو بندہ شامل ہوا اسے روزانہ جتنے ٹوکن مل رہے ہوں گے اس کا بیس فیصد)، دوسرے لیول پر ۱۲ فیصد، تیسرے لیول پر پانچ فیصد، چوتھے لیول پر ۴ فیصد، پانچویں لیول پر تین فیصد، ۶تا۱۲ہر لیول پر ۲ فیصد، پھر تیرہویں لیول پر ۳ فیصد، چودہویں لیول پر ۴ فیصد، پندرہویں لیول پر ۵ فیصد۔ لیکن ہر لیول کو حاصل کرنے کے لیے کچھ معین مقدار میں بی ایل وی ٹوکن کا ہونا ضروری ہے، چناں چہ پہلے لیول کے لیے ہزار ٹوکن، تیسرے لیول تک پہنچنے کے لیے دس ہزار ٹوکن، پانچویں لیول تک رسائی کے لیے بیس ہزار ٹوکن، ساتویں لیول تک رسائی کے لیے تیس ہزار ٹوکن، دسویں لیول تک کے لیے پچاس ہزار ٹوکن، بارہویں لیول تک کے لیے ستر ہزار ٹوکن اور پندرہویں لیول تک رسائی کے لیے ایک لاکھ پی ایل سی ٹوکن اپنے پاس ہونا ضروری ہے۔

یہ کمپنی اپنے بلاک چین بی ایف آئی سی پر کام کرتی ہے، اور یہ انہیں کے ایکسچینج XchangeoOn.io پر دستیاب ہے۔

حکم: ناجائز اور حرام ہے، مذکورہ بالا اسکیموں کی طرح یہ بھی غرر اور قمار پر مشتمل ہے۔

بلیٹو Bulleto:

یہ بھی بی لو والوں کا پروجیکٹ ہے جس میں Co matrix کا نظام ہے، اس میں دو طرح کا سلوٹ ہے، (۱) A کلب (۲) B کلب۔ اے کلب فعال انکم کا ذریعہ ہے یعنی اس میں آمدنی اسی وقت ہوگی جب آپ کام جاری رکھیں گے، یعنی اس سے لوگوں کو جوڑتے رہیں گے۔ بی کلب کا مطلب ہے جس میں ورکنگ کے بغیر بھی آمدنی ہوتی۔ کل آٹھ سلوٹ ہوتے ہیں، اس کو خریدنے کے لیے پہلے آپ کو ان کا پہلا کوائن بی ایف آئی سی کو خریدنا ہوگا، پھر اس سے B bond (بی ٹی سی بونڈ) کو

خریدنا ہوگا، پھر اس کے ذریعہ Bulleto کو خرید سکتے ہیں۔اے کلب میں چھ سلوٹ ہیں، اس کی تفصیل یہ ہے کہ اگر آپ خریدتے ہیں تو آپ کے بعد چھ لوگ جو آئیں گے ان کا ایک گروپ ہوگا، آپ کے نیچے دو فرد ہوں گے اور ان میں سے ہر ایک کے نیچے دد دو فرد ہوں گے اس طرح کل چھ افراد پر مشتمل ایک سلاٹ ہوگا، اور پیسوں کی تقسیم اس طرح ہوگی کہ کہ آپ کے بعد دو فرد جو آئیں گے اس کا پیسہ آپ سے اوپر والوں (Up Line) کو جائے گا، اور ان دو کے نیچے جو کل چار فرد ہیں ان میں سے تین کی انکم آپ کو ملے گی اور چوتھے فرد کی انکم کسی کے پاس بھی جاسکتی ہے، یہ پہلا سلاٹ ہے، دوسرے سلاٹ میں بعینہ یہی نظام ہے فرق صرف اتنا ہے کہ اس کی قیمت پہلے والے سے دوگنا ہے۔ B Club میں ۱۴ لوگوں کا ایک سلاٹ ہوتا ہے جس کی ترتیب کچھ اس طرح ہوتی ہے کہ آپ کے نیچے دو فرد، پھر ان دو کے نیچے دد دو فرد، پھر ان میں سے ہر ایک (کل چار) کے نیچے دو فرد، اس میں پیسوں کی تقسیم کا طریقہ یہ ہے کہ آپ کے ذریعہ شامل ہونے والے دونوں بندوں کا پیسہ آپ کے اوپر والوں کو جائے گا، اور ان دونوں کے نیچے شامل چاروں کا پیسہ آپ کو ملے گا، اور ان چاروں کے نیچے شامل ہونے والے آٹھ لوگوں میں چار کا پیسہ آپ کو، ایک کا پورے گروپ میں کسی کو بھی مل جائے گا، باقی تین کا ان کے نیچے جو لوگ شامل ہوں گے انہیں ملے گا، اسی وجہ سے کہا جاتا ہے کہ اس میں کام کیے بغیر بھی انکم ہوتی ہے۔ یہاں بھی اے کلب کی طرح کل آٹھ سلاٹ ہیں ان سب کا ایک ہی جیسا سسٹم ہے فرق صرف قیمت کی زیادتی کا ہے۔

حکم: اس کا طریق بھی اسی پیرامیڈ اور پونزی اسکیم والا ہے جو قمار اور غرر پر مشتمل ہونے کی وجہ سے ناجائز حرام ہے۔

ایم کوائن Mcoin:

یہ Mether world پروگرام کا ایک حصہ ہے، ۲۰۲۰ میں محمد کراسو نامی ایک شخص نے اسٹونیا میں اس کی بنیاد ڈالی، میتھر ورلڈ جہاں فورکس ٹریڈنگ، کرپیٹو ٹریڈنگ ہوتی ہے، جس کا اپنا والیٹ بھی ہے، اس نے اپنا بلاک چین بھی بنالیا ہے، اس کا اپنا کوائن ہے ایم کوائن، اس کے الگ

الگ پیکیج ہیں، (۱) Education Package میں الگ الگ پیکیج ہیں ان میں کوئی بھی ایک پیکیج لے کر ٹریڈ یا اسٹیک کر سکتے ہیں، ۳۰ ڈالر میں براونز پیکیج سے سبسکرپشن کر سکتے ہیں، سلور پیکیج میں اسٹارٹر ہے ۹۰ ڈالر کا، سٹینڈر ہے ۲۷۰ ڈالر کا اور پلاٹینم ہے ۴۵۰ ڈالر کا، گولڈ پیکیج میں ایکس کلوزیو ہے،اس کے بعد ۹۰ ڈالر سے لیکر ساڑھے چار لاکھ ڈالر تک کے الگ الگ پیکیج ہیں، اپنی حیثیت کے حساب سے جو شخص جو پیکیج لینا چاہے لے سکتا ہے، اس پیکیج کو خریدنے کے بعد اسے دو سال کے لیے روک کے رکھنا ہوتا ہے جس کو یہ لوگ اسٹیکنگ سے تعبیر کرتے ہیں، اس میں اسٹیکنگ کے دو طریقے ہیں (۱) فکس اسٹیکنگ اسے میں اسٹیک کی گئی رقم کا ڈھائی سو فیصد سے چار سو فیصد تک دوسال میں ملتا ہے (۲) سمارٹ سٹیکنگ اس میں اپنی اسٹیک کردہ رقم کا دیڑھ سو فیصد سے تین سو فیصد دوسال میں ہفتہ واری قسطوں پر ملے گا۔

اس کے علاوہ اس میں بھی مختلف قسم کے بونس ہیں جیسے (۱) Introduction Bonus اگر آپ کی تشکیل سے کوئی بندہ ۳۰ ڈالر کا (سب سے چھوٹا پیکیج) لیتا ہے تو اس میں سے ۱۵ ڈالر آپ کو ملیں گے (۲) Advisory Bonus اس میں نوے ڈالر کا سٹارٹر پیکیج لینا ہوتا ہے، جس میں آٹھ لیول تک انکم ہوتی ہے، آپ کے نیچے جو براہ راست ہوگا اس سے ایک ڈالر، اس کے بعد سات لیول تک ۵۰ سینٹ (نصف ڈالر) اور آٹھویں لیول سے ایک ڈالر ملتا ہے۔ (۳) Direct referral Bonus اگر آپ اوپر ذکر کیے گئے ایجوکیشنل پیکیج میں کسی بھی پیکیج سے کسی کو جوڑتے ہیں تو اس کا دس فیصد آپ کو ملے گا۔ ۴ Residual Bonus یہاں اٹھارہ لیول تک انکم ہوتی ہے جس میں پہلے لیول سے ایک فیصد، دوسرے لیول سے دیڑھ فیصد، تیسرے لیول سے دو فیصد، چوتھے لیول سے ڈھائی فیصد، پانچویں لیول سے تین فیصد، چھٹے لیول سے ڈھائی فیصد، ساتویں لیول سے ۲ فیصد، آٹھویں لیول سے دیڑھ فیصد، پھر نو سے اٹھارہ لیول تک ایک فیصد بونس دیا جاتا ہے۔ ۵ Team Building Bonus آپ کی تشکیل سے جو ٹیم بنی ہے اور سسٹم سے جڑی ہے ان کے لگائے ہوئے سرمایہ کے حساب سے الگ الگ درجے (Rank) ہیں اور اسی حساب یہ بونس دیا جاتا ہے، جو کہ اپنی ٹیم کے سرمایہ سے پانچ

فیصد سے لے کر پچیس فیصد تک ہوتا ہے، جیسے ایگزیکیٹو رینک میں ۱۵۰۰ڈالر کی سرمایہ کاری (خواہ خود کی ہو یا ٹیم کی) پر ۵ فیصد ملتا ہے، سینئر ایگزیکیٹو میں (جس کے نیچے ایک ایگزیکیٹیو ہو) ۵۰۰۰ڈالر کی سرمایہ کاری پر سات فیصد ملتا ہے، مینیجر رینک (جس کے نیچے دو سینیئر ایگزیکیٹو اور ایک ایگزیکیٹیو ہو) میں پندرہ ہزار ڈالر کی سرمایہ کاری پر ۹ فیصد ملتا ہے، سینئر مینیجر (جس کے تحت دو منیجر اور ایک سینئر ایگزیکیٹیو ہو) میں ۴۰۰۰۰ کی سرمایہ کاری پر ۱۱فیصد ملتا ہے، ڈائمنڈ رینک (جس کے تحت دو سینئر منیجر اور ایک منیجر ہو) میں ۷۵۰۰۰ کی سرمایہ کاری پر ۱۳ فیصد ملتا ہے، بلیو ڈائمنڈ (جس کے تحت دو ڈائمنڈ اور ایک سینئر منیجر ہو) میں دو لاکھ ڈالر کی سرمایہ کاری پر ۱۵ فیصد دیا جاتا ہے، ڈائریکٹر (جس کے تحت دو بلیو ڈائمنڈ اور ایک ڈائمنڈ ہو) پانچ لاکھ ڈالر کی سرمایہ کاری پر اٹھارہ فیصد ملتا ہے، پریزیڈنٹ (جس کے تحت دو ڈائرکٹر ہوں) میں ایک ملین ڈالر کی سرمایہ کاری پر ۲۱ فیصد دیا جاتا ہے، Ambassador (جس کے تحت دو پریزیڈنٹ ہوں) میں پانچ ملین ڈالر کی سرمایہ کاری پر ۲۳ فیصد دیا جاتا ہے، Crown Ambassador (جس کے تحت دو ایمبسیڈر ہوں) میں دس ملین ڈالر کی سرمایہ کاری پر ۲۵ فیصد دیا جاتا ہے۔ (۶) رینک ریوارڈ Rank Reward: اس کے علاوہ رینک حاصل کرنے والوں کو اضافی انعام سے بھی نوازا جاتا ہے، جس کی شروعات سینئر ایگزیکیٹو سے ہوتی ہے، سینئر ایگزیکیٹیو کو دو سو ڈالر کی لگزری گھڑی، منیجر کو ۶۰۰ ڈالر کی قیمت کا موبائل فون، سینئر منیجر کو ایک ہزار ڈالر کا میک بک، ڈائمنڈ والوں کو تنہا یورپ کی سیاحت کا خرچ چار ہزار ڈالر کے بقدر، بلیو ڈائمنڈ والوں کو جوڑے کے ساتھ یورپ کی سیاحت کا خرچ دس ہزار ڈالر کے بقدر دیا جاتا ہے، پریزیڈنٹ کو پچاس ہزار ڈالر کی بی ایم ڈبلیو کار، ایمبسیڈر کو ڈیڑھ لاکھ ڈالر کی پورچ کار، کراؤن ایمبسڈر کو تین لاکھ ڈالر کی رول روئس کار بطور انعام دی جاتی ہے۔

حکم: اس اسکیم میں بھی مذکورہ بالا طریقوں کی طرح غرر اور قمار پایا جاتا ہے، جہاں نئے شامل ہونے والے افراد سے پرانے لوگوں کو رقم دی جاتی ہے، اس کمپنی نے اپنا بلاک چین بھی بنالیا ہے؛ مگر ملنے والی رقم بلاک چین کی آمدنی سے نہیں ہوتی، جیسا کہ خود کمپنی کے بیانیہ میں ہے کہ شامل

ہونے والے شخص سے اتنی مقدار شامل کرنے والے کو ملے گی، نیز بلاک چین آنے سے قبل بھی کمپنی میں کمائی کا یہی نظام تھا، نیز بلاک چین کی آمدنی اتنی زیادہ نہیں ہے کہ اتنی بڑی مقدار میں نفع دیا جاسکے، کیوں کہ ابھی بلاک چین کا استعمال اتنا عام نہیں ہے، نیز کوئی بھی کمپنی نقصان نہ ہونے کی ضمانت اور نفع کی متعین مقدار طے نہیں کرسکتی، کیوں کہ یہ کمپنی کی کارکردگی پر موقوف ہے جب کہ اس طرح کی اسکیموں میں نقصان نہ ہونے کی ضمانت کے ساتھ نفع کی مقدار بھی طے ہوتی ہے۔

نوٹ: مذکورہ بالا تمام اسکیموں میں پیسوں کی ہیر اپھیری والا نظام ہے جو شرعی اعتبار سے بلاشبہ قمار اور جوے کے دائرے میں آتا ہے، ان میں بعض ایسی بھی اسکیمیں بھی ہیں جن میں کمپنی کے کچھ کاروبار بھی ہوتے ہیں چوں کہ کمپنیاں فنڈ اتنا زیادہ اکٹھا کرلیتی ہیں کہ ان کے لیے کوئی کاروبار کھڑا کرنا کوئی مشکل نہیں ہوتا؛ مگر ملنے والا نفع اس کاروبار سے حاصل شدہ نفع سے نہیں ہوتا، کیوں کہ نفع کی جو مقدار یہ طے کرکے دیتی ہیں اتنا نفع تو وہ کمپنیاں بھی نہیں دیتی جو ملٹی نیشنل کمپنیاں ہیں جن کی پروڈکٹ ہم صبح شام استعمال کرتے ہیں، نیز کوئی بڑی سے بڑی کمپنی بھی نقصان نہ ہونے کی ضمانت نہیں لیتی اور نہ نفع کی حتمی مقدار طے کرتی ہے۔ اس سسٹم میں جو پیسہ ملتا ہے وہ نیچے شریک ہونے والوں سے ملتا ہے اس لیے اس سے وابستہ افراد کی سب سے زیادہ جد وجہد افراد کو جوڑنے پر ہوتی ہے، جو جتنا زیادہ جوڑتا ہے وہ اتنا ہی زیادہ اونچی رینک حاصل کرتا ہے، پیرامیڈ سسٹم ہی ایسا ہے جس میں پہلے آنے والے اور پرانے شریک کو بہت مل جاتا ہے اور جو جتنا تاخیر سے جڑتا ہے اس کے اوپر ہی اس کی غاز گرتی ہے، پرانے افراد نئے بندوں کی چین بنا کر لاکھوں کروڑوں کما لیتے ہیں، گاہ بہ گاہ سیمینار کرائے جاتے ہیں جس میں ایسے قدیم شرکاء کی کارگزاریاں سنائی جاتی ہیں نووارد شخص ان کی ترقیات دیکھ کر اونچے اونچے خواب دیکھنے لگتا ہے جب کہ یہ شخص سسٹم سے اس وقت جڑا ہے جب اس کے زوال کا وقت آچکا ہوتا ہے، نئے لوگوں کی شمولیت ماند پڑتی ہے اور کمپنی کسی اور نئے پروجیکٹ کی طرف جست لگانے لگتی ہے۔ اور یوں اس کا خواب دھرا کا دھرا رہ جاتا ہے۔ اس طرح

کی اسکیموں پر حکومتوں کی طرف سے پابندیاں ہیں لیکن کریپٹو میں گمنامی کا طریقہ ہوتا ہے نیز ملکی حدود سے آزاد ہونے کے ساتھ زیادہ تر ممالک میں اس کی بابت قانونی طور پر کوئی خاصی پیش رفت نہیں ہوئی ہے اس لیے جعلسازوں کے لیے دروازہ کھلا ہے، روایتی کرنسیوں میں جب اس طرح کی اسکیموں پر حکومتوں نے پابندی لگائی تو لوگوں نے بطور حیلہ کوئی پروڈکٹ درمیان میں ڈال دیا اور اس کی قیمت چار گنا پانچ گنا زیادہ رکھی جس میں بظاہر بیع وشراء کا نظام ہے جب کہ حقیقت میں زائد رقم سے اسی پیرامیڈ سسٹم پر عمل ہوتا ہے۔ آج ہمارے سادہ لوح نوجوان بڑی تیزی سے اس کا شکار ہورہے ہیں۔ اس لیے کسی بھی اسکیم میں ہاتھ ڈالنے سے پہلے اچھی طرح تحقیق کرلیں۔

اللھم انا نعوذبک من ان نضل او نضل او نظلم او نظلم او نجھل او یجھل علینا۔
وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد و علی آلہ وصحبہ اجمعین